﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :۔ نصیر احمد قمر

جلد 19

جمعۃ المبارک 28؍دسمبر 2012ء

15 صفر 1434 ہجری قمری ❁ 28؍فتح 1391 ہجری شمسی

شمارہ 52

اللہ کی رضا کی خاطر کسی بھائی سے ملاقات کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا منادی صدا لگاتا ہے کہ تُو خوش رہے، تیرا چلنا مبارک ہو، جنت میں تیرا ٹھکانہ ہو۔
(ترمذی باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے ہماری روحانی ترقی کے لئے جو فیوض جاری فرمائے ہیں اُن میں سے ایک فیضان جلسہ سالانہ بھی ہے۔

تقویٰ جو دنیا سے مفقود ہے اسے دنیا میں قائم کرنا جماعت احمدیہ کا ہی کام ہے۔ اگر ہم نے اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اس کے لئے کوشش نہ کی تو ہمارے دعوے اور ہمارے جلسے اور جلسوں میں شامل ہونے کے ذوق وشوق بے فائدہ ہیں۔

محبتوں کو پھیلانے اور انسانی قدروں کے قائم کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ کی روشن مثالوں کا تذکرہ

ہندوستان کے انصاف پسند طبقے سے مَیں کہتا ہوں کہ سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے اگر کسی بھی مذہب والے کو شدّت پسندی کرنے کی اجازت دے دی تو یہ ملک بھی بدامنی کا شکار ہو جائے گا۔

ہمدردی بنی نوع انسان سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کا تذکرہ اور جماعت کو نصیحت

اے مسیح محمدی کے غلامو! یہ آج تمہاری ذمہ داری ہے کہ اپنے عملوں سے، اپنی دعاؤں سے دنیا کے امن کو بحال رکھنے اور قائم رکھنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے، اپنی تمام تر توجہ کو اس طرف پھیرتے ہوئے بھرپور کوشش کرو۔

(قادیان دارالامان میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ سے 28؍دسمبر 2011ء کو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا طاہر ہال بیت الفتوح لندن سے براہ راست اختتامی خطاب)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قادیان اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ پورا سال جلسہ سالانہ کا انتظار رہتا ہے اور اس کی تیاری ہوتی ہے اور پھر کہیں ایک سال کے بعد جلسہ آتا ہے اور تین دن پلک جھپکتے میں گزر جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے ہماری روحانی ترقی کے لئے جو فیوض جاری فرمائے ہیں اُن میں سے ایک فیضان جلسہ سالانہ بھی ہے۔ یہ اس وقت دنیا میں ایک منفرد جلسہ ہے جس میں لوگ کسی دنیا دار یا سیاستدان کی فضولیات اور دنیا داری کی باتوں کو سننے کے لئے جمع نہیں ہوتے بلکہ خالصتاً دینی اور روحانی تذکرے اور باتیں سننے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی محفلوں کو سننے کے لئے جمع ہوتے ہیں تا کہ تعلق باللہ اور محبتِ الٰہی میں ترقی کر کے اللہ تعالیٰ سے تعلق میں مزید ترقی کریں۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کو سمجھنے اور سیکھنے کے لئے جمع ہوتے ہیں تا کہ اپنی زندگیوں میں اس خوبصورت تعلیم کو زیادہ احسن رنگ میں جاری کر سکیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کی باتیں سننے، وہ زندگی جس کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا خوبصورت رنگ میں فرمایا تھا کہ ”کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ“۔ (مسند احمد بن حنبل حدیث عائشة رضی اللّٰه عنه حدیث نمبر 25108 جلد نمبر 8 صفحہ 144 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)۔ اس کے تذکرے سننے اور اپنی زندگیوں میں اس پاک اسوہ کو جاری کرنے کی کوشش کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں تا کہ اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکیں۔ ہم ان جلسوں میں زمانے کے امام مسیح و مہدی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے اور فرستادے جس کو یہ بلند مقام عطا فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ھٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ۔“ (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3 صفحہ 598) یہ وہ آدمی ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے اس پیارے کی باتیں سننے کے لئے جمع ہوتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیارا اس لئے بنا لیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اُس پیارے سے خدا تعالیٰ کی خاطر پیار کرتا تھا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کئے۔ پس ایسے شخص سے تعلق جوڑنا اور اُس کی باتیں سننا اس لئے کہ اس فساد زدہ زمانے میں ہم اپنی اصلاح کرتے ہوئے اپنی دنیا و عاقبت سنوار سکیں، ایسا سودا ہے جس میں نفع ہی نفع ہے۔

پس ہمارے ان جلسوں کا مقصد یہ ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے سارا سال انتظار رہتا ہے۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس دنیا داری کے دور میں اس نیک مقصد کے لئے جمع ہوتے ہیں اور آج کل اس بستی میں جمع ہیں جو اس مسیح و مہدی کی بستی ہے جسے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ تمام شاملینِ جلسہ نے یہ باتیں اپنے پیشِ نظر رکھتے ہوئے جلسے کے یہ تین دن گزارے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسے کی برکات جھولیاں بھر بھر کر ساتھ لے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔

پاکستان کے احمدیوں کو خاص طور پر اس جلسے کا انتظار رہتا ہے کہ قریب ہونے کی وجہ سے اور آجکل دونوں ملکوں کے حالات بھی کچھ بہتر ہیں تو اس کی وجہ سے زیادہ تعداد میں اُن کو جلسے میں شامل ہونے کی توفیق مل جاتی ہے۔ گو تعداد پھر بھی محدود رہتی ہے لیکن باری باری ہر سال جانے سے کچھ نہ کچھ حد تک تو اُس محرومی کا مداوا ہو جاتا ہے، کچھ حد تک تو تشنگی کم ہو جاتی ہے جو پاکستان کے احمدیوں کو پاکستان میں جلسہ نہ کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پس میں یہ بھی اُمید کرتا ہوں کہ اس محرومی کے ختم ہونے کے لئے پاکستان کے احمدیوں نے خاص طور پر اپنے یہ دن دعاؤں میں گزارے ہوں گے اور بہت دعائیں کی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان محروموں کی دعاؤں کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے۔ اسی طرح عموماً باقی شاملین کی دعائیں بھی خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔

پس شاملین نے جو کچھ یہاں سنا ہے اور جو پاک تبدیلیاں اپنے اندر محسوس کی ہیں خدا کرے یہ سب اُن کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں۔ جب تک یہ عارضی تبدیلیاں ہماری زندگیوں کا مستقل حصہ نہیں بنیں گی، ہم

خدا تعالیٰ کے فضلوں کے مورد نہیں بن سکتے۔ پس خدا تعالیٰ نے ہم پر جو ذمہ داری ڈالی ہے ہمیں بہر حال اُسے نبھانے کی کوشش کرنی ہوگی۔

آج ان فسادوں سے جو دنیا میں برپا ہیں ہم نے صرف اس لئے بچنے کی کوشش نہیں کرنی کہ ہم اپنی دنیا و عاقبت سنوار سکیں بلکہ دنیا کی رہنمائی اور شر سے بچانا بھی ہماری ذمہ داری ہے اور اس کے لئے بھی ہم نے کوشش کرنی ہے۔ آج دنیا کو ہر قسم کے فساد سے بچانے اور خدا تعالیٰ کے حضور حقیقی رنگ میں جھکنے والا بنانے کی ذمہ داری احمدیوں کی ہے جنہوں نے اس زمانے کے امام کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ عہد کیا ہے کہ ہم بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں گے اور نوعِ انسان کی اس سے زیادہ بھلائی اور کس چیز میں ہے کہ ہم اُسے خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بنادیں تا کہ وہ تباہ ہونے سے بچ جائیں۔ اگر ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نے زمانے کے امام کو پا کر، اُس کی بیعت میں شامل ہو کر اُس حقیقی اسلام کو پالیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اور ہم اُس اسلام کی اس حقیقت کو سمجھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآنِ کریم کی صورت میں اتارا تھا تو پھر ہمیں اپنے ہر عمل میں اور ہر قول میں تقویٰ پیدا کرنا ہوگا۔ اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے تابع کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اُس کی خشیت دل میں پیدا کرنی ہوگی۔ اپنی ذاتی اناؤں اور مفادات کو انسانیت کی بھلائی اور بقا کے لئے قربان کرنا ہوگا۔ آج احمدی ہی ہے جو تقویٰ کی حقیقی روح کو سمجھ سکتا ہے کیونکہ ہمیں ہی وہ حقیقی رہنمائی اس زمانے میں ملی ہے جس کی خوشخبری ہمیں خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ (سورۃ الجمعہ:4) کہہ کر عطا فرمائی تھی اور ہم ہی وہ خوش قسمت ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح و مہدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچایا ہے۔

پس تقویٰ جو دنیا سے مفقود ہے اسے دنیا میں قائم کرنا جماعت احمدیہ کا ہی کام ہے۔ اگر ہم نے اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اس کے لئے کوشش نہ کی تو ہمارے دعوے اور ہمارے جلسے اور جلسوں میں شامل ہونے کے ذوق و شوق بے فائدہ ہیں۔ ہم احمدی کس قدر خوش قسمت ہیں کہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے حبل اللہ کے تمام سامان مہیا فرما دیئے ہیں۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم نبی عطا فرمایا جو ہمارے لئے اُسوہ حسنہ ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ (سورۃ الاحزاب:22) یقیناً تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں ایک پاک نمونہ ہے اور پھر آپؐ سے یہ اعلان کروا کر کہ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰهُ۔ (آل عمران:32) کہ میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا، واضح فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ رسّی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے اسوہ پر چل کر اور جن سے محبت کر کے تم اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتے ہو۔ پس اس خاتم الانبیاء کے ساتھ سچا عشق و محبت کا تعلق اللہ تعالیٰ کی رسّی کا مضبوطی سے پکڑنا ہے۔

پھر حبل اللہ قرآنِ کریم ہے جو آخری شرعی کتاب ہے، جو کامل اور مکمل کتاب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہے جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تفصیل بیان ہوئی ہے جن کی ادائیگی سے بندہ خدا تعالیٰ کا قرب پاتا ہے، اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآنِ کریم وہ رسّی ہے جس کا ایک سرا آسمانوں پر ہے اور دوسرا سرا زمین پر۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ باب مناقب اھل بیت النبی ﷺ حدیث نمبر 3788)

اور پھر ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی بہت بڑا احسان ہے کہ اس حبل اللہ کے تیسرے حصے کو بھی ہمیں پکڑا دیا اور وہ ہے خاتم الخلفاء کا مسیح موعود اور مہدی موعود کی صورت میں آنا۔

پس قرآن، نبوت اور خلافت حبل اللہ کو مکمل کرتی ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے ذریعہ سے خلافت کے نظام کو جاری فرمانا جس کا قیام منہاجِ نبوت پر ہے۔ اس وقت احمدیوں کے علاوہ تمام مسلمان مسلم امّہ کہلانے کے باوجود حبل اللہ کے اس تیسرے حصے کو پکڑنے سے محروم ہیں۔ ایک یہ انعام بھی اللہ تعالیٰ نے فرمادیا۔ لیکن ہم اس بات پر خوش نہیں ہو سکتے کہ دوسرے محروم ہیں اور ہم اس رسّی کو پکڑنے والے ہیں۔ اس حبل اللہ کو پکڑنے کا صحیح طریق یا صحیح حق ادا کرنے والا بننے کے لئے ہمیں بھی اُن تمام مسلمانوں کو جو روئے زمین پر بستے ہیں اس حبل اللہ سے جوڑنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہم نے کوشش کرنی ہے انشاء اللہ۔ عشقِ رسولِ عربی کا ہمارا دعویٰ بے وقعت ہوگا اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہونے والے ہر شخص کو آپ کے اس غلامِ صادق سے منسلک کرنے کی کوشش کرنے والے نہیں بنتے جس کے سپرد خدا تعالیٰ نے یہ کام کیا ہے کہ تمام فرقہ بندیوں کو ختم کر کے صرف ایک امت کا قیام کرو۔ وہ امّت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی تھی جس کا رنگ ہمیں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں میں نظر آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ ''سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیۡنٍ وَّاحِدٍ''۔ (تذکرہ صفحہ 490 ایڈیشن چہارم 2004ء)

پس دینِ واحد پر جمع کرنے کی ذمہ داری آج مسیح موعود کے ماننے والوں کی بھی ہے تا کہ ہر قسم کی تفرقہ بازی کا خاتمہ ہو، تا کہ شانِ محمدی اور نورِ محمدی ایک نئی شان سے دنیا پر چھا جائے۔

پاکستان کے احمدی ملکی قانون اور سختیوں کی وجہ سے زمانے کے امام کا پیغام اگر پہنچا نہیں سکتے تو دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کر کے محروموں اور پیاسوں کے روحانی پانی سے فیضیاب ہو کر اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کی توفیق پانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھیک مانگیں تا ان لوگوں کی اصلاح ہو۔ جب ہر احمدی کی دعائیں اجتماعی رنگ میں خدا تعالیٰ تک پہنچیں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ ان سخت دلوں کے دل بھی ایک دن نرم ہوں گے۔ روحانی نابیناؤں کی آنکھوں میں بھی روشنی آئے گی۔ پس ہمیں اپنی ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور پھر یہیں پر بس نہیں۔ محسنِ انسانیت اور رحمۃ للعالمینؐ تو تمام دنیا کو خدائے واحد کی پہچان کروانے کے لئے تشریف لائے تھے تا کہ دنیا ہر قسم کے فسادوں اور جنگوں سے بچے۔ تا کہ دنیا کے لوگ اپنی دنیا و عاقبت سنوار سکیں۔ تا کہ دنیا میں محبت سکون اور بھائی چارے کا قیام ہو اور اسی مقصد اور مشن کو آگے چلانے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔ یہ بھی آپ کی بعثت کا ایک مقصد ہے۔

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ کیا مسلم اور کیا غیر مسلم ہر کوئی افراتفری اور فساد کا شکار ہے۔ حقوق اللہ کی تلفی تو ہو ہی رہی ہے، حقوق العباد کی تلفی بھی انصاف اور امن کے نام پر دنیا میں ہر جگہ ہمیں نظر آتی ہے۔ انصاف اور امن ہمیں کہیں نظر نہیں آتا۔ دنیاوی لالچیں حد سے زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ دوسرے کی دولت کو حرص اور للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ اس میں افراد بھی شامل ہیں جن کی حرص اپنی تمام حدوں کو پھلانگ رہی ہے اور اس میں حکومتیں بھی شامل ہیں۔ آج دنیا میں ہر جگہ فساد اسی وجہ سے ہے اور یہ فسادات اسی بات کا نتیجہ ہیں۔ پس ہم نے مسلمانوں کو بھی ہدایت کی طرف رہنمائی کرنی ہے جو فرقہ بازی میں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ اکثر عرب ملکوں کو بھی فرقہ واریت اور حکومت پر قبضہ کی خواہش اور حقوق کی پامالی نے فساد میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ جتنے فسادات آجکل وہاں ہو رہے ہیں اسی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ اور دنیا میں دوسری جگہ بھی ہمیں لالچ اور حقوق کی پامالی، فساد کی وجہ نظر آتی ہے۔ ایسے حالات میں ایک امید گاہ ہے جو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لئے یکساں حقوق کی ضمانت دیتی ہے، جو معاشرے کے امن کی ضمانت دیتی ہے، جو محبت، پیار اور بھائی چارے کے قیام کی ضمانت دیتی ہے۔ یہ امید گاہ آج بھی اُسی طرح اُن تمام باتوں کے قیام کی ضامن ہے جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے تھی۔ آج سے چودہ سو سال پہلے ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ (الروم:42) میں محبت، پیار اور بھائی چارے کا قیام کر کے ایک دنیا کو حقوق العباد کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا بنا دیا تھا۔ معاشرے میں امن کے قیام کے لئے ظلم کی انتہا کرنے والوں اور حیوان صفت انسانوں کی بربریت کے انتہائی نمونے قائم کرنے والوں کے مقابل پر اپنی تعلیم کے نیچے آنے والوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر اور برداشت کے وہ اعلیٰ نمونے قائم کروائے کہ جو رہتی دنیا تک بے مثال نمونے بن کر انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر و رضا کی دعوت دیتے رہیں گے۔

امن کے لئے آپؐ نے کیا کیا کوششیں کیں؟ تاریخ اسلام اس سے بھری پڑی ہے۔ مثلاً جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت فرمائی تو وہاں مختلف قسم کے طبقوں، دوسرے مذہب اور گروہوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سربراہِ حکومت تھے۔ آپ نے تمام قسم کے گروہوں کو ایک رکھنے کے لئے، معاشرے کے امن کے قیام کے لئے، ترقی کے لئے، ظلم کو ختم کرنے کے لئے، انصاف قائم کرنے کے لئے ایک معاہدہ کیا۔

اور وہاں کیونکہ یہودیوں کی تعداد زیادہ تھی، یہودیوں سے بھی علیحدہ معاہدہ ہوا جس کی بعض موٹی شرطیں یہ ہیں۔

یہود کو مسلمانوں کے ساتھ ایک فریق کی حیثیت سے مل کر رہنا ہوگا۔ مسلمان اور یہودی دونوں اپنے اپنے مذہب کے پابند رہیں گے۔ یہودی اور مسلمان دونوں ایک دوسرے گروہ اور فرد کے ساتھ صلح اور نصیحت پر عامل رہیں گے، یعنی اُس پر عمل کریں گے اور صلح اور نصیحت میں کسی قسم کی رخنہ اندازی درمیان میں نہ آنے دیں گے۔

پھر فریقین میں سے کوئی فرد یا جماعت دوسرے فریق کی حق تلفی گوارا نہیں کرے گی بلکہ ایک دوسرے کے گروہ کے مظلوم کی حمایت کرنا اُس کا فرض ہوگا۔ پھر یہ کہ ہر فرد اپنے ہمسائے کی طرفداری اپنے نفس کی مانند کرتا رہے گا۔ پھر فرمایا کہ دشمن سے صلح کی صورت میں اگر کسی نوع کی منفعت ہوگی تو مسلمانوں کی مانند دوسرے شرکائے قرارداد بھی اس سے نفع اُٹھانے والے ہوں گے۔ (سیاسی وثیقہ جات از عہدِ نبوی تا بہ خلافتِ راشدہ از ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی صفحہ:22 تا 24 مطبوعہ مجلس ترقیٔ ادب لاہور طبع اول 1960ء)

پس قیامِ امن کی یہ انتہائی انصاف پر مبنی کوشش ہے جو معاشرے کے امن کی ضمانت ہے اور جو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں دیکھتے ہیں۔

پھر ایک اَمان نامہ جو نجران کے عیسائیوں کو دیا اُس کی انصاف پسندی کا معیار بھی دیکھیں۔ جس کے چند پہلو یہ ہیں۔

ایک یہ کہ اُن کے دشمنوں سے اُن کی سرحدوں کی حفاظت اپنے گھڑ سوار اور پیدل مسلح اور زور آور مسلمانوں سے کروں گا۔

فرمایا: ان کے اطراف کا تحفظ اور اُن کے دشمنوں سے اُن کی حفاظت کروں گا۔

پھر فرماتے ہیں: اُن کے گرجے، عبادت خانے، خانقاہیں اور مسافر خانے خواہ وہ پہاڑوں میں ہوں یا کھلے میدان میں یا تیرہ و تار غاروں کے اندر ہوں یا وادیوں میں گھرے ہوئے ہوں یا وادیوں کے دامن اور ریگستان میں ہوں، سب کی حفاظت میرے ذمہ ہے۔

فرمایا: ان معاہدین اور ان کے ہم مَشرب گروہ کے عقائد و رسومِ مذہب کے تحفظ میں میری ذمہ داری ہے۔

فرمایا: یہ لوگ خشکی اور بحری شرق و غرب کے کسی حصے میں کیوں نہ ہوں ان کے لئے میرے ساتھ مسلمانوں کا ہر فرد اس اَمان نامے کا پابند ہے۔

فرمایا: ان کے رعایا میں شامل ہونے سے بھی اُن کا محافظ ہوں، (یعنی میری رعایا میں شامل ہیں میں اُن کا محافظ ہوں) اور میرے ساتھ میرے وہ ساتھی بھی اس میں شامل ہیں جو اسلام کی طرف سے مدافعت پر سینہ سپر ہیں۔

فرمایا: کوئی مصیبت اُن کا تعاقب کرے ہم اُسے اُن تک نہیں پہنچنے دیں گے۔

آگے فرماتے ہیں کہ ہم اپنی جنگی مہموں میں اُنہیں اُن کی رضامندی کے بغیر شریک نہیں کر سکتے۔

پھر یہ کہ ان کے پادری، راہب اور سیاح جن مناصب پر ہیں اُنہیں معزول نہیں کروں گا۔

پھر فرمایا کہ ان کی عبادتگاہوں میں بھی مداخلت نہ کروں گا۔ پھر ایک یہ شرط ہے کہ نہ اُنہیں مہمان سرائے کے طور پر استعمال کروں گا۔

اُن کے علماء و زہاد اور مذہبی سربراہ خواہ کھلے میدان یا پہاڑوں میں ہوں، اُن پر سے جزیہ و خراج دونوں معاف ہیں۔

ذمی کو مسلمانوں کی حمایت میں جنگ کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ وہ ہمارے پناہ گزین ہیں جو اپنی اَمان کا عوض ادا کرتے ہیں۔

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر227

مکرم الطیب الفرح صاحب (3)

گزشتہ دواقساط میں ہم نے مکرم الطیب الفرح صاحب کے قبول احمدیت کی داستان کا کچھ حصہ پیش کیا تھا۔ جماعت سے تعارف کے بعدایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں کے ذریعہ بالآخروہ اس نتیجہ تک پہنچے تھے کہ یہ چینل حق اورسچ کا پرچار کرنے والا ہے، اعدائے اسلام کے ہراعتراض کا جواب دیتا ہے اوراس حقیقی اسلام کوپیش کرتا ہے جسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔اس قسط میں مزید کچھ واقعات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

تحقیق کرنے کا فیصلہ

مکرم الطیب الفرح صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

جب حق مجھ پر روشن ہونا شروع ہوگیا تو میں نے مولویوں کی طرف جانے کی بجائے خوداس بارہ میں تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ اب مجھے معلوم ہونے لگا تھا کہ مولویوں کی آراء اورفتاوی تو اصلاح کی بجائے فساد کی طرف لے جانے والے ہیں اوران کی پیروی سے کسی سیدھے راستہ کی ہدایت نہیں مل سکتی۔

اس فیصلہ کے بعدمَیں نے انٹرنیٹ کا رخ کیا اور جماعت کی عربی ویب سائٹ کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔مَیں یہ دیکھ کرحیران رہ گیا کہ جماعت کی عربی ویب سائٹ پر موجودمواداور معلومات بےنظیراورانمول علمی ہیرے موتی تھے۔اس بات نے بھی میرے سابقہ یقین کومزید مضبوط کر دیا کہ یہ جماعت ایک سچے کی جماعت ہے۔پھر جب میں نے تفسیر کبیر دیکھی توسب سے پہلے سورۃ الکھف کی پُرمعارف تفسیر کا مطالعہ کیا،جس سے میرے جملہ شکوک اورتمام تحفظات دورہوگئے۔

اس کے بعدمَیں نے سوچا کہ جماعت میں شمولیت کے فیصلہ سے پہلے یہ بھی تو دیکھنا چاہئے کہ اس کے مخالفین کیا کہتے ہیں؟ چنانچہ مَیں نے جماعت کے مخالفین کی بعض ویب سائٹس پردیا ہوامواد پڑھاتو وہاں جھوٹ کے حیران کن اورتعجب انگیز قصّے ملے نیز جماعت سے برگشتہ کرنے کی کوششیں اوردُور رہنے کی ’’ہدایتیں‘‘ دی گئی تھیں۔پہلے تو میراخیال تھا کہ دیگرفرقوں اورمولویوں کو چونکہ جماعت کے بارہ میں کچھ علم نہیں ہے لہذا نہ ہی وہ اس کے بارہ میں متعصب ہوں گے نہ ہی اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والے ہوں گے۔لیکن جماعت کے خلاف مختلف ویب سائٹس پر جومواد پڑھا اس سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ جماعت کے بارہ میں مثبت موقف اختیارکرنے پر مجھے بہت سخت مخالفت کا سامنا کرناپڑے گا کیونکہ مولویوں نے تو جماعت سے وہ سب کچھ بھی منسوب کیا ہوا ہے جس کا جماعت کی تعلیمات وعقائد سے دُورکا بھی تعلق نہیں ہے۔

رشتہ داروں کا موقف

جب مَیں نے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ احمدیت کے عقائداورتعلیمات کے بارہ میں بات کی تو توقع تھی کہ مجھے ان میں سے بہت سے ایسے لوگ مل جائیں گے جو میری بات سنیں گے اوراس مبارک جماعت میں شمولیت کے لئے تیار ہو جائیں گے۔لیکن جماعت کے بارہ میں بات سنتے ہی وہ میرے شدید مخالف ہوگئے۔ کیونکہ جو کچھ مَیں نے انہیں کہا تھاوہ ان کے نزدیک ان کے آباءواجداد کے عقائدکویکسر بدلنے کے مترادف تھا۔وہ ایمان رکھتے تھے(اورمَیں بھی چندروزقبل ان میں سے ہی تھا) کہ دجّال ایک لحیم وشحیم وضخیم آدمی ہوگا جوایک آنکھ سے کانا ہوگااور زمین میں فساد پھیلاتا پھرے گا۔اسے بعض خدائی صفات بھی حاصل ہوں گی مثلاً وہ کسی کوزندہ بھی کرسکے گا اورکسی کو مارنے پربھی قادرہوگا۔وہ بعض چیزوں کوحکم دے گا تو وہ اس کی اطاعت کرتے ہوئے پیچھے پیچھے ہولیں گی۔اسی طرح وہ اوربھی بہت سے خوارق ظاہرکرے گا۔دراصل یہ ایسا تصورتھا جسے شاید کسی نے خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا۔اور دجّال کی طرف ایسے خارق عادت معجزات منسوب کئے جاتے تھے جوکسی نبی نے بھی نہیں دکھائے۔

اسی طرح ان کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ یاجوج وماجوج ایک ایسی قوم ہے جوزمین کے نیچے پائی جاتی ہے اوراللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ابھی خروج کا اذن نہیں ہوا۔ وہ زمین کو نیچے سے کھودتے چلے جارہے ہیں تاکہ ان کے سامنے جوروک ہے اسے گراکر باہرنکل آئیں اورزمین پر پھیل جائیں۔لیکن ہردفعہ وہ بسم اللہ کہنا بھول جاتے ہیں لہٰذا ان کی کوششیں اکارت جاتی ہیں اوریہ مذکورہ روک دوبارہ اپنی پہلی حالت پرقائم ہوجاتی ہے۔

اسی طرح ان کا یہ بھی ایمان ہے کہ آخری زمانے میں دنیا یکسر بدل جائے گی اورتیروتلوار سے جنگ کرنے کا زمانہ دوبارہ آجائے گا۔اس لئے دجّال کوعیسیٰ علیہ السلام اپنے تیر سے ہلاک کریں گے۔اس کے بعدمسلمانوں اور یہود میں تلواروں کے ساتھ ہی ایک بہت بڑی جنگ ہوگی۔ اس زمانے میں جزیہ ختم ہوجائے گااورغیرمسلموں کے لئے صرف دوراستے ہوں گے،یااسلام یاقتل!!

[تبصرہ

مکرم الطیب الفرح صاحب کے ذکرکردہ عقائدمیں سے بعض پرتو ہم سابقہ اقساط میں تبصرہ کرچکے ہیں۔ذیل میں ایک غلط عقیدہ پرتبصرہ مقصود ہے۔

یاجوج وماجوج کی حقیقت

یاجوج وماجوج کے بارہ میں مکرم الطیب الفرح صاحب کا بیان کردہ عجیب ساتصورآپ پڑھ چکے ہیں کہ وہ ایسی قوم ہے جوزیرزمین پائی جاتی ہے۔ایسااعتقاددراصل جہالت کی پیداوار ہےاورآج کی علمی ترقی کے منہ پرطمانچہ مارنے کی ناکام کوشش ہے۔کیونکہ آج ایسی مشینیں اور آلات ایجاد ہوگئے ہیں کہ جن کے ذریعہ زیرزمین مختلف دھاتوں اورپٹرول وغیرہ کابغیرکھودے پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ لیکن شاید سائنسدانوں اوران کی ایجادکردہ مشینوں کی رسائی ابھی زیرزمین پائی جانے والی اس عجیب وغریب مخلوق تک نہیں ہوئی جومدتوں سے زمین کوکھودکھودکرکھوکھلا کئے جارہی ہے!!

قرآن تو کہتا ہے کہ یہ تو زمین میں فسادکرتے پھر رہے تھے اور ذوالقرنین نے ان کے سامنے ایک روک بنادی جس کووہ پارنہ کرسکے۔پھرزمین کے نیچے زندہ رہنے اوروہاں کسی روک کی تلاش میں کھدائی کرتے رہنے کی سند نہ جانے کہاں سے لی جاتی ہے۔آئیے جانتے ہیں اصل حقیقت کیا ہے؟

دراصل مسیحی ترقی کے دودَوروں کانام آسمانی کتب میں الگ الگ رکھا گیا ہے۔ایک دَوراصحاب کہف کا دَور ہے یعنی اس دور میں اُن میں اصحاب کہف والی کیفیت پیداتھی۔یاوہ اصحاب کہف کی طرح نیک بننے کی صلاحیت رکھتے تھے۔دوسرادوریاجوج ماجوج کہلاتا ہے یعنی وہ دور جس میں نیک بننے کی قابلیت ہی ان سے جاتی رہے گی اورایک نئے نبی کے ظہورکی وجہ سے وہ اپنی ہیئت قومی چھوڑکرہی خداتعالیٰ کو پاسکیں گے۔ اس نئے دورکے ساتھ ذوالقرنین کاتعلق ہے۔

بائبل میں یاجوج ماجوج کی نسبت لکھا ہے۔

’’اے آدم زادتوجوج کے مقابل جو ماجوج کی سرزمین کا ہے اورروس اورمسک اورتوبالسک کا سردار ہے اپنامنہ کراوراس کے برخلاف نبوت کر۔‘‘

(حزقیل باب38 آیت2)

یعنی یاجوج وماجوج ان قوموں کانام ہے جوشمالی ایشیا اورمشرقی یورپ کےعلاقوں میں رہتی تھیں۔ روس، اسکو اورٹوبالسک وغیرہ یہ ساراعلاقہ شمالی ہے جہاں سے یہ اقوام یورپ میں پھیلنی شروع ہوئیں۔ایشیا کی زرخیزی کی وجہ سے وہ اس پر حملے کرتی تھیں۔اگران حملوں میں وہ کامیاب ہوجاتیں توجس طرح آریہ قوم ہندوستان میں بس کردوسری پرانی قوموں میں مل جل گئی ہے یہ قومیں بھی ایشیاکے مختلف ممالک میں پھیل کردوسری اقوام کے ساتھ مل جاتیں اورہرملک کے مطابق مذہب اختیارکرلیتیں اورکسی ایک مذہب پرجمع نہ ہوتیں۔لیکن خداتعالیٰ کی قدرت سے ہوایہ کہ ذوالقرنین نے ان اقوام کے حملوں کو بڑی سختی سے روک دیا۔اوریہ قوم ایشیاکے انتہائی شمال مغرب اوریورپ کے مشرق میں گھرگئیں۔اورچونکہ یورپ میں مذاہب میں سے صرف مسیحی مذہب تھاباقی بت پرستی ہی بت پرستی تھی۔ اس لئے دنیاکے پرانے مذاہب میں سے ان اقوام کوصرف مسیحیت سے واسطہ پڑا اوریہ اقوام آہستہ آہستہ سب کی سب مسیحی ہوگئیں اورساری قومیں ایک ہی مذہب میں شامل ہوکر دوسری دنیا کے مقابلہ میں ایک زبردست جتھابن گئیں۔اس طرح مذہبی عداوت کابیج بویا گیا۔اس کے علاوہ چونکہ ذوالقرنین کے ماتحت اوراس کی پالیسی پرعمل کرکے سب ایشیانے ان کوشمال کی طرف دھکیل دیا جواس زمانہ کےلحاظ سےسب سے ردّی اورسب سےحقیرعلاقہ تھا۔ ان قوموں کے اندرایشیااورمشرق کی طرف آنے کی ایک زبردست خواہش پیداہوگئی جواپنی شدت کی وجہ سے ہرنسل سے دوسری نسل کی طرف وراثۃً منتقل ہوتی چلی گئی اوراس طرح سیاسی عداوت کابیج بویا گیا۔

آخری زمانے میں یاجوج وماجوج کے فتنے کوفرو کرنے کے لئے ایک دوسرے ذوالقرنین کی خبردی گئی ہے جو یاجوج ماجوج کامقابلہ کرکے اس کے زورکو توڑے گااورذوالقرنین کانام اس وجہ سے پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے دوقوتوں کاوارث بنائے گا۔ایک مہدویت کی قوت اورایک مسیحیت کی قوت۔وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کاوارث ہونے کی وجہ سے مہدی کہلائے گا اورحضرت مسیحؑ کی صفات کو اخذکرنے کی وجہ سے مسیح کہلائے گا۔جیسا کہ حدیثوں میں ہے کہ لَا مَھْدِی اِلَّا عِیسٰی۔پس ان دونوں قوتوں کے حاصل ہونے کے سبب اس کا نام ذوالقرنین ہوگا۔نیزاس وجہ سے بھی کہ وہ بعض پیشگوئیوں کے مطابق دوصدیوں کو پائے گا۔یعنی ایک صدی کے خاتمہ پروہ خداتعالیٰ سے الہام پائے گااوردوسری صدی کے شروع ہونے پراپنا کام ختم کرکے اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھایاجائے گا۔اسی کی طرف حدیثِ ابن ماجہ میں اشارہ ہے کہ لَا مَھْدِی اِلَّا عِیسٰی یعنی آنے والاموعود ذوالقرنین ہوگا، مِنْ جِھَتْ مہدی اور مِنْ جِھَتْ عیسیٰ ہوگا۔

(مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہوتفسیر کبیرازحضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ۔سورۃ الکھف آیت83)

مخالفت کی ابتدا

مذکورہ بالاتبصرہ کے بعدہم دوبارہ مکرم الطیب الفرح کی طرف لوٹتے ہیں۔ وہ اپنے مختلف رشتہ داروں اور دوستوں وغیرہ کےمختلف غلط عقائد کے ذکر کے بعد بیان کرتے ہیں کہ جب بھی مَیں ان عقائد کے بارہ میں صحیح نقطۂ نظر بیان کرتا توسب حیرت وتعجب کی تصویر بن کر مجھے مشکوک سی نظروں سے دیکھنے لگتے۔بعض میری عقل وفہم پر ہی شک کرنے لگتے۔بعض کہتے کہ تم پراحمدیوں نے جادو کر کے گمراہ کر دیا ہے لہذا سب کچھ چھوڑکراپنے پرانے طریق کی طرف واپس آجاؤ، بصورت دیگر ہم تم سے قطع تعلق کرنے پرمجبورہوجائیں گے۔بعض نے کہا کہ جماعت کے عقائد اور مفاہیم تو بہت اچھے ہیں لیکن مہدی ومسیح کا زمانہ ابھی بہت دُور ہے۔بعض نے یہ بھی کہا کہ اگرحضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی ہونے کا دعویٰ نہ کیا ہوتا اورآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوآخری نبی مانتے تو پھر ہمیں ان پرکوئی اعتراض نہ تھا۔لیکن یہ بات ان کی نافہمی کا نتیجہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوعظیم مرتبہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے بیان فرمایا ہے وہ ایک سچے عاشق کا ہی خاصہ ہے۔بعض نے کہا کہ ساری اُمّت نے اجماع کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کوکافرقراردیا ہےاس لئے ہم اس اجماع کی مخالفت کرتے ہوئے آپ کومسلمان کیسے سمجھ سکتے ہیں۔

ان آراء کی وجہ سے مجھ سے تمسخرواستہزاء کیا گیااور حقارت آمیزشدیدمخالفت کانشانہ بنایا گیا۔

بیعت کا فیصلہ

سچائی روشن ہوجانے پرمَیں نے مخالفت کی پرواہ نہ کی اوراکیلے ہی امام مہدی کے قافلے میں شمولیت کافیصلہ کر لیا۔گوکہ مَیں توہرطرح سے مطمئن ہوچکا تھالیکن باضابطہ طورپر بیعت فارم پُرکرنے میں تھوڑی دیراس لئے ہوگئی کیونکہ میری بیوی کسی قدرمترددتھی اوروہ اپنی پڑھائی کی وجہ سے حضرت امام مہدیؑ کے صدق کے بارہ میں پوری تحقیق کرنے کا وقت نہ نکال سکتی تھی۔بہرحال مَیں نے انتظارکیا یہاں تک کہ اس کی بھی تسلی ہوگئی اوریوں ہم دونوں نے مل کربیعت فارم پرکئے اورارسال کردیئے۔یہ غالبًا2010ء کے آخرکی بات ہے۔اوراس کا جواب ہمیں خلیفۂ وقت کی طرف سے مارچ2011ءمیں موصول ہوگیا۔خلیفۂ وقت کی طرف سے بیعت کی قبولیت کا خط پاکر مجھے ایسی خوشی نصیب ہوئی جس کی لذت اورسرورمَیں زندگی بھرنہیں بھول سکتا۔میراروأں روأں ایک عجیب روحانی کیفیت کے نشے سے مخمورہوگیا تھا۔جماعت اور خلیفہ وقت سے تعلق کا احساس ناقابلِ بیان ہے۔فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

(باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ربوہ)

قسط نمبر36

متی باب 26

اس باب (متی باب 26) کی آیت 17 سے 29 تک یسوع اپنے حواریوں کے ساتھ عید فسح کا کھانا کھانے کا ذکر ہے۔ یہ ذکر متی کے علاوہ مرقس اور لوقا میں بھی ہیاس کے مطابق ایک ذکر شام کے کھانے کا یوحنا کی انجیل میں ہے مگر اس میں کوئی ذکر فسح کی عید کا نہیں نہ اس کھانے کو فسح کا کھانا قرار دیا گیا ہے اور اس کھانے کے بارہ میں باقی تین اناجیل سے یوحنا کی انجیل کے بیان میں مطابقت نہیں پائی جاتی۔ اس کھانے کے بارہ میں جو عید فسح کا کھانا ہے ہمارا سوال یہ ہے کہ یہ کھانا یہودی شریعت کے احکامات پر مبنی تھا اور پرانے عہد نامہ میں اس حکم پر خاص زور دیا گیا ہے ایک طرف مسیحی چرچ یسوع کی تعلیم اور یسوع کے ایمان کو پرانے عہد نامہ سے بالکل مختلف قرار دیتا ہے اور اپنے مذہب کو یہودی فقیہوں کے مذہب سے بالکل الگ بتاتا ہے مگر نئے عہد نامہ کے سرسری مطالعہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع نے اصل یہودی شریعت پر بڑی شدت سے عمل بھی کیا اور اس پر عمل کرنے کی تعلیم بھی دی جس بات کے وہ خلاف تھے وہ یہودی فقیہوں کے اپنے اضافے تھے جو انہوں نے یہودی شریعت سے زائد بنا لئے تھے۔ اب متی، مرقس، لوقا یہ تینوں اناجیل علی الاعلان کہہ رہی ہیں کہ یسوع نے واقعہ صلیب سے قبل اپنی گرفتاری سے چند گھنٹہ پہلے بھی اپنی موسوی شریعت کے عید فسح کو منانے اور اس کو کھانا کھانے کے حکم پر عمل کیا۔

عیسائی چرچ کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ وہ یسوع کے احکامات اور اعمال کے تابع نہیں بلکہ پولوس کی شریعت اور اس کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں کیونکہ جن عقائد کو آج کا چرچ مانتا ہے مثلاً تثلیث، الوہیت مسیح، موسوی شریعت کا منسوخ ہونا، نئے عہد نامہ کو الہامی کتاب قرار دینا یسوع نے نہ کبھی تسلیم کیا اور نہ ان کی تعلیم دی۔ اب دیکھئے یہ چرچ کے عقیدہ کے مطابق یہ دن جس کا ذکر ہو رہا ہے یسوع کی زندگی کے آخری دن سے پہلا دن ہے اس دن بھی انہوں نے پوری طرح موسوی شریعت اور پرانے عہد نامہ کی تعلیم پر تین اناجیل کی رو سے عمل کیا ہے۔ اگر یسوع کی تعلیم موسوی تعلیم سے بنیادی طور پر مختلف تھی تو کیوں یسوع اور ان کے حواریوں نے آخری دن تک اس تعلیم پر عمل کیا۔

عید فسح کے کھانے کے بارہ میں تین اناجیل (متی، مرقس، لوقا) کا بیان چوتھی انجیل (یوحنا) سے مختلف ہے۔ یوحنا کی انجیل کی رو سے حضرت مسیح نے صلیب پر لٹکائے جانے سے قبل شام کو اپنے شاگردوں کے ساتھ کھانا تو کھایا مگر اس کو عید فسح کا کھانا قرار نہیں دیا گیا ہے اور یہ اناجیل اس کثرت اور شدت سے اختلافات اور تضادات سے بھری پڑی ہیں کہ ایک غیر جانبدار قاری کے لئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں رہتی مگر دیانتدار قاری کے لئے یہ بات ضرور قابل تعجب بنتی ہے کہ ان اختلافات اور تناقضات کے باوجود اس کتاب کو اس خدا کا کلام قرار دیا جاتا ہے جو علیم وخبیر ہے۔ بعض علماء نے بے شک یہ حل پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہود میں دو کیلنڈر استعمال ہوتے تھیاور ہوسکتا ہے کہ یہ اختلاف کیلنڈروں کے اختلاف کی وجہ سے ہو مگر یہ بات اس اختلاف کو حل نہیں کرتی کہ تینوں اناجیل یسوع کے ایک کھانے کو عید فسح کا کھانا قرار دیتی ہیں مگر چوتھی انجیل اس کو عید فسح کا کھانا قرار نہیں دیتی بلکہ یوحنا باب 13 آیت 25 میں یہ الفاظبلکہ جو کچھ ہمیں عید کے لئے درکار ہے خرید لے۔ بتا رہے ہیں کہ کھانا کھاتے وقت حواری یہی سمجھتے تھے کہ ابھی عید نہیں ہوئی۔

انٹرپریٹرز بائبل کے مصنفین اس اختلاف کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

This dating, which is also that of Mark 14:12 and Luke 22:7, conflicts with John 18:28; 19:14,31.

عید فسح کے اس کھانے کے دوران میں ایک بیان مسیح کے روٹی کو اپنا بدن کہہ کر شاگردوں کو کھانے کے لئے دینے اور پیالہ لے کر انگور کے شیرہ کو اپنا خون قرار دے کر شاگردوں کو پینے کے لئے دینے کے بارہ میں ہے اور یہ وہ کہانی ہے جس پر بنیاد رکھ کر بعد میں حضرت مسیح کے مذہب میں بنیادی تبدیلی کی گئی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ جو تبدیلی پولوس اور یونانی اثرات کے نتیجہ میں کی گئی اس کو جواز دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ براہ مہربانی پہلے جو متی نے لکھا ہے اس کو غور سے پڑھ لیں پھر ہم اس کا تجزیہ کریں گے۔ متی باب 26 آیت 26 تا 29 میں لکھا ہے:۔

جب وہ کھا رہے تھے تو یسوع نے روٹی لی اور برکت دے کر توڑی اور شاگردوں کو دے کر کہا لو کھاو۔ یہ میرا بدن ہے۔ پھر پیالہ لے کر شکر کیا اور ان کو دے کر کہا تم سب اس میں سے پیو۔ کیونکہ یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بہتیروں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کا یہ شیرہ پھر کبھی نہ پیوں گا۔ اس دن تک کہ تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ پیوں۔

(متی باب 26 آیت 26 تا29)

ہمارا پہلا سوال تو یہ ہے کہ کیا اس سارے بیان میں کوئی اشارہ بھی ہے کہ یسوع نے موسوی شریعت کو منسوخ کیا۔ نجات کے لئے موسوی شریعت پر اعمال کو غیر ضروری قرار دیا اور یسوع کی صلیبی موت پر ایمان لانے کو نجات کا ذریعہ قرار دیا (کیا صلیبی موت کا لفظ بھی اس عبارت میں ہے) حیرت ہے کہ یسوع ساری عمر موسوی شریعت پر عمل کرتے ہیں موسوی شریعت پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں اور بار بار کہتے ہیں کہ کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں اور یہودی فقیہوں کی بات ماننا اس لئے واجب قرار دیتے ہیں کہ وہ موسیٰ کی گدّی پر بیٹھے ہیں یسوع ہر جگہ خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتے ہیں کبھی تثلیث کا نام بھی نہیں لیتے اپنے آپ کو استاد اور ہادی کہتے ہیں اشارۃً بھی اپنی الوہیت کا ذکر نہیں کرتے۔ عورت کے بطن سے پیدا ہوتے ہیں۔ بچپن اور جوانی کی عمر گزارتے ہیں، کھاتے پیتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے اور پھر مرتے بھی ہیں۔ خدا کی صفات ان میں نہیں پائی جاتیں۔ عمر کے آخری دن سے ایک دن پہلے تک وہ ہر لحاظ سے پکے یہودی ہیں، یہودی تعلیم پر روزانہ عمل کرتے ہیں مگر مرنے سے ایک دن پہلے وہ ایک کھانے کے دوران میں (اگر یہ بیان صحیح ہے) وہ روٹی کو اپنا بدن اور شراب کو اپنا خون کہہ کر شاگردوں کو دیتے ہیں۔ لہذا صرف اس بات پر ان کے تمام عقائد کو بدل دیا جاتا ہے ان تمام اعمال کو غیر ضروری اور منسوخ قرار دے دیا جاتا ہے جو وہ زندگی کے ہر دن کرتے رہے۔

2))اگر اس کھانے میں اس گفتگو سے جو روٹی اور شراب کے بارہ میں ہے جس کو یسوع نے اپنا بدن اور خون قرار دیا یہ استنباط کیا جائے کہ اس کے ذریعہ یسوع نے اپنی تمام تعلیم وتبلیغ کو بدل دیا اور کلیۃً اس کے الٹ تعلیم دی تو کیا وجہ ہے کہ یہ بنیادی تبدیلی جو چرچ کی پیش کردہ مسیحیت کا اساسی اور بنیادی پتھر ہے کی طرف یوحنا کی انجیل میں اشارہ بھی نہیں۔ حالانکہ نکات اور معارف کبیان کرنے میں یوحنا کی انجیل باقی تمام اناجیل سے یسوع کی عملی زندگی کے واقعات کے بیان پر زور دیتی ہیں بہت آگے ہیں۔ یوحنا کی انجیل میں یسوع کی جو تقاریر ہیں اور باقی اناجیل میں نہیں ہے وہ بہت زیادہ تفصیل کے ساتھ تعلیم کو بیان کرتی ہیں۔

3))اس بیان کے بارہ میں ایک بات نہایت قابل غور ہے کہ یہ مضمون پولوس کے خط 1 کرنتھیوں باب 11 آیت 23 تا 25 میں درج ہے اور عیسائی تاریخ تسلیم کرتی ہے کہ پولوس کے خط میں اناجیل کی تصنیف سے کئی سال قبل رائج ہو چکے تھیاور پولوس وہ پہلا شخص ہے جس نے یسوع کی تعلیم میں بنیادی تبدیلی کی اور ان حواریوں کی علی الاعلان سے مخالفت کی جن کو خود یسوع نے اپنے مشن کی خدمت کے لئے چنا تھا۔ پس کیوں نہ سمجھا جائے کہ پولوس جو بعد کے مسیحی عقائد کا بانی مبانی تھا اس کی تحریر متی میں راہ پا گئی ہے۔ گو یوحنا جیسے حواری نے اپنی کتاب کو اس سے محفوظ رکھا۔

4) اگر غور اور دیانت داری سے متی باب 26 کی اس عبارت کو پڑھا جائے تو اس میں کسی موہوم کفارہ اور حصول نجات کے کسی زاویہ کا تصور بھی نہیں بلکہ محض یہ بیان ہے کہ ہر روحانی لیڈر کی طرح یسوع بھی اپنی جماعت کے لوگوں کی بھلائی کے لئے جان دینے اور خون پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

ہم اس کے اقراری ہیں کہ خدا کے بندوں کی بھلائی کے لئے جان دینا یا جان دینے کے لئے مستعد ہونا ایک اعلیٰ اخلاقی حالت ہے لیکن سخت حماقت ہی ہوگی کہ خودکشی کی بے جا حرکت کو اس مد میں داخل کیا جائے۔ ایسی خودکشی تو سخت حرام ہے اور نادانوں اور بے صبروں کا کام ہے۔ ہاں جاں فشانی کا پسندیدہ طریق اس کامل مصلح کی لائف میں چمک رہا ہے جس کا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(نور القرآن نمبر 1 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 368 حاشیہ)

5) اگر مسیحی حضرات اس بیان کی عبارت کو آخر تک دیانت اور غور سے پڑھ لیں تو کبھی اس سے وہ استنباط نہ کریں جس کے ذریعہ انہوں نے اس عبارت کو بہانہ بنا کر حضرت مسیح کے تمام دین کی تعلیم اور عملی شکل کو بدل کر ایک ایسا دین بنا لیا ہے جو کلیۃً حضرت مسیح کی اپنی تعلیم اور اپنے عمل سے مختلف ہے اس بیان کا آخری فقرہ یہ ہے:-

میں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کا یہ شیرہ پھر کبھی نہ پیوں گا۔ اس دن تک کہ تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ پیوں۔ (متی باب 26 آیت29)

فرمایئے پادری صاحبان! آپ نے اس شیرہ انگور کو مسیح کا خون ٹھہرا کر اسی سے یہ استنباط کیا کہ اب نجات شریعت کی پابندی اور نیک اعمال کے ذریعہ نہیں ہے بلکہ مسیح کے خون پر ایمان لانے کے ذریعہ ہے۔

مگر یہاں تو خود مسیح کہہ رہے ہیں کہ مَیں اس شیرہ انگور کو دوبارہ اس وقت پیوں گا جب باپ کی بادشاہی ہوگی۔ باپ کی بادشاہی سے مراد مسیح کی آمد ثانی ہے یا قیامت؟ یہاں واضح نہیں۔ مگر جو بھی اس سے مراد ہے یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ لوگ اگر یہ شیرہ انگور پیئیں گے تو اب اس دنیا میں نہیں بلکہ یا آمد ثانی کے وقت یا قیامت کے دن۔

مگر آپ نے اس شیرہ انگور سے مراد مسیح کا خون لیا اور اس کو آپ روزانہ پی رہے ہیں یا تو Mass کی تقریب کے ذریعہ یا موسوی شریعت پر عمل کو چھوڑ کر خون مسیح پر ایمان کا دعویٰ کرنے کے ذریعہ۔ اور مسیح نے تو کہا تھا کہ اس دن تک کہ تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ پیوں۔

مگر آپ نے تو یسوع کا انتظار بھی نہ کیا اور اس خون کو شیرہ انگور قرار دیا اس کی موجودگی کے بغیر پینے لگ گئے حالانکہ مسیح نے کہا تھا کہ تمہارے ساتھ میں پیا کروں گا۔

پھر فرمایئے اگر آپ کی یہ تشریح درست ہے کہ یہ شیرہ انگور مسیح کا خون ہے تو فرمایئے کہ کیا مسیح بھی باپ کی بادشاہی کے موقع پر اپنا خون پیئیں گے؟؟؟ آپ نے ایک بات کو بگاڑا اور پھر دیکھئے کہ آپ کہاں سے کہاں چلے گئے !!!

عیسائی مناد بار بار قرآن پر یہ اعتراض دہراتے چلے جاتے ہیں کہ جنت کی نعماء کا جو ذکر قرآن شریف میں ہے وہ کلیۃً دنیا کی مادی نعماء کا ذکر ہے اور انجیل میں روحانی نعماء کا ذکر ہے حالانکہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنتیوں کے لئے سب سے بڑی نعمت رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضاء اہل جنت کا سب سے بڑا انعام ہوگا۔ سورۃ القیامۃ میں فرماتا ہے: وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَۃَ ۔وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃ (القیامۃ:22-23-24) کہ تم آخرت کو نظر انداز کر دیتے ہو حالانکہ بعض چہرے اس دن تروتازہ ہونگے اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ اور اپنے رب کا دیدار کر رہے ہوں گے۔

لیکن عیسائی منادوں کو چاہیئے کہ وہ انجیل میں اس آیت کو پڑھیں جہاں یسوع نے انگور کا شیرہ آئندہ زندگی لینے کی خواہش کا اظہار کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ

جس کسی نے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا بچوں یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطر چھوڑ دیا ہے اس کو سو گنا ملے گا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔

(متی باب 19 آیت29)

کیا یہ مادی نعماء کا تذکرہ نہیں ہے؟

(باقی آئندہ)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض روایات کا تذکرہ جو ان کے رؤیاء و کشوف کے بارہ میں ہیں۔ جو اصل میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ہیں یا ایمان اور یقین میں بڑھانے کے لئے ہیں۔ ان کے بیان کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہمارے اندر بھی وہ ایمان اور یقین پیدا ہو، وہ تعلق باللہ پیدا ہو اور ہم لوگ بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے سچے تعلق کو قائم کرنے والے بن جائیں جس کو پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں تشریف لائے تھے۔

احمدیوں کے حالات پاکستان میں تنگ سے تنگ تر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ہمارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور یہی ہمارا فرض ہے۔ اس بارہ میں ہماری طرف سے کبھی کسی قسم کی کمی یا کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

لاہور میں ماڈل ٹاؤن کے احمدیہ قبرستان میں بعض شرپسندوں کی طرف سے 120 قبروں کی بے حرمتی کی واردات۔

قبروں کے کتبے بھی توڑ دیئے گئے۔ بظاہر شواہد یہی نظر آتے ہیں کہ اس میں پولیس کا بھی ہاتھ ہے۔

کوئٹہ میں ایک اور شہادت۔ اللہ تعالیٰ جلد تر دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ جماعت کو دعاؤں کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7 ردسمبر 2012ء بمطابق 7 رفتح 1391 ہجری شمسی بمقام ہیمبرگ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

مَیں نے کچھ عرصہ سے وقتاً فوقتاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایات کا بیان شروع کیا ہوا ہے۔ پہلے تو مجموعی روایات شروع میں لی تھیں۔ پھر خیال آیا کہ مختلف عناوین کے تحت بیان کروں۔ سو یہ سلسلہ گزشتہ کئی ماہ سے بلکہ سال سے زیادہ عرصہ سے چل رہا ہے۔ آج بھی مَیں اس کے تحت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ روایات جو ان کی اپنی رؤیا و کشوف کے بارے میں ہیں، وہ بیان کروں گا۔ جو اصل میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ہیں۔ یا ایمان اور یقین میں بڑھانے کے لئے ہیں اور بیان کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہمارے اندر بھی وہ ایمان اور یقین پیدا ہو، وہ تعلق باللہ پیدا ہو اور ہم لوگ بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے سچے تعلق کو قائم کرنے والے بن جائیں جس کو پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں تشریف لائے تھے۔ کیونکہ مختلف رنگ میں یہ روایات بیان ہو رہی ہوتی ہیں اور بعض دفعہ مختلف جگہوں میں بیان ہوئی ہیں اس لئے عموماً میری کوشش یہی ہوتی ہے کہ دوبارہ بیان نہ ہوں، چیک تو کروایا جاتا ہے لیکن بہرحال بعض ہوسکتا ہے دوبارہ بھی آجائیں۔

پہلی روایت حضرت سردار کرم داد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جنہوں نے 1902ء میں بیعت کی تھی اور اُسی سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت بھی کی۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیعت کرنے سے پہلے خواب میں دیکھا۔ وہ اس طرح کہ ایک سڑک ہے جس پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مل کر ٹہلتے آرہے ہیں۔ بندہ سامنے سے آرہا ہے۔ (یعنی یہ کہتے ہیں مَیں اُن کے سامنے سے آرہا ہوں) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مخاطب کر کے انگلی کا اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے، یہ خدا کی طرف سے ہے۔ یہ تین دفعہ حضور نے فرمایا۔ کہتے ہیں جب مَیں نے 1902ء میں بمقام قادیان دارالامان جبکہ چھوٹی مسجد ہوا کرتی تھی (مسجد مبارک جبکہ چھوٹی مسجد تھی) بیعت کی تو اسی حلیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پایا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 5 صفحہ 1 روایت حضرت سردار کرم داد خان صاحبؓ)

پھر حضرت کریم الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1896ء میں بیعت کی اور اُسی سال ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں کہ 1896ء کے تقریباً نصف حصہ میں بذریعہ خواب بندہ کو (یعنی کہ ان کو اُس سال کے مئی جون کے قریب) خواب میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت جبکہ حضور اونٹنی پر سوار تھے، ہوئی۔ (خواب میں دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اونٹنی پر سوار تشریف لا رہے ہیں) کہتے ہیں پھر بندہ کو حضور کی زیارت بصورت اکیلے ہونے کے جبکہ ایک ایسے کھیت میں سے گزر رہے تھے جو کہ تازہ تازہ جوتا گیا تھا اور جس میں مٹی کے ابھی بڑے بڑے ڈھیلے تھے اور حضور اس میں سے میری طرف کو آرہے تھے، ہوئی۔ (یعنی یہ بھی خواب بیان کر رہے ہیں) اور حضور نے بڑے تپاک اور محبت سے بندہ سے مصافحہ کیا اور بندہ اس حالت میں بہت خوش ہوا۔ خواب ہی میں اس سے پہلے ایک نقشبند پیر سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور اس پیر نے میرے ہاتھ کو پرے ہٹا کر کہا کہ چل بے دین۔ (حالانکہ سلام کرنے کا اسلام کا حکم ہے۔ بہرحال اس نے بے دین کہہ کر سلام نہیں کیا۔) کہتے ہیں اس کے بعد حضور سے ملاقات ہوئی اور حضور بڑے تپاک سے ملے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 5 صفحہ 38 روایت حضرت کریم الدین صاحبؓ)

حضرت کریم الدین صاحبؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک خواب میں مَیں نے دیکھا کہ چوہدری نبی بخش صاحب حوالدار پولیس کو جو کہ حضور سے شرفِ بیعت حاصل کر چکے تھے، الہام ہوتا ہے۔ (خواب میں ان کو بتایا گیا، یہ پولیس کے حوالدار جو ہیں، ان کو الہام ہوتا ہے۔ یہ آجکل کی پولیس نہیں ہے پاکستان کی یا ہندوستان کی جن کو سوائے رشوت کے اور بے ایمانی کے اور کچھ نہیں آتا۔ یہ اُس زمانے کے لوگ تھے جن کا اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا۔ تو کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ ان کو الہام ہوتا ہے۔) کہتے ہیں یہ خواب مَیں نے اپنے ایک دوست سید محمد علی شاہ صاحب کو سنائی۔ اور انہوں نے کہا یونہی سر نہ کھاؤ۔ لیکن جب میں صبح کی نماز پڑھ کر مسجد سے واپس آیا اور سورج نکل رہا تھا تو سید مولوی محمد علی شاہ صاحب مرحوم اور چوہدری نبی بخش صاحب کچھ الفاظ جو چوہدری صاحب نے کاغذ پر رات کو لکھے ہوئے تھے اور ادھر اُدھر اوپر نیچے تھے اور بے ترتیب تھے، ان کو ترتیب دے رہے تھے۔ (سید محمد علی شاہ صاحب نے ان سے تو یہی کہا کہ یونہی میرا دماغ نہ کھاؤ۔ کوئی الہام شلہام نہیں ہوتا چوہدری صاحب کو۔ لیکن کہتے ہیں نماز سے مَیں واپس آرہا تھا تو چوہدری نبی بخش صاحب بھی اور محمد علی شاہ صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپس میں ان کا تعلق تھا اور کچھ کاغذوں کو ترتیب دے رہے تھے۔ تو کہتے ہیں مجھے شک پڑا کہ یہ رات کے کوئی الہامات ہیں یا ویسے الہامات ہیں جن کو ترتیب دے رہے ہیں)۔ تو مَیں نے اُن سے کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ سر نہ کھاؤ (پہلے جب

مَیں نے اس طرح بات کی تھی۔) اب بتاؤ یہ کیا بات ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ چونکہ لوگ مذاق کرتے ہیں، مخول کرتے ہیں، اس واسطے اظہار نہیں کرتے۔ کہتے ہیں اُسی وقت سے مجھے خیال آیا جبکہ حضور کے مریدین کو الہام ہوتے ہیں تو ضرور حضرت مسیح موعود سچے ہیں۔ اُس وقت میری عمر سولہ سترہ برس کی ہوگی۔ مَیں نے حضور کی کوئی کتاب نہیں پڑھی تھی اور نہ ہی مجھے اس وقت تحقیق کا مادہ تھا کیونکہ میں بچہ ہی تھا اور دینی تعلیم بھی میری کوئی نہیں تھی۔ صرف قرآنِ کریم ناظرہ بے ترجمہ پڑھا تھا اور اُس وقت میری دنیاوی تعلیم صرف نارمل پاس تھی۔ (میرا خیال ہے آٹھویں پاس کہنا چاہتے ہیں) اور مَیں قلعہ صوبہ سنگھ میں نائب مدرس تھا۔ پھر ایک خواب میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ماہ کاتک (میرا خیال ہے ستمبر اکتوبر کا مہینہ ہے) مَیں فوت ہو جاؤں گا۔ مَیں انتظار کرتا رہا۔ اب میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اور میں ضرور کاتک میں (پنجابی مہینہ ہے) فوت ہو جاؤں گا۔ کیونکہ اس سے پہلے جو خوابیں مجھے آئیں وہ پوری ہو گئی تھیں، اس لئے مجھے یقین تھا کہ پہلی خوابیں پوری ہوتی رہی ہیں تو یہ بھی پوری ہو گی اور زیادہ سے زیادہ ستمبر اکتوبر تک میری زندگی ہے۔ لیکن کہتے ہیں کاتک گزر گیا اور میں نے محمد علی شاہ صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ آپ تو کتابیں ہی پڑھتے رہیں گے اور آپ کی تسلی ہو گی۔ (محمد علی شاہ صاحب کا چوہدری نبی بخش صاحب کے ساتھ تعلق تھا، اُن کے الہامات کا بھی پتہ تھا کہ ہوتے ہیں، لیکن انہوں نے شاید اُس وقت تک بیعت نہیں کی تھی۔ لیکن بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متأثر تھے اور آپ کی کتب پڑھا کرتے تھے۔ تو کہتے ہیں مَیں نے اُن کو کہا آپ تو کتابیں پڑھتے رہیں گے اور پتہ نہیں آپ کی تسلی کب ہونی ہے لیکن مَیں تو آپ سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر آؤں گا)۔ چنانچہ کہتے ہیں مَیں وہاں سے پیدل ہی چل پڑا اور قادیان پہنچا۔ جب مَیں یہاں آیا تو مَیں کئی دن اِدھر اُدھر پھرتا رہا۔ ایک دن مَیں نے حکیم فضل دین صاحب بھیروی سے ذکر کیا کہ مَیں نے حضور کی بیعت کرنی ہے۔ تو حکیم صاحب نے فرمایا کہ مَیں نے سمجھا کہ یونہی لڑکا اِدھر اُدھر پھر رہا ہے۔ حکیم صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں میری بیعت کی خواہش کا ذکر کیا تو حضرت اقدس نے منظور فرمایا اور اپنے ہاتھ میں میرا ہاتھ لے کر صرف مجھ اکیلے ہی کو شرفِ بیعت عطا فرمایا۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو جیسا کہ خوابوں میں دیکھا تھا، آ کر بعینہٖ ویسا ہی پایا۔ یہ خداوند تعالیٰ کی خاص موہبت عظمیٰ ہے جو کہ مجھ پر ہوئی ورنہ معلوم نہیں میری کیا حالت ہوتی اور میرا نام اصحابِ بدر میں نمبر اڑسٹھ یا انہتّر پر جو کہ ضمیمہ انجامِ آتھم میں فہرست دی گئی ہے، لکھا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 5 صفحہ 38 تا 40 روایت حضرت کریم الدین صاحبؓ)

یہ انہتر نمبر (69) پر ان کا نام وہاں، ضمیمہ انجامِ آتھم میں لکھا گیا ہے۔

پھر حضرت میاں اللہ دتہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1900ء میں بیعت کی اور 1905ء میں ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں میں ماہل پور ضلع ہوشیار پور کا رہنے والا ہوں۔ جس وقت چاند اور سورج کو گرہن لگا اُس وقت میری عمر قریباً دس بارہ برس تھی اور اُس وقت مَیں نے اپنے استاد کے ساتھ قرآنِ کریم اور نوافل بھی پڑھے تھے۔ 1897ء یا 1898 میں ہمارے گاؤں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پہنچ گیا تھا کہ قادیان ضلع گورداسپور میں حضرت مہدی علیہ السلام آ گئے ہیں۔ یہ ذکر شیخ شہاب الدین صاحب کی معرفت پہنچا تھا۔ دو تین سال باہم تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ سن 1900ء کے قریب اس عاجز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں قادیان میں دیکھا۔ اگرچہ میں خود قادیان نہیں آیا تھا۔ اُس خواب سے میری تسلی ہو گئی۔ (پہلے قادیان کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن قادیان خواب میں دیکھا۔ خواب سے تسلی ہو گئی) اور سوچا کہ جتنی جلدی ہو سکے بیعت کر لوں۔ کہتے ہیں میں ایک پیسے کا کارڈ لے کر قاضی شاہ دین صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ چونکہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر لی ہے اور اُس کے متعلق تسلی ہو گئی ہے اس لئے میرا بیعت کا خط لکھ دو اور انگوٹھا لگوا لو۔ انہوں نے کہا کہ ابھی ٹھہرو، چند دن کے بعد بیعت کنندگان کی فہرست بنا کر بھیجیں گے۔ کہتے ہیں جہاں تک مجھے علم ہے قریباً چالیس آدمیوں کی فہرست بنا کر بھیجی گئی جنہوں نے بیعت کی تھی جس میں میرا نام بھی تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 49 روایت حضرت میاں اللہ دتہ صاحبؓ)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

حضرت دین محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1902ء میں بیعت کی تھی اور 1904ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں 1902ء میں پیچش اور بخار سے بیمار ہو گیا۔ اُن دنوں میں میرے والد صاحب کلکتہ میں محنت مزدوری کے لئے گئے ہوئے تھے۔ میں خواب میں قادیان آ گیا۔ پہلے میں نے قادیان کا کبھی خیال بھی نہیں کیا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چھوٹا سا کمرہ ہے، اُس میں نیچے ٹاٹ بچھا ہوا ہے۔ آگے چاروں طرف چار طاقیاں ہیں (یعنی طاقچے بنے ہوئے ہیں۔ دیوار کے اندر ایک جگہ رکھنے کے لئے بنی ہوتی تھی) ہر طاقی میں ایک دوات ہے۔ حضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں ٹہل رہے ہیں اور کوئی مضمون لکھ رہے ہیں۔ جس طاقی کی طرف جاتے ہیں وہاں سے ہی قلم بھر لیتے ہیں۔ مَیں دروازہ پر جا کر کہتا ہوں کہ السلام علیکم۔ حضور نے فرمایا وعلیکم السلام آؤ بیٹا تم آئے۔ مَیں نے کہا حضور یونہی آیا ہوں۔ فرمایا تم پرسوں کو راضی ہو جاؤ گے۔ (یہ خواب بتا رہے ہیں) تمہارا والد بہت لوگوں کے بس میں ہے وہ تم کو روپے بھیجے گا۔ صبح اُٹھتے ہی یہ خواب مَیں نے اپنے محترم و مکرم و محسن استاد حضرت سید بہاول شاہ صاحب کو سنایا۔ انہوں نے میرے کہنے سے دوسرے دن بیعت کا خط لکھ دیا۔ جواب موجود و محفوظ ہے۔ (جب یہ بیان کر رہے تھے اُس وقت تک خط ان کے پاس تھا۔) کہتے ہیں دوسرے دن پھر خواب میں قادیان حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ پہلی ہی طرح حضور نے فرمایا۔ آؤ تم آئے۔ مَیں نے عرض کیا حضور یونہی آیا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کے ایک لڑکا ہو گا۔ وہ ایسا لڑکا ہو گا جو آپ کے کنبہ میں کبھی نہیں ہوا۔ اُس کی ایک ران پر سیاہ داغ ہو گا۔ پھر مَیں نے یہ خواب بھی حضرت شاہ صاحب کو سنایا۔ غرض پہلے خواب کو جب تین دن ہوئے تو میں اب تندرست ہو گیا۔ گویا کبھی بیمار ہی نہیں تھا۔ تھوڑے دن کے بعد والد صاحب نے مبلغ تیس روپے ارسال فرمائے۔ پھر تو مجھے ایسا عشق ہوا کہ کون وقت ہو، حضرت صاحب کی زیارت کروں۔ والدین خفیہ مخالفت کرتے رہے۔ 1904ء میں لاہور جا کر حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کی، حضور کی خدمت میں قریباً پانچ دن رہا۔ حضور کا مقام غالباً مرہم عیسیٰ کے مکان پر تھا۔ کہتے ہیں ایک مولوی لنگور کی طرح ٹالیوں (شیشم کے درخت) پر چڑھ کر بہت بکواس کرتا تھا اور ٹالی مولوی کے نام سے مشہور تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 119-118 روایت حضرت دین محمد صاحبؓ)

حضرت حافظ ابراہیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1899ء میں بیعت کی اور 1900ء میں دستی بیعت کی۔ کہتے ہیں مَیں نے 1899ء میں بذریعہ خط کے بیعت کی اور اس سے پہلے بھی تین چار سال میرے والد صاحب نے بیعت کے لئے بھیجا تھا مگر میں بسبب بعض وجوہ کے واپس گھر چلا گیا۔ اس کے بعد سید بہاول شاہ صاحب جو ہمارے دلی دوست اور استاد بھی ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اور انہوں نے مجھے حضور کی کتابیں سنانی شروع کیں۔ جتنی اُس وقت تک حضور کی کتب تصنیف ہو چکی تھیں قریباً قریباً ساری مجھ کو سنائیں۔ (جو اَن پڑھ تھے وہ بھی کتابیں سنا کرتے تھے) کہتے ہیں انہی دنوں میں مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ مَیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتا ہوں کہ حضور! مرزا صاحب نے جو اس وقت دعویٰ مسیح اور مہدی ہونے کا کیا ہے، کیا وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں سچے ہیں۔ مَیں نے کہا حضور! قسم کھا کر بتاؤ۔ آپ نے فرمایا مجھے قسم کھانے کی حاجت نہیں (، ضرورت نہیں)۔ مَیں امین ہوں زمینوں اور آسمانوں میں۔ (یعنی کہ امین ہوں زمین و آسمان میں۔) اس کے بعد اُسی رات کی صبح کو میں نے مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں بیعت کا خط اور اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا السلام علیکم بھی لکھ دیا۔ پھر اُس کے بعد 1900ء میں قادیان شریف آ کر حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 120 روایت حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحبؓ)

حضرت منشی برکت علی خان صاحبؓ اپنی ایک مبارک خواب یوں بیان فرماتے ہیں۔ ان کا بیعت کا سن 1901ء ہے اور اُسی سال انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت بھی کی۔ کہتے ہیں 1901ء کے شروع میں جبکہ مردم شماری ہونے والی تھی، حضور نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں درج تھا کہ جو لوگ مجھ پر دل میں ایمان رکھتے ہیں، گو ظاہراً بیعت نہیں کی ہو، وہ اپنے آپ کو احمدی لکھوا سکتے ہیں۔ اُس وقت مجھے اس قدر حسنِ ظن ہو گیا تھا کہ میں تھوڑا بہت چندہ بھی دینے لگ گیا تھا اور گو مَیں نے بیعت نہ کی تھی لیکن مردم شماری میں اپنے آپ کو احمدی لکھوا دیا۔ مجھے خواب میں ایک روز حضور کی زیارت ہوئی۔ صبح قریباً چار بجے کا وقت تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ حضور برابر والے احمدیوں کے کمرہ میں آئے ہیں۔ چنانچہ مَیں بھی حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کے لئے اُس کمرے میں گیا اور جا کر السلام علیکم عرض کی۔ حضور نے جواب دیا: وعلیکم السلام اور فرمایا۔ برکت علی! تم ہماری طرف کب آؤ گے؟ مَیں نے عرض کی حضرت! اب آ ہی جاؤں گا۔ حضور اُس وقت چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ جسم ننگا تھا۔ سر کے بال ننگے اور پیٹ بھی نظر آ رہا تھا۔ اُس وقت کے چند روز بعد میں نے تحریری بیعت کر لی۔ یہ نظارہ مجھے اب تک ایسا ہی یاد ہے جیسا کہ بیداری میں ہوا ہو۔ اُس کے بعد جلسہ سالانہ کے مقام پر میں نے دارالامان میں حاضر ہو کر دستی بیعت بھی کر

لی۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ حضور کی شبیہ مبارک بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اتفاقاً میں اُس مہمان خانے میں اترا ہوا تھا جس میں اب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سکونت پذیر ہیں۔ (یہ گھر مسجد اقصیٰ کے قریب ہی ہے)۔ کہتے ہیں مَیں ایک چارپائی پر بیٹھا تھا کہ سامنے چھت پر غالباً کسی ذرا اونچی جگہ پر حضور آ کر تشریف فرما ہوئے۔ نہا کر آئے تھے، بال کھلے ہوئے تھے۔ جسم ننگا تھا۔ یہ شکل خصوصیت سے مجھے ویسے ہی معلوم ہوئی جو مَیں خواب میں دیکھ چکا تھا۔ اور مجھے مزید یقین ہو گیا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ نے میری ہدایت کے لئے مجھے دکھلایا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 139-138 روایت حضرت منشی برکت علی صاحبؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ ولد مستقیم صاحب فرماتے ہیں۔ (ان کا بیعت کا سن 1906ء ہے اور زیارت بھی 1906ء میں کی) کہ ایک دن نیند میں خاکسار نے آسمان سے ایک آواز سنی کہ نورالدین کا نام فرشتوں میں عبدالباسط ہے۔ یہ واقعہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپؓ نے ہنستے ہوئے (یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے بارے میں ہے) فرمایا کہ مجھے بھی معلوم ہے کہ میرا نام عبدالباسط ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 158-157 روایت حضرت خیر دین صاحبؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ ولد مستقیم صاحب ہی کی روایت جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ (پہلے مَیں نے بتادیا ہے کہ انہوں نے 1906 میں بیعت کی ہے۔) کہتے ہیں جب آپ نے خلعتِ خلافت پہنا اور حضور نے ابتدائی تقریر مسجد مبارک میں شروع کی تو اُس وقت آپ کی ران مبارک پر پھوڑا تھا اس لئے آپ کے لئے کرسی لائی گئی۔ چنانچہ آپ نے تقریر شروع کی۔ اُس وقت خاکسار سیڑھیوں کے سامنے مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ تمام مسجد بھری ہوئی تھی۔ اُس وقت میری حالت نہ نیند میں تھی نہ اونگھ میں، بلکہ میں اچھی طرح بیداری کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ سورج کی روشنی بدل کر کوئی اور ہی روشنی آ گئی ہے۔ وہ روشنی ایسی لذّت اور سرور والی ہے کہ جس کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی۔ اُس کے سرور اور لذّت کا میں اندازہ نہیں کر سکا۔ دیکھتے دیکھتے مسجد کا وجود بھی جاتا رہا اور مجلس بھی غائب ہو گئی۔ صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا وجود آنکھوں کے سامنے ایک ستارے کی طرح بنا ہوا نظر آتا ہے جو اُس نور میں گھوم رہا ہے۔ بہت دیر تک یہی حالت دیکھتا رہا مگر کس حالت میں نہ نیند ہے نہ اونگھ، بلکہ ٹھیک طرح مجلس میں بیٹھا بھی ہوا ہوں اور یہ نظارہ روحانی بھی دیکھ رہا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد اچانک یہ حالت ہونے لگی۔ اسی طرح مسجد دکھائی دینے لگی۔ اسی طرح لوگ، اُسی طرح حضرت اقدس دکھائی دینے لگ گئے۔ کہتے ہیں یہی نور جو اُس وقت خاکسار نے حضرت اقدس کے اردگرد دیکھا جو اُس وقت ایک ستارے کی شکل میں تھے برابر گیارہ دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو اس حالت میں ہر وقت دیکھتا رہا۔ جدھر آپ جاتے تھے ادھر ہی وہ نور دائیں بائیں آگے پیچھے رہتا تھا۔ مَیں جس حالت میں ہوتا تھا، اُسی حالت میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو اُس نور کے اندر دیکھتا تھا۔ خواہ مَیں گھر میں ہوتا یا باہر کام کر رہا ہوتا یا یونہی بیٹھا ہوتا۔ کھانا کھا رہا ہوتا یا باتیں کر رہا ہوتا۔ (مختلف وقتوں میں ان پر یہ کشفی حالت طاری ہوتی رہتی تھی) کہ وہ نور اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مجھے دکھائی دیتے ہی رہتے۔ کہتے ہیں یہ نظارہ متواتر گیارہ دن تک دیکھتا رہا۔ ایسا کشف نہ میں نے کبھی سنا ہے نہ کبھی اتنا لمبا دیکھا ہے۔ یہ صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت اور نورِ نبوت کا اثر ہے کہ میرے جیسے معمولی انسان بھی اس قدر بڑے اور اتنے اتنے لمبے کشف دیکھتے ہیں۔ یہ کشف بھی گویا اس آیتِ کریمہ کے ماتحت ہے جس میں کہ لکھا ہے کہ پاک اور نیک لوگوں کو ایک نور ملے گا جیسا کہ سورۃ تحریم کی یہ آیت فرمائی ہے، نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ (التحریم:9)۔ دوسری آیت شریف میں یہ ہے کہ جس کو اس دنیا میں نور نہیں ملتا اُس کو قیامت میں کیونکر ملے گا۔ گویا خدا تعالیٰ نے مجھے یہ بتایا کہ یہ تمہارا خلیفہ اُن برگزیدہ لوگوں میں سے ہے جن کو کہ قیامت کے دن نور ملے گا۔ اور اس دنیا میں بھی یہ شخص اپنے خدا کے نور میں ہی رہتا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 159-158 روایت حضرت خیر دین صاحبؓ)

حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ فرماتے ہیں جن کی بذریعہ خط جنوری 1902ء کی بیعت ہے اور دسمبر 1902ء میں دستی بیعت کی۔ کہتے ہیں مجھے دکھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے میری محافظت پر مقرر کئے ہیں۔ ایک کا نام محمد صدیق ہے اور میرے والد صاحب کی شکل پر ہے، اور دوسرے کا نام غلام صمدانی ہے۔ مصائب اور تکالیف کے وقت پھر فرشتہ سامنے متشکل ہو کر نظر آتا ہے اور والد نے کہا کہ دو بار کم از کم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الفاتحہ:2) پڑھا کرو۔ جس پر مَیں ہر نماز میں عمل کرتا ہوں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 201 روایت حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ)

یعنی نماز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الفاتحہ:2) جو ہے وہ دو دفعہ پڑھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ناں کہ حقیقی تعریف کے لائق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ حمد ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے، اس سے تعلق پیدا کرنے کے لئے، مشکلات دور کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور اس کے ہر ہر لفظ پر غور کرنا چاہئے۔

حضرت محمد فاضل صاحبؓ ولد نور محمد صاحب فرماتے ہیں جنہوں نے 1899ء کے آخر یا 1900ء کے ابتدا میں بیعت کی تھی کہ پہلے رسم و رواج کے مطابق نماز میں زیرِ ناف ہاتھ باندھتا تھا (یعنی عموماً جسے غیر از جماعت لوگ نماز پڑھتے ہوئے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں) اور کبھی کسی کی اقتداء میں نماز باجماعت پڑھنے کا موقع ملتا تو دل میں کبیدگی سی پیدا ہوتی اور فاتحہ خلف امام بھی پڑھ لیتا۔ (امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتا تھا) لیکن دل میں اضطراب رہتا تھا۔ (کہ فاتحہ خلف امام اور سینہ پر ہاتھ باندھیں یا کس طرح باندھیں؟ ان دونوں باتوں کے بارہ میں تسلی نہیں تھی کہ ہاتھ اوپر کر کے باندھنے چاہئیں یا ناف سے نیچے رکھنے چاہئیں، اور سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہئے یا نہیں پڑھنی چاہئے؟)۔ تو کہتے ہیں اسی حالتِ اضطراب میں ایک دن مَیں سو گیا تو خواب میں مَیں قادیان پہنچا ہوں۔ مسجد مبارک والی گلی سے جاتا ہوں۔ مَیں مسجد اقصیٰ کے دروازے پر پہنچا اور پہلے جو سیڑھیاں سیدھی تھیں، اُن پر گزر کر اندر داخل ہوتا ہوں تو حد مسجد سے باہر جوتیوں والی جگہ ایک پُھلاہی کا درخت ہے، (یہ ایک پودے کی قسم ہے) اور اُس کے پاس یا نیچے ایک پختہ قبر ہے اور اُس کی شمالی سمت میں ایک کنواں ہے اور مسجد میں ایک جماعت مکمل سینہ پر ہاتھ باندھ کر کھڑی ہے اور مُصلّٰی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ہیں اور امام کے مقابل ایک مقتدی کی جگہ خالی ہے۔ مَیں اُس جگہ جا کر کھڑا ہو گیا ہوں اور سینہ پر ہاتھ باندھ کر سورۃ فاتحہ شروع کی ہے۔ جب ختم کر کے آمین کہتا ہوں تو میری نیند کھل گئی۔ اس طرح مجھے یہ مسئلہ حل ہو گیا کہ ہاتھ یہاں باندھنے چاہئیں درمیان میں اور سورۃ فاتحہ بھی پڑھنی چاہئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 231 روایت حضرت محمد فاضل صاحبؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ ولد مستقیم صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خاکسار نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی لوگوں کی دعوت فرمائی ہے اور اُس دعوت کا کام حضرت اُمّ المومنین کر رہی ہیں اور حضرت اقدس بھی نگرانی کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ جب مَیں پیغام کے طور پر حاضر ہوا تو جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کو چاول کھلاؤ۔ چنانچہ مجھے چاول دیئے گئے۔ ایک اور بات ہے مگر یہ اچھی طرح یاد نہیں کہ اُسی دعوت والی خواب کے ساتھ ہی ہے یا علیحدہ، مگر وہ بات مجھے خوب یاد ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کو کرتہ پہناؤ۔ چنانچہ اس بات کے فرمانے کے بعد میں فوراً اپنے جسم کی طرف دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا خوبصورت سفید رنگ کا کرتہ میں نے پہنا ہوا ہے۔ نامعلوم کس طرح پہنچا، کس وقت پہنا، ناگہاں اُس کو اپنے جسم کے اوپر پہنا ہوا دیکھتا ہوں جس کا اثر آج تک مَیں اپنے اوپر محسوس کرتا رہتا ہوں۔ اسی طرح ایک دفعہ خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ صحابہ کرام میں سے ہے۔ خواب کے بعد معلوم ہوا کہ یہ خواب آپ کے یعنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُس شعر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا وہی مَے اُس کو مولیٰ نے پلا دی

چنانچہ وہ شخص جو مجھ کو ملا اُس نے اپنے اوپر کھیس لیا ہے جس کا کنارہ سرخ ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کھیس تم نے کہاں سے لیا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ مجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ میں نے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو رحلت فرما گئے ہیں۔ غالباً چودہ سو سال ہو گئے ہیں۔ (آپ کو وفات ہوئے۔ وصال ہوئے)۔ اُس نے جواب دیا کہ مجھ کو بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی دیا ہے۔ یا یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی لیا ہے۔ صرف اس فقرے میں اختلاف ہے۔ بہرحال یہ تو لفظ کہتے ہیں اچھی طرح یاد ہے۔ میں نے کہا کہ بتاؤ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کی حفاظت کون کرتا ہے؟ اُس نے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کی حفاظت مسجد کے مُنڈے کرتے ہیں۔ خاکسار نے پوچھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا کیا حال ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ بیویوں کا کیا حال پوچھتے ہو، کچھ تو اُن میں سے دلّی پہنچ گئی ہیں۔ اُس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ حضرت اُمّ المومنین حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ دلّی کے رہنے والے ہیں۔ کہتے ہیں کہ گویا اللہ تعالیٰ نے روحانی اور جسمانی طور پر تسلی دلا دی کہ یہ قرآنِ کریم کے مطابق سلسلہ ہے جیسا کہ وَاٰخَرِيْنَ میں فرمایا گیا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 157-156 روایت حضرت خیر دین صاحبؓ)

خیر دین صاحب کی ہی ایک روایت ہے اور وہ کہتے ہیں ایک دن خاکسار نے خواب میں مسجد اقصیٰ کو دیکھا، مگر اس طرح دیکھا کہ اُس کے پاس ہی بیت اللہ ہے۔ ان دونوں کی شکل ایک ہی جیسی ہے۔ مَیں پہچان نہیں سکتا کہ قادیان والی مسجد اقصیٰ کونسی ہے اور بیت اللہ کونسا ہے۔ ان دونوں چیزوں کی شکل مجھ پر مشتبہ ہو گئی ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ اس کو مسجد اقصیٰ کہوں یا اُس کو کہوں۔ غرض یہ دونوں چیزیں مجھ پر مشتبہ ہو گئیں اور میری آنکھ کھل گئی۔ اُس کی تعبیر دل میں یہ ڈالی گئی کہ یہ وہی سلسلہ ہے جو اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کا مصداق ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 158 روایت حضرت خیر دین صاحبؓ)

حضرت حکیم عطا محمد صاحبؓ فرماتے ہیں (ان کی 1901ء کی بیعت اور زیارت بھی ہے۔) کہ بیعت کے بعد چند دن قادیان رہا اور پھر حضور سے اجازت حاصل کر کے واپس لاہور آ گیا اور صوفی احمد دین صاحب ڈوری باف نے احمدیہ جماعت کے احباب سے ملاقات کرائی۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک صاحب نے محبت سے فرمایا (کسی احمدی نے کہا) کہ پھر محمدؐ صاحب قادیان آ گئے ہیں۔ کہتے ہیں اس بات کو سن کر مجھے حیرانی ہوئی، نئی نئی بیعت ہوئی ہوئی تھی۔ اور دعا کی کہ یا الٰہی! اس جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ آ گئے ہیں اور مرزا صاحب محمد کیسے ہو سکتے ہیں؟ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہیں اور آسمان سے ایک فرشتے نے اتر کر مجھ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ کہتے ہیں مَیں نے کہا کہ یہ مرزا صاحب ہیں۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ آسمان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اترا اور وہ نور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دماغ میں داخل ہوا۔ پھر تمام جسم میں سرایت کر گیا اور حضور کا چہرہ اُس نور سے پُرنور ہو گیا۔ پھر اُس فرشتے نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ میں نے کہا پہلے تو مرزا صاحب تھے اب واقعی محمد ہو گئے ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 176 روایت حضرت حکیم عطا محمد صاحبؓ)

تو یہی اعتراض ہے نہ۔ اصل میں تو یہ نورِ محمد ہی ہے جس کو پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں۔

حضرت شیخ محمد افضل صاحبؓ فرماتے ہیں۔ (1905ء کی ان کی بیعت ہے) کہ جس وقت خاکسار کی عمر 12 سال کی تھی اور گو ہمارے خاندان میں میرے تایا حکیم شیخ عباد اللہ صاحب اور میرے تایا زاد بھائی شیخ کرم الٰہی صاحب حضرت صاحب سے بیعت تھے مگر خادم نے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تھا (یعنی انہوں نے خود نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تھا) اور نہ ہی حضور کا فوٹو دیکھا تھا۔ خواب دیکھا کہ میرے جسم کی تمام جان نکل گئی ہے مگر دماغ میں سمجھنے کی اور آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت باقی ہے۔ میرے سامنے ایک بزرگ بیٹھے ہیں اور اُن کے پیچھے گھٹنوں تک قدم مبارک دکھائی دیتے ہیں۔ میرے دل میں ڈالا گیا یہ بزرگ جو بیٹھے تیری طرف دیکھ رہے ہیں مرزا صاحب ہیں اور پچھلی طرف جو قدم مبارک نظر آتے ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ میری آنکھ کھل گئی۔ صبح میں نے مرتضیٰ خان ولد مولوی عبد اللہ خان صاحب جو ان دنوں لاہوری جماعت میں شامل ہیں (یعنی بعد میں غیر مبایع میں شامل ہو گئے تھے) اُس کو یہ خواب بتائی اور تعبیر دریافت کی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم کو مرزا صاحب کی بدولت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی حاصل ہو گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور میں خدا کی قسم کھا کر تحریر کرتا ہوں کہ جب 1905ء میں مَیں بیعت ہوا تو حضور وہی تھے جو خواب میں میری طرف دیکھ رہے تھے۔ اس طرح سے خدا جس کو چاہتا ہے سچا راستہ دکھا دیتا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 219-218 روایت حضرت شیخ محمد افضل صاحبؓ)

حضرت شیخ محمد افضل صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب میری عمر 15 سال کے قریب تھی تو مَیں نے بہشت اور دوزخ اور اعراف کو خواب میں دیکھا۔ اُن کے دیکھنے کی ایک لمبی تفصیل ہے، محض اسی پر ہی اکتفا کرتا ہوں کہ جب میں بہشت دیکھ کر باہر آیا تو ایک بزرگ ملے اور انہوں نے میرے کندھے پر دستِ مبارک رکھ کر فرمایا کہ لڑکے تُو کہاں؟ میں نے تو اُس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اُس بزرگ سے دریافت کیا کہ یہ مکان یعنی بہشت کس مالیت کا ہے؟ بزرگ نے فرمایا کہ اگر تیرا پٹیالہ (یعنی یہ پٹیالہ کے تھے) تیرا پٹیالہ سو دفعہ بھی فروخت ہو تو اس مکان کی ایک اینٹ کی بھی قیمت نہ ہو گا۔ میری آنکھ کھل گئی؟ خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جب میں 1905ء میں بیعت کے لئے قادیان شریف گیا تو مرزا صاحب وہی بزرگ تھے جو مجھ کو بہشت کے دروازے پر ملے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 219 روایت حضرت شیخ محمد افضل صاحبؓ)

حضرت محمد فاضل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد نور محمد صاحب (ان کی بھی بیعت 1899ء کی ہے)۔ یہ روایت پہلے بیان ہو چکی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن موضع مان کوٹ جو ہمارے قریب آٹھ کوس کے فاصلے پر ہے، گیا۔ رات کو وہاں پر نماز پڑھ کر سویا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں مُصلّی پر بیٹھا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مُصلّی کے (جائے نماز کے) سرہانے کی طرف آ کر بیٹھ گئے ہیں اور میرے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو اپنے انگوٹھے سے زور سے ملتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دل میں کچھ طاقت پیدا ہو گئی ہے۔ تو مَیں اُس وقت طاقت محسوس کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ ہاں حضور ہو گئی ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 232-231 روایت حضرت محمد فاضل صاحبؓ)

یہ محمد فاضل صاحب ہی فرماتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں قادیان پہنچا ہوں اور مسجد مبارک کے اندر محراب کے پاس کونے میں حضرت اقدس علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ مسجد میں بڑی روشنی ہے۔ مَیں حضور کے آگے جا کر بیٹھ گیا ہوں تو حضور مجھے ایک سفید چینی کی پلیٹ جس میں نہایت شفاف سرخ رنگ کا حلوہ ہے اپنے دستِ مبارک سے دے کر کہتے ہیں کہ یہ کھا لو۔ چنانچہ میں نے اُسی وقت اُس کو کھا لیا اور وہ نہایت ہی خوشگوار ہے اور اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 236-235 روایت حضرت محمد فاضل صاحبؓ)

حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ فرماتے ہیں جنہوں نے 1908ء میں مئی میں زیارت کی تھی کہ میری اہلیہ مرحومہ نے بیان کیا کہ میرے دل میں ایک وسوسہ پیدا ہوا کہ پیر تو اور بھی بہت ہیں پھر ہم حضرت صاحب کو سچا اور دوسروں کو جھوٹا کیوں کہتے ہیں؟ (کہ صرف سچے پیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں اور دوسرے سب غلط ہیں)۔ کہتی ہیں کہ رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صاحب کا بازو پکڑ کر فرمایا کہ جو ان کو قبول نہیں کرتا وہ کافر ہے۔ میری اہلیہ مرحومہ کا گھرانہ پہلے سید احمد رضا خان بریلوی کا مرید تھا۔ اُس کے بعد سے پھر اُن کو تسلی ہو گئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 251 روایت حضرت محمد فاضل صاحبؓ)

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی بیعت 1905ء کی ہے، لکھتے ہیں کہ میرے خسر قاضی زین العابدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے پہلے حضرت منشی احمد جان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کئے ہوئے تھے۔ حضرت منشی احمد جان صاحب لدھیانوی کے فوت ہونے کے بعد مکرمی معظمی قاضی زین العابدین صاحب نے کئی بار حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جا کر کشف قبور کے طریق پر مراقبہ کیا۔ ایک روز حضرت مجدد الف ثانی کی آپ کو زیارت ہوئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیوں کیا چاہتے ہو؟ قاضی صاحب نے عرض کیا کہ یا دِ الٰہی! میرے مرشد فوت ہو گئے ہیں۔ اتنا لفظ سن کر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت غائب ہو گئی۔ پھر قاضی صاحب وہاں سے واپس آ گئے۔ پھر دو تین روز کے بعد، ویسا ہی عمل کیا، مراقبہ کیا، قبر پر بیٹھ کر دعا کی۔ پہلے کی طرح پھر حضرت مجدد الف ثانی کی شکل سامنے آئی اور دریافت کیا کہ کیا چاہتے ہو؟ پھر قاضی صاحب نے عرض کیا کہ یادِ الٰہی! (یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق) اور ساتھ لگتے ہی عرض کی، اس کے ساتھ ہی کہتے ہیں میں نے اُن کو عرض کیا کہ کیا میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پاس جاؤں۔ حضرت مجدد صاحب نے فرمایا کہ وہاں تمہاری تسلی نہ ہو گی۔ اتنا کہہ کر وہ شکل پھر غائب ہو گئی۔ پھر کچھ دن کے بعد قاضی صاحب قادیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جا کر رہے۔ فرماتے تھے کہ جو مزہ حضرت منشی احمد جان صاحب کی مجلس میں ہمیں ملتا تھا وہ قادیان میں میسر نہ تھا۔ وہاں کچھ اُن کو پہلے جو عادت تھی، کہتے ہیں مجھے مزہ نہیں آیا۔ حضرت مجدد الف ثانی صاحب کے فرمانے کے مطابق ہماری تسلی نہ ہوتی تھی۔ خیر کئی بار قادیان جا کر ہفتہ ہفتہ رہ کر آتا تھا۔ حضرت منشی احمد جان صاحب وہ بزرگ ہستی ہیں کہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی حالات کو ہی دیکھ کر لوگوں کی بیعت لینا چھوڑ دی تھی اور جو کوئی آتا اُس کو آپ فرمایا کرتے تھے کہ اب جس کو یادِ الٰہی کا شوق ہو وہ قادیان مرزا غلام احمد کے پاس جائے۔ 1885ء میں ان کی وفات ہو گئی تھی۔ یہ وہی بزرگ ہیں جن کو حج کے وقت دعا کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا تھا۔ بہر حال کہتے ہیں کہ منشی احمد جان صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہم تو اَن ہونڈ کے تھے۔ (جب کوئی نہیں تھا تو ہم تھے)۔ ہم تو مخلوق خدا کو ایک ایک قطرہ دیا کرتے تھے مگر یہ شخص یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ایسا عالی ہمت پیدا ہوا ہے کہ اس نے تو چشمہ پر سے پتھر ہی اُٹھا دیا ہے۔ اب جس کا جی چاہے سیر ہو کر پیئے اور ساتھ ہی یہ شعر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ مبارک میں

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

فرمایا کرتے تھے۔

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر　　　تم مسیحا بنو خدا کے لئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لدھیانہ آنے سے قبل ہی آپ نے اپنے مریدوں سے فرما دیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب لدھیانہ آنے والے ہیں، ہم بھی اُن کو ملنے کے واسطے اسٹیشن پر جائیں گے۔ میں جن کی طرف اشارہ کروں تم سمجھ لینا کہ وہی مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ آپ کو اپنے مریدین نے کہا کہ جب حضور نے ان کو دیکھا ہی نہیں (یعنی آپ نے دیکھا ہی نہیں) تو آپ پھر کیسے بتلا دیں گے کہ فلاں شخص ہی مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ حدیثوں میں تو پہلے سے ہی حلیہ موجود ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اسٹیشن لدھیانہ پر آکر اُترے اور بہت مخلوق کے درمیان آپ چلے آرہے تھے اُس وقت آپ نے اپنے مریدین سے اشارہ کرکے بتلایا کہ وہ شخص مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے قریب آئے تو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا۔ حضرت منشی احمد جان صاحب کی عقیدت کی وجہ سے کہتے ہیں کہ میں نے پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی۔ پھر حضرت اقدس کی مجلس کا جو رنگ مجھ پر چڑھا، پہلے تو یہ مجلس پسند نہیں آرہی تھی لیکن اُس کے بعد، بیعت کرنے کے بعد جب رنگ چڑھا تو پھر پہلی مجلسوں کا جو رنگ تھا وہ پھیکا نظر آنے لگا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 11 صفحہ 355 تا 358 روایت حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحبؓ)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کی طرح ایمان و یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ہم میں سے ہر ایک میں وہ رنگ چڑھ جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں چڑھانا چاہتے تھے اور جس کے چڑھانے کے لئے آپ تشریف لائے۔ صرف بیعت کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق بھی ہم میں سے ہر ایک کا پیدا ہونا چاہئے۔

دوسری بات یہ کہ پاکستان کے لئے مَیں دعا کی تحریک کرتا ہی رہتا ہوں۔ احباب جماعت دعائیں کرتے بھی ہیں۔ تاہم آج پھر اسی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ احمدیوں کے حالات پاکستان میں تنگ سے تنگ تر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور جب اربابِ حکومت سے کہو، رپورٹ کرواؤ، افسران کے پاس جاؤ یا اُن سے پوچھو تو یہ کہتے ہیں کہ ہماری رپورٹوں کے مطابق تو سب کچھ ٹھیک ہے اور کچھ بھی نہیں ہو رہا۔ اس ڈھٹائی اور ہٹ دھرمی پر سوائے اِنَّا لِلّٰہ کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہماری توجہ کا مرکز ہے اور ہونا چاہئے۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا اندازہ ہی نہیں ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیاوی طور پر یہ بھی ایک جماعت ہے جو سلوک مرضی ان سے کر لو، کچھ نہیں ہوگا ان کے ساتھ۔ بہرحال ہمارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور یہی ہمارا فرض ہے۔ اس کی طرف ہمیں زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ اس بارے میں ہماری طرف سے کبھی کسی قسم کی کمی یا کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

گزشتہ دنوں لاہور میں احمدیہ قبرستان میں ماڈل ٹاؤن میں رات کو چودہ پندرہ آدمی زبردستی گھس گئے۔ وہاں جو چوکیدار تھا اُس کو اور اُس کے گھر والوں کو گن پوائنٹ پر رسّیوں سے باندھ دیا اور پھر گھر کے اندر بند کر دیا۔ اور اُس کے بعد 120 قبروں کی بے حرمتی بھی کی، اُن کے کتبے بھی توڑے۔ اب تو ان شیطانوں کے شر سے مردے بھی محفوظ نہیں ہیں۔ احمدی وفات یافتگان بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اور اس میں بظاہر شواہد یہی نظر آتے ہیں کہ اس میں پولیس کا بھی ہاتھ ہے۔ پولیس کی پشت پناہی اُنہیں حاصل ہے۔ کیونکہ بڑی مشکلوں سے ایف آئی آر درج کی گئی۔ جب درج کروانے کی کوشش کی تو بڑے انکار کے بعد درج ہوئی۔ اسی طرح شہادتوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ آج بھی کوئٹہ میں ایک احمدی نوجوان کو جن کا نام مقصود احمد صاحب تھا، شہید کر دیا گیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مجھے اطلاع ملی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہرحال شہید مرحوم کے جب کوائف آئیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ اُن کا جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ان کے بڑے بھائی کو بھی ایک مہینہ پہلے کوئٹہ میں شہید کر دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جلد تر ان دشمنوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہمارا کام دشمنوں کے ہر کریہہ اور ظالمانہ عمل پر پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا اور اُس کی مدد چاہنا ہے۔ اس کی طرف جماعت کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ از صفحہ 2:

جلسہ سالانہ قادیان 2011ء سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

پھر ایک یہ کہ اگر وہ اپنی عبادتگاہوں اور خانقاہوں یا قومی عمارتوں کی مرمت کرنا چاہیں اور مسلمانوں سے مالی اور اخلاقی امداد کے طلبگار ہوں تو ان کی اعانت کرنا ہی چاہئے۔ یہ اعانت اُن پر قرض اور احسان نہ ہوگی بلکہ اس میثاق کی تقویت ہوگی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہِ احسان و کرم اُن سے کیا ہے۔ (سیاسی وثیقہ جات از عہدِ نبوی تا بہ خلافتِ راشدہ از ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی صفحہ: 108 تا 112 مطبوعہ مجلس ترقی ادب لاہور طبع اول 1960ء)

پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اُسوہ ہے جو امن قائم کرنے کے لئے آپ نے دکھایا، جو امان دینے کے لئے آپ نے اختیار کیا، جو محبت اور پیار پھیلانے کے لئے آپ نے دکھایا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اُسوہ ہمیں محبتوں کو پھیلانے اور انسانی قدروں کے قائم کرنے کے لئے نظر آتا ہے۔ کیا آجکل ہمیں مسلمان امّت میں سے کسی میں بھی یہ نظر آتا ہے۔ حُبِّ پیمبری کے دعوے تو بڑے ہیں۔ کہاں تو یہ اسوہ کہ غیر مذہب والوں کے جان و مال اور عزت کی ضمانت دی جا رہی ہے اور کہاں یہ حال ہے کہ غیر مذہبوں سے حسنِ سلوک تو علیحدہ رہا جو حکومت میں آتے ہیں اُن سے اپنے ہم مذہبوں کے دوسرے فرقوں کی جان و مال بھی محفوظ نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا مسلمان ملکوں میں ذاتی ہوس نے اور فرقہ بندی نے ان مسلمانوں کو اندھا کیا ہوا ہے اور ایک دوسرے کا بے دریغ قتل ہو رہا ہے۔ ماننے والے تو اُس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جس نے اپنے ایک ماننے والے کو اس بات پر سخت سرزنش کی تھی کہ تُو نے ایک کلمہ گو کو قتل کر دیا۔ اس کے اس جواب پر کہ اُس نے جس شخص کو قتل کیا تھا اُس نے خوف کے مارے کلمہ پڑھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تُو نے اُس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ خوف سے پڑھا ہے یا دل سے؟

(مسند احمد بن حنبل حديث عمران بن حصين حديث نمبر 20179 جلد 6 صفحه 706 مطبوعه عالم الكتب بيروت 1998ء)

لیکن آج یہ علماء اور جو لیڈر بنے پھرتے ہیں ان کا ایک طبقہ ہے جو عالم الغیب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ احمدی دل سے کلمہ نہیں پڑھتے۔ اس لئے جو ظلم ان پر روا رکھا جا سکتا ہے رکھو۔ پھر ناموسِ رسالت کے نام پر جس مذہب والے کو چاہیں پھانسی پر لٹکا دیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے خود ہی نپٹے جو انسانیت کے نام کو داغدار کر رہے ہیں۔ امن کی ضمانت دینے والے کے نام پر ظلموں کے بازار گرم کر رہے ہیں۔ پر خدا کی بے آواز لاٹھی سے ان لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو ظلموں کی انتہا کی وجہ سے جب پڑتی ہے تو پھر کسی کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ مسلمان ممالک میں جہاں یہ باتیں بھی اب سامنے آنے لگ گئی ہیں کہ جس فرقے کی حکومت ہے وہ تو دوسرے فرقے کو تکلیفیں دینے کی حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن ہندوستان جو سیکولر ملک ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس ملک میں ہندوؤں کی اکثریت ہے، یہاں بھی مسلمانوں نے وہی حرکتیں شروع کر دی ہیں اور حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ احمدیوں کے جلسے بند کرو۔ احمدیوں کی قرآنی نمائش بند کرو۔

اب ہمارے اس جلسہ سالانہ قادیان سے پہلے کئی جگہ یہ مظاہرے ہوئے اور مطالبے ہوئے کہ احمدیوں کے ٹی وی پروگرام بند کرو۔ احمدیوں کی انسانیت کے لئے خدمات کو روکو۔ احمدیوں کو خدائے واحد کی عبادت سے روکو۔ ان کے نعروں سے احمدیوں کا کچھ نہیں بگڑ سکتا اور حکومتوں کو مدد کے لئے پکارنے سے احمدیت کی ترقی نہیں رُک سکتی۔ احمدی خدائے واحد کی عبادت سے کبھی نہیں رُک سکتے اور نہ احمدی محسنِ انسانیت اور رحمۃ للعالمینؐ کے اُسوہ پر عمل کرنے سے رُک سکتے ہیں۔ کئی ایسے جابر، ظالم، فرعون صفت لوگ اور حکومتیں آئیں اور وہ دنیا سے حسرت لئے رخصت ہو گئیں۔ بلکہ ایسے لوگ اپنے بدانجام کے نظارے دیکھتے ہوئے بھی گئے لیکن احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی منزلوں کی طرف، ترقی کی طرف رواں دواں ہے اور ہمیشہ رہے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور یہی احمدیت کا مقدر ہے۔ لیکن ہندوستان کے انصاف پسند طبقے سے میں کہتا ہوں کہ سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے اگر کسی بھی مذہب والے کو شدت پسندی کرنے کی اجازت دے دی تو یہ ملک بھی بدامنی کا شکار ہو جائے گا۔ یہاں بھی سیکولر ہونے کے دعوے ختم ہو جائیں گے اور بدامنی اور سیاسی گراوٹ اور اخلاقی گراوٹ کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔ اس لئے اپنے اربابِ اہل وقت کو کہیں کہ اگر ملک کی ترقی اور امن چاہتے ہو تو ہر قسم کی شدت پسندی کے خاتمہ کی بھرپور کوشش کرو۔

اب میں پھر اسلام کی امن پسند تعلیم کی طرف آتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم اُسوہ پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

”سورہ حج پارہ سترہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا (الحج:41) یعنی اگر خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہ ہوتی کہ بعض کو بعض کے ساتھ دفع کرتا تو ظلم کی نوبت یہاں تک پہنچتی کہ گوشہ گزینوں کے خلوت خانے ڈھائے جاتے اور عیسائیوں کے گرجے مسمار کئے جاتے اور یہودیوں کے معبد نابود کئے جاتے اور مسلمانوں کی مسجدیں جہاں کثرت سے ذکرِ خدا ہوتا ہے منہدم کی جاتیں۔ اس جگہ خدا تعالیٰ یہ ظاہر فرماتا ہے کہ اُن تمام عبادتخانوں کا مَیں ہی حامی ہوں اور اسلام کا فرض ہے کہ اگر مثلاً کسی عیسائی ملک پر قبضہ کرے تو ان کے عبادتخانوں سے کچھ تعرض نہ کرے اور منع کر دے کہ ان کے گرجے مسمار نہ کئے جائیں اور یہی ہدایت احادیث نبویہ سے مفہوم ہوتی ہے۔ کیونکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جبکہ کوئی اسلامی سپہ سالار کسی قوم کے مقابلہ کے لئے مامور ہوتا تھا تو اس کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کے عبادتخانوں اور فقراء کے خلوتخانوں سے تعرض نہ کرے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کس قدر تعصّب کے طریقوں سے دور ہے کہ وہ عیسائیوں کے گرجاؤں اور یہودیوں کے معبدوں کا ایسا ہی حامی ہے جیسا کہ مساجد کا حامی ہے۔ ہاں البتہ اس خدا نے جو اسلام کا بانی ہے یہ نہیں چاہا کہ اسلام دشمنوں کے حملوں سے فنا ہو جائے بلکہ اُس نے دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے اور حفاظتِ خود اختیاری کے طور پر مقابلہ کرنے کا اِذن دے دیا ہے۔“

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 394-393)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جنگ کئے وہ تیرہ برس تک خطرناک دکھ اُٹھانے کے بعد کئے اور وہ بھی مدافعت کے طور پر۔ تیرہ برس تک اُن کے ہاتھوں سے آپ تکالیف اُٹھاتے رہے۔ مسلمان مرد اور عورتیں شہید کی گئیں۔ آخر جب آپ مدینہ تشریف لے گئے اور وہاں بھی ان ظالموں نے پیچھا نہ چھوڑا تو خدا تعالیٰ نے مظلوم قوم کو مقابلہ کا حکم دیا اور وہ بھی اس لیے کہ شریروں کی شرارت سے مخلوق کو بچایا جائے اور ایک حق پرست قوم کے لیے راہ کھل جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کے لیے بدی نہیں چاہی۔ آپ تو

رحمِ مجسّم تھے۔ اگر بدی چاہتے تو جب آپ نے پورا تسلّط حاصل کرلیا تھا اور شوکت اور غلبہ آپ کو مل گیا تھا تو آپ اُن تمام ائمۃ الکفر کو جو ہمیشہ آپ کو دُکھ دیتے رہتے تھے قتل کروادیتے اور اس میں انصاف اور عقل کی رو سے آپ کا پلّہ بالکل پاک تھا۔ مگر باوجود اس کے کہ عُرفِ عام کے لحاظ سے اور عقل اور انصاف کے لحاظ سے آپ کو حق تھا کہ ان لوگوں کو قتل کروادیتے مگر نہیں، آپؐ نے سب کو چھوڑ دیا۔ آج کل جو لوگ غدّاری کرتے ہیں اور باغی ہوتے ہیں انہیں کون پناہ دے سکتا ہے۔ جب ہندوستان میں غدر ہوگیا تھا اور اس کے بعد انگریزوں نے تسلّطِ عام حاصل کرلیا تو تمام شریر باغی ہلاک کردیئے گئے اور ان کی یہ سزا بالکل انصاف پر مبنی تھی۔ باغی کے لیے کسی قانون میں رہائی نہیں۔ لیکن یہ آپ ہی'' (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم) '' کا حوصلہ تھا کہ اس دن آپ نے فرمایا کہ جاؤ تم سب کو بخش دیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نوعِ انسان سے بہت بڑی ہمدردی تھی، ایسی ہمدردی کہ اس کی نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی۔ اس کے بعد بھی اگر کہا جاوے کہ اسلام دوسروں سے ہمدردی کی تعلیم نہیں دیتا تو اس سے بڑھ کر ظلم اَور کیا ہوگا؟ یقیناً یاد رکھو کہ مومن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا۔ جس قدر انسان متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 218-219، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہمیں اس بارے میں تو ذرا بھی شک نہیں کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا میں قیامِ امن کا ضامن ہے اور کبھی بدامنی کے لئے اس نے کوئی تعلیم نہیں دی اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عمل سے اور اُسوہ سے اور اُن کے زمانے سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ کبھی اسلام نے مذہب کے پھیلاؤ کے لئے حملے کئے ہوں اور بدامنی دنیا میں پیدا کی ہو۔ ہاں جب اسلام پر حملے ہوئے تو اُس کے جواب دیئے گئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسی بنی نوع انسان کی ہمدردی ہمیں کہیں نظر نہیں آتی۔ اور یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ آپ کے عمل سے یا آپ کے صحابہ کے عمل سے کبھی یہ ثابت ہو کہ انہوں نے بدامنی پھیلائی ہو یا انسانیت کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کی ہو کیونکہ آپؐ وہ نبی ہیں جن کا خُلق قرآن کی تعلیم ہے۔ اور قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ

يَآيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُونُوا قَوّٰمِينَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوا اِعْدِلُوا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ۔ (المائدۃ:9)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

پس اگر ہم اُسوۂ رسولؐ پر چلنے کا دعویٰ کرنے والے ہیں تو کسی قوم کی دشمنی بھی ہمیں انصاف کے قیام سے روک نہیں سکتی۔ دنیا کی کوئی کوشش ہمیں قیامِ امن سے روک نہیں سکتی۔ آپؐ نے محبت پھیلانے کے لئے اپنے بدترین دشمنوں کو بخش دیا تھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جن کو سزا دینا عین انصاف کے مطابق تھا، اُنہیں بھی بخش دیا تھا۔ (ماخوذ از چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 234) تو یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ آپ انصاف کے تقاضے پورے نہ کرتے۔ پس آپ سے محبت رکھنے والا اور آپؐ کی اتباع کرنے والا کوئی حقیقی مومن انصاف کی پامالی نہیں کرسکتا۔ اور جو لوگ انصاف کی پامالی کرنے والے ہیں اُن کے دلوں میں تقویٰ نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ قرآنِ کریم ہی آخری شریعت ہے۔ شرعی کتاب ہے جو ہر لحاظ سے مکمل اور کامل ہے۔ کبھی خدا تعالیٰ اس کو ضائع ہوتے دیکھ نہیں سکتا۔ اسی لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود و مہدی معہود کو بھیجا ہے تاکہ تقویٰ دلوں میں قائم ہو۔ آخری کامل اور مکمل دین کے ماننے والوں کو یہ خوشخبری دی کہ آخرین پہلوں سے ملیں گے اور ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ پورا فرمایا اور آج ہم جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کے ذریعہ سے اُمّتِ واحدہ بننے کے نظارے دیکھ رہے ہیں۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے انصاف اور امن کے قیام کی کوشش کرنے والوں کو ہم دیکھ رہے ہیں۔ ہم زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے قیامِ امن اور صلح اور آشتی اور بھائی چارے اور سب سے بڑھ کر توحید کے قیام کے لئے کوششوں کو پڑھ اور سُن رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''ہمارا یہ اصول ہے کہ کُل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اُس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مُریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اُس کے چھڑانے کیلئے مدد نہیں کرتا تو مَیں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اسلام اس قوم کے بدمعاشوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔ بعض ایک ایک روپیہ کی لالچ پر بچوں کا خون کردیتے ہیں۔ ایسی وارداتیں اکثر نفسانی اغراض سے ہوا کرتی ہیں اور پھر بالخصوص ہماری جماعت جو نیکی اور پرہیزگاری سیکھنے کیلئے میرے پاس جمع ہے وہ اس لئے میرے پاس نہیں آتے کہ ڈاکوؤں کا کام مجھ سے سیکھیں اور اپنے ایمان کو برباد کریں۔ مَیں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہے اُن کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے، نہ کسی اور عدالت میں۔ اور بااین ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔'' (سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 28)

پھر اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے آپ ایک جگہ مزید فرماتے ہیں:

''مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اُن کو مناسب ہے کہ اُن کی گالیاں سن کر برداشت کریں''۔ (یعنی دشمنوں کی، مخالفین کی گالیاں سن کر برداشت کریں)۔ ''اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔ وہ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق دکھائیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اُس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اُس کی عقل وفکر کی قوّتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہوجاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصّہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 132، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر احمدی سے توقع کی ہے کہ یہی چیز ہمیں اُس نور کو حاصل کرنے والا بنائے گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور جس کی اس زمانے میں تجدید آپؐ کے عاشقِ صادق نے کی۔ آج آپ کی بیعت میں آنے والوں کی جماعت ہی ہے جو دنیا کے امن کی ضمانت ہے۔ لیکن ہم میں سے ہر ایک کو اپنے دل کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم صرف بیعت میں آنے کا دعویٰ کر کے دنیا کو امن دے سکتے ہیں؟ نہیں۔ اس کے لئے ہمیں اُس درد کو سمجھنا ہوگا جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بنی نوع انسان کے لئے تھا اور جو امام الزمان ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں اس درد کو سمجھتے ہوئے اپنے دلوں سے پیار، محبت اور انسانی قدروں کے سَوتے جاری کرنے ہوں گے۔ دلوں کی کدورتوں اور محبتوں کو ہر چھوٹی سے چھوٹی سطح پر ختم کرتے ہوئے وہ چشمے جاری کرنے ہوں گے جو دنیا کو زندگی بخش ٹھنڈا پانی مہیا کریں، جو قلب و روح کی تسکین کا باعث بنیں، جو جسمانی سکون بھی مہیا کریں اور روحانی سکون بھی مہیا کریں۔ ہمیں اپنے ہر عمل سے دنیا کو ظلم سے محفوظ رکھنے کے لئے کوشش کرنی ہوگی۔ ہمیں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے جس کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے اور جو آیت میں نے پڑھی اُس میں بھی ذکر آتا ہے، ظلم کے خلاف جہاد کرنا ہوگا۔ اگر یہ سب ہوگا تبھی ہم محسنِ انسانیت کے حقیقی محبّ بن سکیں گے۔ تبھی ہم رحمۃ للعالمین کے غلام صادق کے مشن کو آگے لے جانے والے بن سکیں گے۔ معاشرے میں چھوٹی سے چھوٹی سطح سے لے کر ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ظلموں کو روکنے کے لئے ہمیں اپنی بساط کے مطابق کوشش کرنی ہوگی۔ ہمارا یہاں جلسہ میں شامل ہونا تبھی فائدہ مند ہوگا جب ہم اپنے ایمان کو اعمالِ صالحہ کے ساتھ مضبوط کریں گے اور جیسا کہ میں نے کہا سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم اپنی دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کریں گے۔ ہماری دعائیں اپنے آپ کو ظلموں سے بچانے کے لئے نہیں ہوں گی بلکہ اپنے دل میں انسانیت کا درد رکھتے ہوئے ہم انسانیت کے لئے دعائیں کریں گے۔ خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے دعائیں کریں گے۔ اپنی کوششوں کے ساتھ دنیا کو خدائے واحد کے قدموں میں ڈالنے کے لئے دعائیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے اُس کی مخلوق کے دل نرم ہونے کے لئے دعائیں کریں گے۔ رحمۃ للعالمینؐ کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کے لئے دعائیں کریں گے کہ اسی میں انسانیت کی بقا ہے۔ اسی میں دنیا کی بقا ہے۔ اسی سے دنیا میں امن، محبت قائم ہوگا۔ اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں اور کوئی طریق نہیں جو دنیا کو امن و محبت کے اسلوب سکھائے۔

آجکل دنیاوی حکومتیں کہتی ہیں کہ ہم امن کی خاطر جنگ کر رہے ہیں۔ ہم انسانیت کو ظلموں سے بچانے کے لئے ہتھیار دے رہے ہیں۔ یہ سب غلط ہیں۔ یہ جھوٹے ہیں۔ اُن کے پیشِ نظر صرف اور صرف ذاتی مفادات ہیں۔ دوسرے ملکوں میں جاکر جنگ کرنا صرف اس لئے ہے کہ دوسرے کی دولت پر نظر ہے۔ دولت کا حصول اصل مقصد ہے نہ کہ مقصداَمن قائم کرنا ہے۔ یہ اپنی طاقت کا اظہار ہے اور دوسرے کو زیر کرنے کی کوشش ہے۔ پس یہ ذاتی مفادات ہیں جو امن کے نام پر جنگوں کے محاذ کھول رہے ہیں۔ جو آزادی رائے اور آزادی ضمیر کی مدد کے نام پر دوسرے ملکوں میں اپنے اڈے قائم کر رہے ہیں یا قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ ان کے دنیاوی مفادات ہیں۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ سے دور ہیں اسلئے یہ دنیا دار انصاف کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتے اور یہی ہم ان کے عملوں سے دیکھ رہے ہیں اور یہی دنیا میں ہمیں آجکل نظر آ رہا ہے۔ انصاف کے نام پر انسانیت کا خون ہو رہا ہے اور اس کے نتیجے میں نئے سے نئے دہشت گرد گروہ پیدا ہوتے چلے جارہے ہیں اور دنیا خوفناک تباہی کو آواز دیتی چلی جارہی ہے۔

پس اے مسیح محمدی کے غلامو! یہ آج تمہاری ذمہ داری ہے کہ اپنے عملوں سے، اپنی دعاؤں سے دنیا کے امن کو بحال رکھنے اور قائم رکھنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی تمام تر توجہ کو اس طرف پھیرتے ہوئے بھرپور کوشش کرو۔ امام الزمان کی اس بستی سے جہاں آپ اپنی روحانی بہتری کے لئے جمع ہوئے ہیں یہ عہد کر کے اُٹھیں کہ ہم اپنے اندر ایک انقلابی تبدیلی پیدا کر کے یہاں سے جائیں گے اور خدائے واحد و یگانہ سے وہ تعلق پیدا کریں گے جس سے جلد تر دنیا میں وہ انقلاب پیدا ہو جس سے دنیا مفاد پرستی اور بدامنی میں ڈوبنے کی بجائے اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے والی بن جائے کہ یہی وہ اہم مقصد تھا جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے اور یہی وہ اہم مقصد ہے جس کے حاصل کرنے کے لئے آپ نے ہم سے بیعت لی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد دعا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے آپ لوگوں کو اپنے گھروں میں لے جائے۔ راستے کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ واپسی کے سفر کو بھی صدقات سے شروع کریں اور دعاؤں میں گزاریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ درویشانِ قادیان اور اُن کی اولادوں کو، اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ دنیا کے تمام احمدیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کسی بھی طرح، کسی بھی قسم کی مشکل میں گرفتار لوگوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ دکھی انسانیت کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر فضل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو صحیح راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

R & R

CAR SERVICES LTD

Abdul Rashid

Diesel & Petrol Car Specialist

Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ

Tel: 020 8877 9336

Mob: 07782333760

امیر المومنین حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ دسمبر 2012ء

یورپین پارلیمنٹ برسلز (بیلجیم) میں حضور انور ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور پروٹوکول روم 1 میں برطانیہ، ناروے، سپین، آئرلینڈ اور سوئٹزرلینڈ سے تعلق رکھنے والے بعض اہم افراد کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو

یورپین پارلیمنٹ کے پریس روم میں پریس کانفرنس۔ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے پریس اور میڈیا کے نمائندوں کی شرکت

- اسلام امن کا مذہب ہے۔ اسلام نے کبھی بھی ظلم اور زیادتی کی تعلیم نہیں دی اور نہ ہی کسی پر حملہ کرنے میں پہل کی ہے۔
- ہر مذہب خدا کی طرف سے ہے۔ سب انبیاء خدا کی طرف سے آئے۔ جب خدا ایک ہے تو سب کا پیغام بھی ایک تھا۔ اگر ہر مذہب اپنے خدا کی طرف بلائے اور خدا کے پیغام پر عمل کرے تو ساری دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔
- بحیثیت خلیفۃ المسیح مَیں نے مختلف سربراہان مملکت کو امن کے قیام کے لئے خطوط لکھے ہیں۔ پوپ کو بھی خط لکھا ہے۔
- احمدی صرف وہی تعلیم دیتے ہیں جو قرآن کریم کی ہے اور اسی پر عمل پیرا ہیں۔ ہم قرآن کے خلاف کوئی بات نہیں کرتے۔

(حضور انور ایدہ اللہ)

یورپین پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کی نہایت اہم اور تاریخی تقریب

’یہ جماعت پختہ عزم کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کررہی ہے۔ ان کا نعرہ ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ ان تمام جہادی شدّت پسند گروہوں کا جواب ہے جو دنیا کا امن خراب کررہے ہیں‘

حضور انور کے خطاب سے قبل مختلف ممبران پارلیمنٹ کے ایڈریسز۔ حضور انور کو یورپین پارلیمنٹ میں خوش آمدید۔ جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور عالمی سطح پر امن کے قیام کے لئے مساعی پر خراج تحسین۔

(بیلجیم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

4 دسمبر 2012ء بروز منگل (حصّہ اوّل)

بیلجیم میں نماز فجر کا وقت سوا سات بجے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس کے احاطہ میں نصب مارکی میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں ایک بڑی تعداد میں مرد وخواتین اور بچوں نے نماز ادا کرنے کی سعادت پائی۔ باوجود اس کے کہ شدید سردی تھی اور رات درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے چلا گیا تھا بڑی تعداد میں مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب نے رات مارکی میں ہی گزاری تا کہ صبح کی نماز حضور انور کی اقتداء میں ادا کرسکیں۔ بہت سے لوگ جو مشن ہاؤس کے اردگرد مختلف جگہوں اور ہوٹلوں میں چلے گئے تھے صبح نماز سے قبل مشن ہاؤس پہنچے۔ مشن ہاؤس کی طرف آنے والا راستہ اس منفی درجہ حرارت میں بھی احباب سے بھرا ہوا تھا اور احباب پیدل بھی اور گاڑیوں پر بھی مشن ہاؤس پہنچ رہے تھے اور یوں ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز کی ادائیگی کی سعادت پائی۔

الٰہی جماعتوں کی تاریخ میں بعض دن ایسے بھی آتے ہیں جو اپنی خصوصیت کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت اختیار کرجاتے ہیں اور آنے والے انقلاب کے لئے سنگ میل بنتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی فتوحات سے پُر تاریخ میں آج ایک اور ایسا دن آیا جو انشاء اللہ العزیز آئندہ عظیم الشان انقلابات اور فتوحات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور جماعت احمدیہ کے لئے فتوحات کے نئے باب کھولے جائیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا: ’’ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہوجائے گا۔ سواے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کرلو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔‘‘

پھر آپؑ نے فرمایا: ’’نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔‘‘

پس آج وہ دن آیا تھا کہ یورپ کی 28 قومیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چشمہ سے بیک وقت سیراب ہورہی تھیں اور سچائی کا آفتاب ایک اور نئی شان کے ساتھ مغرب کی طرف سے طلوع ہورہا تھا۔

آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک انتہائی اہم تقریب کا اہتمام یورپین پارلیمنٹ برسلز میں کیا گیا تھا۔

یورپین پارلیمنٹ

یورپین پارلیمنٹ، یورپی یونین کو چلانے کے لئے ایک پارلیمانی ادارہ ہے، قانون سازی کے اعتبار سے اس کو دنیا کی سب سے زیادہ طاقتور پارلیمنٹ بھی کہا جاتا ہے۔

ہر پانچ سال بعد یورپین پارلیمنٹ کے ممبران کا انتخاب ہوتا ہے۔ آخری انتخابات جون 2009ء میں منعقد ہوئے تھے جس میں مختلف یورپین ممالک سے 736 پارلیمنٹیرینز (Parliamentarians) منتخب ہوئے تھے۔

اس وقت یورپین پارلیمنٹ کے 754 ممبرز ہیں جنہیں MEP کہا جاتا ہے۔ اس وقت یورپین پارلیمنٹ کے صدر Martin Schulz ہیں۔ ان کا تعلق جرمنی سے ہے۔

اس وقت یورپین پارلیمنٹ میں کُل 27 ممالک سے منتخب شدہ ممبرز پارلیمنٹ موجود ہیں۔ ان ممالک میں جرمنی، فرانس، اٹلی، یوکے، سپین، پولینڈ، رومانیہ، ہالینڈ، بیلجیم، چیک ریپبلک، یونان، ہنگری، پرتگال، سویڈن، آسٹریا، بلغاریہ، فن لینڈ، ڈنمارک، سلوواکیہ، آئرلینڈ، لیتھووینیا، لیٹویا، سلووینیا، سائپرس، اسٹونیا، لکسمبرگ اور مالٹا شامل ہیں۔

یورپین پارلیمنٹ کے اجلاسات دو جگہ پر ہوتے ہیں۔ ایک سٹراس برگ (Strasbourg) فرانس میں Louise Weiss نامی عمارت ہے۔ جبکہ یورپی یونین کی دوسری عمارت بیلجیم کے شہر برسلز میں ہے جس کا نام Espace Leopold ہے۔ برسلز کے اس کمپلیکس کی تعمیر 1989ء میں شروع ہوئی اور 1993ء میں مکمل ہوئی۔ پھر اس کو مزید وسعت دی گئی جس کی تکمیل 2008ء میں ہوئی۔

اسی کمپلیکس میں پارلیمانی اجلاسات منعقد ہوتے ہیں اور اسی عمارت میں یورپین پارلیمنٹ کے صدر اور بعض دیگر سینئر ممبرز آف پارلیمنٹ کے دفاتر ہیں۔ یورپین یونین کے دیگر دفاتر اور ادارہ جات بھی اسی کمپلیکس میں ہیں۔ نیز پریس سینٹر بھی اسی بلڈنگ کا حصہ ہے۔

آج یورپین پارلیمنٹ کے اسی کمپلیکس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے تاریخی خطاب کے لئے تشریف لے جارہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یورپین پارلیمنٹ میں تشریف آوری

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت صبح سے ہی اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لئے مشن ہاؤس کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی اور یورپین پارلیمنٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے ہوٹل Radisson میں تشریف لے گئے۔ پھر یہاں سے روانہ ہوکر گیارہ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یورپین پارلیمنٹ میں تشریف آوری ہوئی جہاں پارلیمنٹ کے پروٹوکول آفیسر اور پارلیمنٹ سیکیورٹی آفیشلز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور آج بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اُس VIP دروازہ سے پارلیمنٹ کی عمارت میں لے جایا گیا جو صرف سربراہان مملکت کے لئے مخصوص ہے۔

آج پروگرام کے مطابق صبح کے سیشن میں بعض ممبران پارلیمنٹ اور مختلف ممالک سے حضور انور کا خطاب سننے کے لئے آنے والے بعض مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات تھی۔ پھر بعد از دوپہر پریس کانفرنس کا پروگرام تھا۔ اس کے بعد سوا تین بجے اُس انتہائی اہم تقریب کا آغاز ہونا تھا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنا تاریخی

خطاب فرمانے جارہے تھے۔

❁ پارلیمنٹ کی عمارت میں تشریف آوری کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پروٹوکول آفیسر Protocol Room 1 میں لائے جہاں ممبران پارلیمنٹ اور دیگر مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

برطانوی ممبران پارلیمنٹ کی
حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے برطانیہ سے تعلق رکھنے والے دو ممبران یورپین پارلیمنٹ Jean Lambert اور Hon. Phil Bennion نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ آج بھی حضور انور جس جگہ تشریف فرما تھے حضور انور کے دائیں طرف یورپین پارلیمنٹ کا جھنڈا اور بائیں طرف ’’لوائے احمدیت‘‘ لہرا رہا تھا۔

دونوں ممبران نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنا ہمارے لئے باعث فخر ہے اور ہم اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: برطانیہ سے تعلق رکھنے والے ممبران پارلیمنٹ زیادہ تعداد میں مل رہے ہیں۔ اس وجہ سے زیادہ ہیں کہ جماعت احمدیہ سے ہمدردی ہے۔ اس پر دونوں ممبران پارلیمنٹ نے کہا کہ جماعت احمدیہ بہت پُرامن اور بہت اچھی جماعت ہے۔

ان ممبران پارلیمنٹ نے بتایا کہ ہم دونوں ساؤتھ ایشیا ڈیلیگیشن کی نمائندگی میں پاکستان گئے تھے اور وہاں کے حالات کی وجہ سے اسلام آباد میں ہی قیام رہا۔ وہاں مختلف سیاستدانوں اور بعض اپوزیشن لیڈرز سے ملاقاتیں ہوئیں اور حکومتی حکام سے بھی بات چیت ہوئی۔ الیکشن، ایجوکیشن اور سزائے موت کے حوالہ سے وہاں تفصیلی بات ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا: آجکل جو الیکشن کمیشن کے چیئرمین ہیں وہ فخرالدین جی ابراہیم صاحب ہیں۔ آپ ایسے آدمی ہیں جو انصاف چاہتے ہیں، جو عدل کے ساتھ شفاف الیکشن چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر بغیر کسی تفریق کے ایک ہی لسٹ ہوگی تو ہم الیکشن میں حصہ لیں گے لیکن اگر تفریق کرتے ہوئے اور ہمیں غیر مسلموں میں شامل کر کے علیحدہ لسٹ ہوگی تو پھر ہم ہرگز الیکشن میں شامل نہیں ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ملک کا شہری ہونے کے لحاظ سے ہمیں ووٹ کا حق حاصل ہے لیکن ہمیں اس سے محروم رکھا جارہا ہے۔ ہمارا وفد الیکشن کمیشن سے ملا تھا اور ساری بات کھول کر ان کے سامنے رکھی تھی۔

ایجوکیشن کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ چاہتے ہیں کہ طلباء شدّت پسند دینی مدارس میں نہ جائیں تو پھر مزید سکول کھولیں اور مختلف NGOs کو یہ ٹاسک دیں کہ وہ سکول چلائیں بجائے اس کے کہ حکومت کو رقم مہیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ستّر فیصد غریب لوگ اپنے بچوں کو مدارس میں بھجوا دیتے ہیں کیونکہ وہ خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ جہاں بچوں کی غلط تربیت ہوتی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر دینی مدارس میں جانے والے ایک فیصد بھی ہیں تو تب بھی وہ مسائل کھڑے کر سکتے ہیں۔ ان کا برین واش کیا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ کس طرح ہتھیار استعمال کرنا ہے۔

حضور انور نے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مَیں بھیرہ، سرگودھا کے قریب شکار کے لئے گیا۔ وہاں ایک مدرسہ کے چند طلباء ملے۔ مَیں نے ان سے پوچھا کہ کیا پڑھائی کر رہے ہو؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہم تو یہ سیکھ رہے ہیں کہ گرنیڈ کس طرح بنایا جاتا ہے، کاٹریج کیسے تیار کی جاتی ہیں، اسی طرح رائفل کلاشنکوف کس طرح چلائی جاتی ہے۔ تو یہ سکھایا جارہا ہے۔ اب جو موجودہ صورتحال ہے تو اس میں آپ ان سے کیا توقع رکھیں گے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ کثرت سے مزید سکول کھولیں تا کہ بچے ایسے مدرسوں کی بجائے ان سکولوں میں داخل ہوں جہاں دینی تعلیم کے ساتھ سیکولر تعلیم بھی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے 98 فیصد احمدی پڑھے لکھے ہیں اور کم از کم میٹرک ہیں۔ احمدی طالبات کی تعداد طلباء سے زیادہ ہے اور 99 فیصد ہماری بچیاں پڑھی لکھی ہیں۔

انڈونیشیا میں پرسیکیوشن کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہاں کہیں نہ کہیں کچھ ہوتا رہتا ہے۔ ابھی گزشتہ دنوں بانڈونگ میں ہماری مسجد پر پتھراؤ کیا گیا تھا اور شیشے وغیرہ توڑے گئے تھے۔ اگر وہاں کی حکومت روکنا چاہے تو ایسے واقعات کو روک سکتی ہے۔ لیکن چھوٹے چھوٹے واقعات وہاں ہوتے رہتے ہیں۔

یہ ملاقات گیارہ بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔

آخر پر دونوں ممبران پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

ناروے کے وفد کی
حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

اس کے بعد ناروے سے آنے والے مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ناروے سے

1. Mr. Billy Taranger (Secretary Norwegian Christian Democratic Party Oslo)
2. Ann Cathrine Skjorshammer (Member of Parliament)
3. Mrs. Ingrid Norstein (Member of Labour Party Oslo, Norway)

پر مشتمل وفد شامل ہوا تھا۔

وفد کے ممبران نے بتایا کہ ہم پاکستان میں احمدیوں کے حالات اور ان پر ہونے والے مظالم کے حوالہ سے کام کر رہے ہیں اور ہم احمدیہ جماعت کو بہت سپورٹ کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تمام اچھے اور سمجھدار لوگ جماعت کے محبت، امن اور بھائی چارہ کے پیغام کو سپورٹ کرتے ہیں اور جماعت کے حق میں آواز اٹھاتے ہیں۔

وفد کے ممبر Mr. Billy نے کہا کہ جماعت نے ناروے میں بہت خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے۔ ایئرپورٹ سے ہر آنے اور جانے والے شخص کو نظر آتی ہے اور لوگ بہت بڑی تعداد میں اِسے دیکھتے ہیں۔

ایک ممبر نے بتایا کہ اب ناروے میں دوسرے ممالک سے آنے والے لوگوں کی تعداد بڑھی ہے۔ اب ناروے کی پچیس فیصد آبادی دوسری اقوام کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ چونکہ ناروے ایک امیر ملک ہے اس لئے یورپ کے مختلف ممالک سے لوگ وہاں ملازمت کے سلسلہ میں آرہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ناروے اتنا مہنگا کیوں ہے؟ حضور انور نے فرمایا: جو لوگ کام نہیں کرتے وہ بھی حکومت سے ایک اچھی رقم لے رہے ہیں۔ ناروے میں وہاں کا رہنے والا اور وہاں کام کرنے والا اور کمانے والا ہی خرید و فروخت کر سکتا ہے۔ باہر سے آنے والے کے لئے تو بہت مہنگا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر Mrs. Kathrine نے بتایا کہ اس کا نام آئندہ ہونے والے الیکشن میں بطور ممبر پارلیمنٹ ہے۔ موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کامیاب کرے، مدد کرے۔

Mrs. Ingrid Norstein نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ ہم کس طرح آپ کی مدد کر سکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر حکومت کہتی ہے کہ ڈیموکریسی پسند ہے۔ ڈیموکریسی یہ ہے کہ ہر شخص کو ملک میں برابر کا حق ہے۔ پاکستان میں ڈیموکریسی ہے لیکن احمدیوں کے حقوق تلف کئے گئے ہیں۔ احمدیوں کو ووٹ کے حق سے محروم کیا گیا ہے اور دو علیحدہ لسٹیں تیار کی گئی ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر شہری کا برابر کا حق ہے اس لئے کسی علیحدہ دوسری فہرست کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ایک لسٹ ہی ہونی چاہئے اور برابر کا حق ملنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دو مختلف لسٹیں بنائی جاتی ہیں اور احمدیوں کو غیر مسلم کی لسٹ میں شامل کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرو تو پھر ووٹ دینے کا حق ملے گا۔ یہ انصاف نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ جمہوری نظام کو رائج کروالیں اور کامیاب ہو جائیں تو تب بتاؤں گا کہ آگے کیا کرنا ہے۔

ناروے سے آنے والے وفد کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجے اختتام کو پہنچی۔ آخر پر مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

سپینش وفد کی
حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

اس کے بعد سپین سے آنے والے ممبر پارلیمنٹ Jose Maria Alonso Ruiz اور وفد کے دوسرے ممبران میئر آف Meco-Acity، Pedru Luis Sanz Carlavilla، میڈرڈ میں یونیورسٹی کے پروفیسر Agustina Martinez Rubio صاحب (موصوف بیرسٹر بھی ہیں) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب مہمانوں کے آنے کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ان ممبران نے سپین میں موجودہ Economic Situation کے بارہ میں بتایا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کو یورپی یونین کی طرف سے جو مدد مل رہی ہے اس کو بہت سوچ سمجھ کر اپنے عوام اور ملک کی بہتری اور بھلائی کے لئے خرچ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ جو کما رہے ہیں اور جو آمد پیدا کر رہے ہیں اس سے بہت زیادہ خرچ کر رہے ہیں۔ اب بعض یورپی ممالک نے بھی کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہم ان کی مدد کر رہے ہیں اور یہ زیادہ خرچ کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے امید ہے سپین ترقی کرے گا۔ آپ کوشش کر کے اپنے اخراجات کو کنٹرول کریں اور اپنے قدموں پر کھڑے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر مجھے کہا جائے کہ تم یورپ کے کس ملک میں رہنا پسند کرو گے تو مَیں سپین کہوں گا۔ وہاں کا موسم بھی بہت اچھا ہے اور لوگ بھی بہت اچھے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر حکومت اپنے معاملات اور مسائل کے حل کے لئے اسلام کی حقیقی تعلیمات جاننا چاہتی ہے تو یہ ہم بتا سکتے ہیں کہ اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات کیا ہیں اور کس طرح ان مسائل سے باہر نکلا جا سکتا ہے۔

سپینش وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شرف بخشا۔ ان میں سے ایک مہمان Mr. Jorge

سے یہ ملاقات بارہ بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

آئرلینڈ کے ایک بیرسٹر کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

بعد ازاں آئرلینڈ سے آنے والے ایک بیرسٹر Garry O'Halloran نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

Koho Mello تھے جو کہ سوئٹزرلینڈ سے جاپانی بدھ مت کے نمائندہ کے طور پر حضور انور کا خطاب سننے کے لئے آئے تھے۔

دوسرے مہمان Mr. Marian Apostol تھے جو کہ پی ایچ ڈی ہیں اور یورپی پارلیمنٹ میں EPP گروپ کے سیکرٹریٹ میں کام کرتے ہیں اور بین المذاہب اور انٹرکلچرل ڈائیلاگ کی ذمہ داری ان کے سپرد ہے۔ ان کا تعلق پولینڈ سے ہے۔

حضور انور کے خطاب کے بارہ میں انہوں نے بتایا کہ انہیں سوئٹزرلینڈ جماعت کی طرف سے دعوت ملی تھی۔

دوسرے مہمان Mr. Marian Apostol نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ یہیں پارلیمنٹ میں کام کرتے ہیں اور پولینڈ سے ان کا تعلق ہے۔ یہ ہال جہاں حضور نے نماز پڑھی ہے اس کی ذمہ داری بھی ان کے سپرد ہے اور یہ جگہ عبادت کے لئے مخصوص ہے جہاں سب مذاہب کے ماننے والے عبادت کرتے ہیں۔ مسلمان بھی یہاں آتے ہیں۔

موصوف نے ایران میں کیتھولک عیسائیوں پر ہونے والے مظالم کا ذکر کر کے حضور انور سے درخواست کی کہ حضور اپنے اثر ورسوخ کے ذریعہ اس ظلم کے سلسلہ کو بند کروائیں۔ اس پر حضور انور نے انہیں بتایا کہ ہمیں تو خود مظالم کا سامنا ہے۔

برطانیہ کے MEP، Hon. Claude Moraes کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ کے اعزاز میں تقریب ظہرانہ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Lunch کے لئے (Salon 2, Members Dining Room) میں تشریف لے گئے جہاں یورپین ممبر پارلیمنٹ Hon. Claude Moraes کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پریس کانفرنس

اس پریس کانفرنس میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا اور پریس کے درج ذیل نمائندگان شامل ہوئے:

= نمائندہ Faith Matters, BBC News
= نمائندہ سپینش میڈیا Aqui Europa
= نمائندہ Favourite Channel Malta
= Belgian TV, Radio
= یورپین پارلیمنٹ کا آفیشل فوٹوگرافر
= Le Magazine پیرس (فرانس)
= Almanar ریڈیو بیلجیم
= ٹرکش میڈیا Abhabar
= فرنچ اکیڈمک ریسرچر اینڈ پبلشر
= نمائندہ Pukaar News
= نمائندہ نوائے وقت یورپ
= نمائندہ Associated Press of Pakistan
= رپورٹر Pak TV Channels
= TV4 (Dutch News TV)
= نمائندہ La Libre Belgique News Paper

اس پریس کانفرنس کے میزبان Dr. Charles Tannock نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد سوالات کی اجازت دی گئی۔

بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

موصوف نے بتایا کہ وہ سیاستدان بھی رہے ہیں اور بیرسٹر بھی ہیں اور آجکل جماعت کے اسائلم کے کیسز ڈیل کر رہے ہیں اور بعض بڑے مشکل کیسز انہوں نے لئے ہیں اور ان میں کامیابی حاصل کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمام کیسز میں آپ کی مدد کرے اور کامیابی دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یوکے میں جو Country Guidance کے حوالہ سے فیصلہ آیا ہے آپ اس کی بھی مدد لے سکتے ہیں۔ اسی طرح بعض اور فیصلہ جات ہیں اور سٹیٹمنٹس ہیں ان سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔

بیرسٹر Garry کی حضور انور سے یہ ملاقات سوا بارہ بجے ختم ہوئی۔

❁ ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پارلیمنٹ کے Prayer Room میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپین پارلیمنٹ میں یہ پہلی نمازیں تھیں جو خلیفۃ المسیح نے پڑھائیں۔

مزید دو مہمانوں کی ملاقات

نمازوں کی ادائیگی کے بعد دو مہمانوں کی خواہش پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت انہیں ملاقات کا

حضور انور کے استفسار پر Mr. Mello نے بتایا کہ ان کا برازیل سے تعلق ہے اور تقریباً چار سال سے وہ سوئٹزرلینڈ میں رہ رہے ہیں۔ 1996ء میں انہوں نے عیسائیت چھوڑ کر بدھ مذہب اختیار کیا تھا اور بدھ مت میں ان کی دلچسپی مارشل آرٹ کی وجہ سے پیدا ہوئی اور یہ کہ وہ راہب ہیں اور بدھ مت کے ٹیچر بھی ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ تبت سے تعلق رکھنے والے بُدھ کافی تعداد میں سوئٹزرلینڈ میں ہیں جو تبت سے ہجرت کر کے یہاں آکر آباد ہوگئے ہیں جبکہ ان کا تعلق جاپانی بدھ مت سے ہے۔ جن کی تعداد سوئٹزرلینڈ میں اتنی زیادہ نہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ جماعت سے آپ کا تعلق کب سے ہے؟ موصوف نے بتایا کہ ایک مہینہ سے جماعت سے تعلق ہے اور جماعت کے بارہ میں انہوں نے انٹرنیٹ اور دوسرے ذرائع سے معلومات حاصل کی ہیں۔

حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ ہماری جماعت میں اور بدھ مت میں کیا چیز مشترک ہے؟ اس پر موصوف نے بے ساختہ جواب دیا کہ Peace (امن)۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایک اَور چیز بھی ہم میں مشترک ہے اور وہ Persecution ہے یعنی دونوں کمیونٹیز کو مظالم کا سامنا ہے۔

تعالیٰ کے اعزاز میں اس تقریب ظہرانہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف اس تقریب ظہرانہ کے میزبان ممبر پارلیمنٹ Hon. Claude Moraes بیٹھے تھے اور حضور انور کے بائیں طرف ممبر یورپین پارلیمنٹ Hon. Barbara Lochbihler بیٹھی تھیں۔ (موصوفہ یورپین پارلیمنٹ سب کمیٹی فار ہیومن رائٹس کی چیئر مین بھی ہیں)۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دونوں ممبران سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ Barbara صاحبہ نے حضور انور سے بعض مشورے بھی لئے کہ انسانی حقوق کو کس طرح قائم کیا جاسکتا ہے اور اپنے نوٹس میں شامل کر کے کہا کہ یہ باتیں اہم ہیں، ہمیں اپنی کمیٹی میں کروں گی۔

بعض دیگر مہمان بھی حضور انور کے ساتھ اس تقریب ظہرانہ میں شامل ہوئے۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پریس کانفرنس کے لئے Press Room A5G2 میں تشریف لے گئے۔ یہاں بھی میزبانی کے فرائض ممبر یورپین پارلیمنٹ Dr. Charles Tannock نے ادا کئے۔

❁ ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام امن کا مذہب ہے۔ اسلام نے کبھی بھی ظلم اور زیادتی کی تعلیم نہیں دی اور نہ ہی کسی پر حملہ کرنے میں پہل کی ہے۔ جب مسلمانوں کے خلاف مکہ میں مخالفین کی طرف سے مظالم بڑھے تو صحابہ نے ایتھوپیا کی طرف ہجرت کی اور بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اور دوسرے صحابہ نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی، خود علاقہ چھوڑ دیا لیکن کسی پر کوئی ظلم نہیں کیا۔ پھر جب مخالفین کی طرف سے ظلم حد سے بڑھ گیا تو خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی۔ اور قرآن کریم کی سورۃ نمبر 22 (الحج) آیت 42-41 میں اجازت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں اس لئے اپنے دفاع کی اجازت دی جارہی ہے کہ تم پر ظلم کیا گیا ہے اور محض اس وجہ سے گھروں سے باہر نکالا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت اس لئے بھی دی کہ اب اگر دفاع نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے منہدم کر دیئے جاتے۔

حضور انور نے فرمایا: تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی خاطر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کی اس تعلیم کے مطابق اگر کہیں بھی عبادت گاہوں کی حفاظت کی ضرورت پڑی تو احمدی حفاظت کے لئے سب سے آگے ہوں گے۔ ہمارا ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' صرف مسلمانوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ہر ایک کے لئے ہے۔

❁ ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ ایک مذہب کس طرح امن قائم کرسکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارا عقیدہ ہے کہ ہر مذہب خدا کی طرف سے ہے۔ ایک لاکھ سے زیادہ انبیاء کرام آئے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر علاقہ اور بستی میں نبی آیا۔ یہ سب انبیاء خدا کی طرف سے آئے، جب خدا ایک ہے تو سب کا پیغام بھی ایک تھا۔ سب نے ایک خدا کا ہی پیغام دیا۔

حضور انور نے فرمایا: اگر ہر مذہب اپنے خدا کی طرف بلائے اور خدا کے پیغام پر عمل کرے تو ساری دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

❁ Malta ٹیلی ویژن کے نمائندہ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ مختلف قوموں میں بھائی چارہ کی فضا قائم کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آنے کا یہ مقصد بیان کیا کہ مَیں اس لئے آیا ہوں تاکہ بنی نوع انسان اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے، اپنے خدا کے قریب ہو اور دوسرے یہ کہ ہر شخص دوسرے شخص کے حقوق ادا کرے، ہر انسان دوسرے انسان کا حق ادا کرے۔ اگر عدل اور انصاف کے ساتھ ان حقوق کی ادائیگی ہو تو پھر معاشرہ میں امن قائم ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بحیثیت خلیفۃ المسیح مَیں نے مختلف سربراہانِ مملکت کو امن کے قیام کے لئے خطوط لکھے ہیں۔ پوپ کو بھی خط لکھا ہے۔ ہمارے نمائندہ نے ان کے ہاتھ میں پہنچایا تھا۔ ان کو لکھا تھا کہ آپ عیسائیت کے ایک بڑے لیڈر ہیں، آپ کی ذمہ داری ہے کہ امن کے قیام کے لئے آگے آئیں، ہم امن کے قیام کی خاطر ہر وقت آپ کو مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔

❁ ایک نائیجیرین بشپ کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم ہر جگہ امن کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ ہر جگہ تبلیغ کررہے ہیں۔ ہر جگہ مسلمانوں کو اور عیسائیوں کو کہہ رہے ہیں کہ امن قائم کریں۔ آپ نے کبھی کسی نائیجیرین احمدی کو نہیں دیکھا ہوگا کہ جو فساد کرے اور کسی دوسرے کے حقوق تلف کرے۔ نائیجیریا میں جو فسادات ہورہے ہیں جماعت احمدیہ ان کو condemn کررہی ہے۔ بعض جگہوں پر جماعت بھی ان فسادات کا نشانہ بنی ہے۔ جماعت نے اخبارات، میڈیا کے ذریعہ ان کو condemn کیا ہے۔

❁ ایک فرنچ جرنلسٹ کے سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی اسلام کا ہی ایک فرقہ ہیں جو اسلام کی اصلی اور صحیح تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ چودھویں صدی میں جب مسلمان اسلام کی تعلیم سے ہٹ جائیں گے، اسلام کی تعلیم کو بھول جائیں گے تو تب اللہ تعالیٰ اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مسیح اور مہدیؑ کو مبعوث فرمائے گا۔ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چودہ سو سال بعد آئے تھے۔ اسی مشابہت کے ساتھ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ سو سال بعد آئے اور آپ نے اسلام کی سچی اور صحیح تعلیمات کو جن کو مسلمان بھلا چکے تھے دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آپ کے ذریعہ 1889ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ آپ نے یہ اعلان کیا کہ وہ مسیح اور مہدی جس کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی وہ مَیں ہی ہوں۔ جب آپ نے دعویٰ فرمایا تو آپ کی شدید مخالفت ہوئی اور مقدمات بھی قائم ہوئے اور آپ پر ایمان لانے والوں کو شدید مظالم کا سامنا کرنا پڑا اور گزشتہ 123 سال سے مخالفت کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔ اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملینز (Millions) میں ہیں اور ہر سال لاکھوں لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہورہے ہیں اور ہم مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس وقت ہماری تعداد اگر کم ہے اور محدود ہے تو آئندہ آنے والے زمانہ میں دیکھنا کیا ہوگا اور ہم کتنا آگے بڑھ چکے ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ اُس وقت ہر مذہب کا سچا آدمی یہ جاننے لگے گا کہ ہماری کیا اہمیت ہے اور سچا اور حقیقی اسلام کیا ہے۔

❁ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا پیغام یہ ہے کہ ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے اور آپس میں بھائی چارہ اور اخوت کا ماحول پیدا ہو۔

❁ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر مسلمان اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کریں تو جو آجکل مسلمانوں کا کردار ہے اور ان کے اعمال ہیں، یہ نہ ہوں۔ بلکہ ایک دوسرے سے بھائی چارہ اور آپس میں اخوت و محبت ہو۔ ہم گزشتہ ایک صدی سے یہی امن و سلامتی کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔

❁ ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسلام تمام مذاہب کا احترام کرتا ہے اور تمام مذاہب کے بانیان اور لیڈران کا احترام کرتا ہے، کسی کو برا نہیں کہتا۔ بلکہ اسلام کی تو یہ تعلیم ہے کہ تم دوسروں کے بتوں کو بھی برا نہ کہو ورنہ ان کے ماننے والے خدا تعالیٰ کے بارہ میں برا کہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ یہاں کے مذہبی لیڈروں اور سیاسی لیڈروں کو اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کرنا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہورہا۔ اب ایک دن پہلے لاہور میں جماعت کے قبرستان میں جاکر مخالفین نے 120 قبروں کی بے حرمتی کی اور ان کے کتبے توڑ دیئے۔ احمدی صرف وہی تعلیم دیتے ہیں جو قرآن کریم کی ہے اور اسی پر عمل پیرا ہیں۔ ہم قرآن کے خلاف کوئی بات نہیں کرتے۔

❁ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت عورتوں کے حقوق قائم ہوئے۔ عورتیں جائیداد سے، ورثہ سے محروم تھیں۔ آپؐ نے اس کو جائیداد، ترکہ کا وارث قرار دیا اور اس کا حق اُسے دلوایا۔ اب کچھ دہائیاں قبل یورپ نے بھی یہ حقوق دیئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو بھی علیحدگی کا حق دیا جبکہ اسلام سے قبل عورت اپنے اس حق سے محروم تھی۔ اب کچھ دہائیاں قبل یورپ نے بھی یہ حقوق قائم کئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حجاب، پردہ عورت کا حق ہے۔ احمدی خواتین جب وہ پردہ کرتی ہیں تو اپنے آپ کو زیادہ محفوظ سمجھتی ہیں اور وہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرتی ہیں۔ پردہ کے ساتھ وہ اپنے تمام امور بجالاتی ہیں۔

پاکستان جو ایک اسلامی ملک ہے اور جہاں پر اسلامی تعلیم پر سختی کرتے ہیں وہاں اسّی فیصد خواتین پردہ نہیں کرتیں۔

ایک برٹش خاتون نے ایک آرٹیکل لکھا کہ حجاب (پردہ) کے مرد حضرات اس لئے مخالف ہیں اور اس کے خلاف اس لئے شور مچاتے ہیں کہ وہ عورت کو غلط نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں۔

یہ پریس کانفرنس 3 بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔

پریس کانفرنس کے بعد ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے تاریخی اور انتہائی اہم خطاب کے لئے کانفرنس ہال میں تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل ہی تمام مہمانان کرام اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

یورپین پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کی نہایت اہم اور تاریخی تقریب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف لائے۔ حضور انور کے دائیں طرف آج کی اس تقریب کے میزبان، یورپین ممبر پارلیمنٹ Dr. Charles Tannock بیٹھے تھے۔

سٹیج پر ایک طرف یورپین پارلیمنٹ کا جھنڈا اور دوسری طرف لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔ آج یورپین پارلیمنٹ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ان کے کانفرنس ہال میں لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ (الحمدللہ)

آنریبل Dr.Charles Tannock کے تعارفی کلمات

آج کے اس پروگرام کے آغاز میں سب سے پہلے پروگرام کے میزبان Hon. Dr. Charles Tannock , MEP نے چند تعارفی کلمات کہے اور اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے بعد اپنے تعارفی کلمات میں بتایا کہ یورپین پارلیمنٹ میں اس جگہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ساتھ یہ دوسرا 'ایونٹ' (event) منعقد کیا جارہا ہے۔ لیکن گزشتہ برس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمارے درمیان موجود نہ تھے اور انہوں نے صرف پیغام بھجوایا تھا لیکن اس مرتبہ انہوں نے خود تشریف لاکر اس تقریب کو شرف بخشا جس سے اس تقریب کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

موصوف نے کہا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی عالمی سطح پر امن کا پیغام پھیلا رہی ہے اور شدت پسندی کے خلاف لڑ رہی ہے۔ یہاں آنے سے قبل ایک کامیاب پریس کانفرنس کا بھی انعقاد کیا گیا تھا۔ وہاں پر جس انداز سے سوال وجواب ہوئے اُس سے میں ذاتی طور پر بہت متاثر ہوا ہوں۔ مسلمانوں کے رہنما سے اس قسم کے پیغام کی دنیا کو ضرورت ہے۔ یہ امن کا پیغام دراصل ہمارے اپنے دلوں کی آواز ہے جن کا تعلق اسلام سے نہیں بلکہ دیگر مذاہب سے بھی ہے۔

انہوں نے کہا کہ کل شام ہم نے یورپین پارلیمنٹ میں فرینڈز آف دی احمدیہ گروپ کا آغاز کیا ہے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی روز بروز ترقی کی منزلیں طے کررہی ہے اور اس وقت قریباً ایک سو بیس ملین کے قریب احمدی پوری دنیا میں موجود ہیں۔ اور ان کی ہر برّاعظم میں شاخیں ہیں۔ مغرب میں احمدیہ کمیونٹی کی تعلیمات کو بہت کم لوگ جانتے ہیں لیکن ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس کمیونٹی کے بنیادی پیغام کو یورپ میں پھیلائیں جو کہ 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' پر مشتمل ہے۔ یہ امن کا پیغام ہے اور یہ امن صرف مسلمانوں کے بیچ نہیں بلکہ دنیا میں موجود تمام مذاہب کے درمیان امن کا پیغام ہے۔

اسٹونیا کے MEP آنریبل Tunne Kelam کا ایڈریس

❁ موصوف کے ان تعارفی کلمات کے بعد اسٹونیا سے تعلق رکھنے والے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Hon. Tunne Kelam نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف فرینڈز آف احمدیہ گروپ کے وائس چیئرمین ہیں۔

انہوں نے کہا کہ حضور انور کو یورپین پارلیمنٹ میں دیکھ کر بہت خوشی محسوس کررہا ہوں۔ ہم سب یہاں پر امن اور آشتی کے پیغام سے مستفید ہونے کیلئے جمع ہوئے ہیں۔ اور اس پیغام کو سننے کے لئے یہ بہترین وقت ہے۔ جیسا کہ حضور انور بہت سے مواقع پر بیان فرما چکے ہیں کہ دنیا میں اختلافات روز بروز پھیلتے جارہے ہیں۔ انصاف کی عدم موجودگی اس کی بنیادی وجوہات میں سے ہے۔ اس کے علاوہ اپنے مخالف فریق کو پوری توجہ کے ساتھ نہ سننا بھی اس کی بڑی وجہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان ایک عقیدہ مشترک ہے جس میں ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔ اور وہ عقیدہ ایک خدا پر ایمان لے کر آنا ہے۔ ہر بڑا مذہب ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ سب سے پہلے خدا کی عزت و تکریم کی جائے اور پھر اپنے پڑوسی کا خیال رکھا جائے۔ اگر کہیں بھی ظلم ہورہا ہے تو یہ تعلیم خدا تعالیٰ کے انبیاء نے نہیں دی ہوگی۔ اور یہ بات میرے خیال میں ہم سب کیلئے مشعل راہ کے طور پر ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کی باتیں سننے اور ایک دوسرے کی پہلے سے بڑھ کر عزت کرنے کی ضرورت ہے۔ اور میرے خیال میں یہ بھی ایک اہم بات ہے کہ آپ کی جماعت شدت پسندی اور ظلم کو یکسر رد کرتی ہے جو کہ آجکل کی دنیا میں دن بدن پھیل رہا ہے۔ مختلف مذاہب اور عقائد کو اکٹھا کرنے کیلئے آپ کا نمونہ نہ صرف نظریاتی اعتبار سے بلکہ عملی طور پر بھی بہت اہم ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج ہمارے پاس اچھا موقع ہے کہ ہم اس پیغام کو پھیلانے پر زور دیں۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ یورپین پارلیمنٹیرینز بھی اس پیغام کا حصہ بن رہے ہیں اور مذہبی اقلیتوں پر ہونے والے مظالم کی طرف توجہ کررہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ پاکستانی وزیر خارجہ نے انہیں بتایا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کے حالات تسلی بخش ہیں اور احمدیہ کمیونٹی پر کوئی پابندیاں نہیں ہیں۔ لیکن درحقیقت اس کمیونٹی پر ظلم ہورہا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ بات ذہن میں رکھیں اور اس کمیونٹی کی سیاسی طور پر اور اخلاقی طور پر دنیا کے ہر حصہ میں جاکر ان کی مدد کریں۔

موصوف نے اپنی تقریر میں کہا کہ میرا تعلق شمال مشرقی یورپ کے ایک چھوٹے سے ملک اسٹونیا سے ہے۔ ہمارا ملک سوویت یونین کے قبضہ سے قریباً 21 برس قبل آزاد ہوا تھا۔ ہم نے ظالمانہ آمریت کا سامنا کیا ہے اور ہمیں مذہب پر دباؤ کا بھی تجربہ ہوا ہے۔ اس لئے ہم شاید بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ اقلیت ہونے کا کیا مطلب ہوتا ہے، بالخصوص ایسی اقلیت جس پر ظلم ڈھائے جارہے

ہوں۔ اس لئے یہ ہمارا فرض ہے کہ آپ لوگوں کی مدد کریں اور اس بات کی یقین دہانی کریں کہ آپ کو آپ کے تمام حقوق مل رہے ہیں۔

برطانیہ سے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Barroness Sarah Ludford کا ایڈریس

❁ موصوف ممبر پارلیمنٹ کے اس ایڈریس کے بعد Barroness Sarah Ludford جو لندن سے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ منتخب ہوئی ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوفہ نے بتایا کہ مجھے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ مجھے اس کانفرنس میں مدعو کیا گیا۔ اور مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ مجھے یورپین پارلیمنٹ کے فرینڈز آف احمدیہ مسلم کمیونٹی گروپ کی وائس چیئرمین منتخب کیا گیا ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ احمدیہ جماعت کے ساتھ میرا پرانا تعلق ہے اور میں اس جماعت کی متعدد تقریبات میں شامل ہو چکی ہوں۔ اور حضور انور سے ملاقات بھی کر چکی ہوں۔

موصوفہ نے بتایا کہ شدت پسندی کا مقابلہ کرنے کیلئے بہترین وقت اور جگہ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ یورپین یونین کا ایک بنیادی ادارہ ہے جس کا کام تمام یورپی اقوام کے اندر اتحاد پیدا کرنا ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ شدت پسندی کے حوالہ سے ہمیں یورپ کی تاریخ کو بھی مدِ نظر رکھنا چاہئے جب بیسویں صدی میں یورپ کے اندر شدت پسندی اور نفرت کے نتیجہ میں بہت خون بہا ہے۔ ہم اسے کبھی بھول نہیں سکتے۔ اور ہم نے یورپین اقوام میں برداشت ، اختلافِ رائے رکھنے والے کی عزت کرنا ، بولنے کی آزادی دینا، مذہب کی آزادی دینا اور انسانی حقوق کا لحاظ رکھنا جیسی اقدار پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور آئندہ بھی ان اقدار کو فروغ دیتے رہیں گے۔

موصوفہ نے کہا کہ اس جماعت کا ماٹو 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' وقت کی ضرورت ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دنیا میں اقلیتی جماعتوں پر ظلم کئے جارہے ہیں۔ لیکن ہم ان مظالم کو نظرانداز نہیں کر سکتے کیونکہ ہم آجکل گلوبل ویلیج میں رہتے ہیں۔ پاکستان اور انڈونیشیا میں جو احمدیوں پر مظالم ہو رہے ہیں اس سے ہم بخوبی واقف ہیں اور یورپین پارلیمنٹ کے نزدیک بھی یہ مسائل قابلِ تشویش ہیں۔

موصوفہ ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ بدقسمتی سے ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ یوکے میں بعض ٹی وی چینلز نفرت پھیلا رہے ہیں۔ ذمہ دار اداروں کی طرف سے اس حوالہ سے ہمیں تسلی بخش جواب نہیں ملا لیکن ہم اپنی کوشش جاری رکھیں گے۔ اور ہم اس بات سے بھی بخوبی واقف ہیں کہ پاکستان میں سینکڑوں احمدیوں کو جان سے مارا جا رہا ہے۔

اپنے ایڈریس کے آخر میں انہوں نے ایک مرتبہ پھر اس کانفرنس میں مدعو کئے جانے پر شکریہ ادا کیا۔

آنریبل Claude Moraes کا ایڈریس

❁ اس کے بعد یورپین ممبر پارلیمنٹ Claude Moraes نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج مجھے اس تقریب میں شامل ہو کر خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ بالعموم یورپین پارلیمنٹ کی ہونے والی میٹنگز میں حاضرین کی اتنی تعداد نہیں ہوتی جتنی آج یہاں پر نظر آرہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی وجہ حضور انور کا خطاب ہے۔

اس تقریب سے قبل بھی آج حضور انور سے ملاقات کا موقع ملا تھا۔ اس وقت میں نے حضور انور سے کہا تھا کہ آجکل دنیا کے حالات اس طرف جا رہے ہیں کہ ہمیں احمدیہ جماعت کے امن و آشتی کے نظریات کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کیلئے برداشت پیدا کرنے اور ایک دوسرے کی عزت کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ ان نظریات کا مجھ سے پہلے مقررین نے بھی اپنی تقریروں میں ذکر کیا ہے۔ یہ نظریات صرف کتابی باتیں نہیں ہیں بلکہ آجکل کے دور میں ان پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔

یورپین پارلیمنٹ میں مختلف ثقافتوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں اور اس لحاظ سے اس پارلیمنٹ کا دنیا میں انفرادی مقام ہے۔ میرا اپنا تعلق انڈیا کے ایک عیسائی گھرانے سے ہے۔ کچھ عرصہ قبل میں نے پاکستان میں عیسائیوں پر ہونے والے مظالم کے حوالہ سے پارلیمنٹ میں سوال اُٹھایا تھا۔ دنیا میں کہیں بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی جا رہی ہو یا پھر کسی اقلیت پر ظلم ہو رہا ہو تو اس صورت میں اس کے خلاف نہ صرف یورپین یونین میں سوال اُٹھانا ضروری ہے بلکہ ساری دنیا میں ان مسائل پر سوال اُٹھنے چاہئیں۔ ہم سب کو اپنے آپ سے بھی پوچھنا چاہئے۔

انہوں نے کہا کہ حضور انور کا یہاں آنا اس بات کی علامت ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے متعلق جاننا چاہتے ہیں۔ میرا خیال ہے احمدیہ جماعت کو مزید سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ان کے امن اور ایک دوسرے کیلئے برداشت کے متعلق نظریات اور پیغام کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ مذہب وملت کی تفریق کے بغیر انسانیت کی خدمت کرنا بھی اس جماعت کا خاصہ ہے۔ ان سب باتوں کو مزید سمجھنے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج صبح جب حضور انور سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ذکر کیا تھا کہ ہمیں بعض کمیونٹیز جو انفرادی طور پر کوششیں کر رہی ہیں اُن کے متعلق جاننا بہت ضروری ہے۔ اور ان کا پیغام ساری دنیا میں پھیلانا ضروری ہے۔ میں نے حضور انور سے کہا تھا کہ اس پیغام کو پھیلانے کیلئے یورپین پارلیمنٹ سے بہتر انتخاب نہیں ہو سکتا تھا۔

اپنے ایڈریس کے آخر میں انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یورپین پارلیمنٹ میں تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا۔

ممبر یورپین پارلیمنٹ Jean Lambert کا ایڈریس

❁ اس کے بعد ممبر یورپین پارلیمنٹ Jean Lambert نے بھی اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ یورپین پارلیمنٹ کے ساؤتھ ایشیا Delegation کی Chair Woman ہیں۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ میں سب سے پہلے حضور انور اور دیگر ساتھیوں کو اس تقریب میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر انسان کو کوئی بھی مذہب وعقیدہ رکھنے یا نہ رکھنے کا پورا اختیار ہے اور یہ بات بنیادی انسانی حقوق میں شامل ہے۔ ساؤتھ ایشیا Delegation کی چیئر ہونے کے ناطہ مجھے جب ان ملکوں میں جانا پڑتا ہے تو میں ان ملکوں کی حکومتوں اور سیاسی پارٹیوں کے ساتھ انسانی حقوق کے حوالہ سے اُٹھنے والے مسائل زیرِ بحث لاتی ہوں۔

انہوں نے کہا کہ اسی سال جولائی میں تین ممبرز پر مشتمل ایک گروپ اسلام آباد (پاکستان) گیا تھا جس میں میں بھی شامل تھی۔ ہمیں سیکیورٹی کے مسائل کے پیشِ نظر اسلام آباد سے باہر جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ بہر حال ہماری اسلام آباد میں پاکستان کے موجودہ وزیرِ اعظم، سیاسی پارٹیوں کے سربراہان، وزیرِ خارجہ اور دیگر سیاسی وغیر سیاسی شخصیات سے ملاقات ہوئی۔ وہاں پر میں نے ان کے سامنے بعض مسائل رکھے جس میں سب سے پہلے عورتوں کے حقوق کا مسئلہ تھا۔ پھر 'سزائے موت' کے حوالہ سے بات کی اور پاکستان میں موجود اقلیتوں کے حقوق کے حوالہ سے بھی بات کی۔ ملاقاتوں میں ووٹنگ کے حقوق کے متعلق بھی بات کی گئی۔ یورپین یونین نے گزشتہ انتخابات میں بھی اپنا ایک کمیشن پاکستان بھجوایا تھا اور اس مرتبہ بھی امید ہے کہ ایک کمیشن بھجوایا جائے گا۔

پارلیمنٹ سے تعلق رکھنے کے حوالہ سے ہمیں یہ اختیار تو نہیں ہے کہ ہم لوگوں سے پوچھیں کہ کس کا کس مذہب اور فرقہ سے تعلق ہے لیکن ہم اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ ہر انسان کو انفرادی طور پر حق حاصل ہے چاہے اس کا کسی بھی مذہب سے تعلق ہے کہ وہ اپنا ووٹ دے سکے۔

گزشتہ انتخابات میں بھی یہ سوال اُٹھایا گیا تھا کہ وہ لوگ جن کا جماعت احمدیہ سے تعلق ہے وہ انتخابات میں کس طرح حصہ لیتے ہیں؟ ہم نے اُس وقت کے الیکشن کمیشن اور حکومتِ پاکستان سے واضح طور پر کہا تھا کہ الیکشن کمیشن اور پاکستان کی پارلیمنٹ کو اس مسئلہ کا حل تلاش کرنا ہوگا۔ کیونکہ یہ قابلِ قبول نہیں ہے کہ ایک گروپ ووٹ دینا چاہتا ہو اور انتخابات میں حصہ لینا چاہتا ہو لیکن انتخابی عمل انہیں اس بات کی اجازت نہ دے اور ایک طرح سے اُن پر ووٹ دینے پر پابندی ہو۔ اس مسئلہ کو ہم نے امسال بھی اپنی رپورٹ میں رکھا ہے اور امسال بھی انتخابات کے حوالہ سے اس مسئلہ کو پاکستان لے کر جائیں گے۔

آنریبل Dr.Charles Tannock کا ایڈریس

❁ اس کے بعد آج کی اس تقریب کے میزبان ممبر یورپین پارلیمنٹ Dr. Charles Tannock نے باقاعدہ اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے بطور ممبر آف یورپین پارلیمنٹ تیرہ برس ہو چکے ہیں اور لوگ اکثر مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم نے اس دوران کیا کیا؟ تو مَیں کہتا ہوں جیسے آج وقت کی ضرورت کے عین مطابق 'امن' کے فروغ کے حوالہ سے تقریب منعقد ہو رہی ہے اور جس طرح ہم سب لوگ یہاں پر اکٹھے ہوئے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہم سب تبدیلی چاہتے ہیں اور اس کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جیسے حضور انور بھی اس سے پہلے بیان فرما چکے ہیں کہ شدت پسندی کے نظریہ کے پیچھے دنیا کے عالمی حالات بھی کارفرما ہیں۔ اگر کوئی ملک انتہاپسندی کو ختم نہیں کرتا تو انتہاپسندی پھیلتی جاتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ آجکل جماعت احمدیہ دنیا کے لئے امن اور برداشت کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ جبکہ دوسری طرف مذہبی انتہاپسندی اور شدت پسندی امن اور انسانی حقوق دونوں کے لئے خطرہ بن چکی ہے اور یہ مذہبی انتہاپسندی پھر عالمی سطح پر ہونے والی دہشتگردی کے ساتھ جڑ جاتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ آجکل کے بعض جہادی گروپ کسی طور پر بھی حقیقی اسلام کو پیش نہیں کرتے۔ جماعت احمدیہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہے کیونکہ اس جماعت نے دنیا کے مختلف ممالک میں، جن میں پاکستان سے انڈونیشیا تک اور نائیجر سے قرغیزستان تک شامل ہیں، مظالم سہے ہیں۔ اور مختلف اوقات میں یورپین پارلیمنٹ اس حوالہ سے قراردادیں بھی پاس کر چکی ہے۔

انہوں نے کہا کہ مذہبی انتہاپسندی کی وجہ سے ہم سب متاثر ہوئے ہیں اور یہ تمام ممالک کی سیکیورٹی کے لئے ایک خطرہ بن چکی ہے۔ اس کے علاوہ اس کی وجہ سے بنیادی انسانی حقوق بھی متاثر ہوئے ہیں۔ گزشتہ دہائی میں یورپین حکومتوں نے بے انتہا کوشش کی ہے کہ وہ انتہاپسندی کا مقابلہ کریں اور جمہوری اقدار کی حفاظت کریں۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان اس وقت اس مذہبی انتہاپسندی کو فروغ دے رہا ہے۔ ملک کی عدالتوں میں کھلے عام مذہب کی بنیاد پر تفریق کی جاتی ہے، پاکستان کے blasphemy laws اور احمدیوں کے خلاف بنائے گئے قوانین اس قسم کی تفریق کا باقاعدہ قانونی جواز مہیا کرتے ہیں۔ اور پھر بسا اوقات یہ قوانین برداشت کو کم کرنے کیلئے بھی معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی ان قوانین میں تبدیلی چاہے جیسا کہ پاکستان کے ایک گورنر سلمان تاثیر نے آواز اُٹھائی تھی تو اسے اپنی جان سے اس کی قیمت چکانا پڑی۔ جماعت احمدیہ اس وقت پاکستان میں مسلسل خطرہ کی حالت میں رہ رہی ہے۔ پاکستان میں شاید ہی کوئی مہینہ گزرتا ہے جس میں کسی احمدی کو جان سے نہ مارا گیا ہو۔ اور شاذ ہی ایسا ہوتا ہے کہ مجرموں کو پکڑا گیا ہو۔ بلکہ حکومت اس طرف بالکل توجہ نہیں کرتی۔

انہوں نے کہا کہ میرا جماعت احمدیہ کے ساتھ کئی سالوں سے تعلق ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہ جماعت پختہ عزم کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔ ان کا نعرہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' ان تمام جہادی شدّت پسند گروہوں کا جواب ہے جو دنیا کا امن خراب کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو خود اس انتہاپسندی کا جواب دینے کی ضرورت ہے جیسا کہ جماعت احمدیہ اس وقت اس انتہاپسندی کا جواب دے رہی ہے۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے کا تعارفی ایڈریس

❁ اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے بھی مختصر تعارفی ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے تمام یورپین پارلیمنٹیر نیز اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ آج کی تقریب اس لحاظ سے بھی انفرادی حیثیت رکھتی ہے کہ اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف فرما ہیں۔

امیر صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف بھی پیش کیا اور کہا کہ ہماری جماعت کے کوئی سیاسی مقاصد نہیں ہیں۔ ہم 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کے ماٹو پر عمل کرتے ہوئے دنیا میں امن کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ پُرامن جماعت ہونے کے باوجود دنیا کے مختلف ممالک میں ہماری جماعت کو نشانہ بنایا جا رہا ہے لیکن یہ ظلم ہمارے ارادوں کو پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط کرتا ہے۔

امیر صاحب نے اپنے ایڈریس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اُن کوششوں کا بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا جو حضور انور نے دنیا میں امن کے قیام کے لئے کی ہیں۔ (باقی آئندہ)

جماعت مسلمہ احمدیہ البانیا کے پانچویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

مختلف علمی وتربیتی موضوعات پر تقاریر۔ قرآنِ کریم کی نمائش کا اہتمام

(رپورٹ مرتبہ: شاہد احمد بٹ، صدر جماعت و مبلّغ سلسلہ البانیہ)

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعت مسلمہ احمدیہ البانیا کو مورخہ 8/اکتوبر 2012ء بروز اتوار جماعتی روایات کے مطابق اپنا پانچواں جلسہ سالانہ دارالحکومت ترانا (Tarana) میں واقع مسجد بیت الاوّل میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی خصوصی طور پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِرشاد کے مطابق قرآنِ کریم کے متعلق ایک نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں قرآنِ کریم کی خوبصورت اور مکمل تعلیم کو ایک صد سے زائد دیدہ زیب پوسٹرز کی صورت میں دیوار پر چسپاں کیا گیا تھا، جو دورانِ جلسہ حاضرین کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ علاوہ ازیں حضرت امام مہدی اور مسیح موعودؑ کی آمد کے متعلق قرآن وحدیث سے ثابت پیشگوئیوں کو بھی دلکش پوسٹرز کی صورت میں پیش کیا گیا۔ نیز البانین زبان میں شائع شدہ جملہ کتب اور جماعت کی طرف سے مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم بھی اِس نمائش میں پیش کیے گئے تھے۔ اِمسال جلسہ سالانہ البانیہ میں کوسووو، مونٹی نیگرو اور جرمنی سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں نے بھی شرکت کی۔

امسال جلسہ کی مجموعی حاضری 205 افراد پر مشتمل تھی جس میں ہمسایہ ملک Kosovo سے 66 افراد نے شرکت کی۔ اِمسال زیرِ تبلیغ افراد کی تعداد 77 تھی جب کہ 74 خواتین نے شرکت کی۔ مہمانوں کی رہائش کا انتظام احمدیہ مشن ہاؤس دارالفلاح اور مسجد بیت الاول وغیرہ میں کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ اور رہائش گاہوں کی تیاری جلسہ سے دو ہفتہ قبل سے ہی وقارِ عمل کے ذریعہ شروع ہوگئی۔ مہمان لجنہ کی رہائش اور تواضع کے سلسلہ میں مقامی لجنہ کو نمایاں خدمات سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔ مورخہ 7/اکتوبر کو رات تقریباً 8 بجے کوسووا سے تشریف لا رہے مہمانوں پر مشتمل بس مشن ہاؤس کے احاطہ میں داخل ہوئی۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے بنفسِ نفیس مہمانوں کا استقبال کیا۔

اِمسال یہ جلسہ اِس لحاظ سے بھی منفرد حیثیت رکھتا ہے کہ پہلی مرتبہ جلسہ میں تشریف لانے والے مہمانان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضیافت کے لیے لنگر خانہ کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ Kosovo سے تشریف لائی ایک ٹیم نے مقامی خدام کے ساتھ مل کر جلسہ کے روز اور اُس سے ایک قبل کھانا تیار کیا۔ الحمدللہ یہ تجربہ نہایت ہی کامیاب رہا اور سب نے ہی اِسے سراہا۔ فجزاھم اللہ خیراً

جلسہ کا آغاز صبح نمازِ فجر سے ہوا۔ جس کے بعد محترم عبداللہ واگز ہاؤزر صاحب امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے حاضرین کو زرّیں نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں تقریباً پونے دس بجے پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ تقریباً دس بجے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز محترم امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی زیرِ صدارت ہوا۔

تلاوت ونظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر محترم صمد احمد صاحب غوری مبلّغ سلسلہ کوسووو نے ’’ہستی باری تعالیٰ قبولیت دعا کے آئینہ میں‘‘ کے عنوان پر کی۔ موصوف نے قرآنِ کریم کی روشنی میں قبولیت دعا کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ تمام انبیاء کی زندگی کے واقعات، جن سے ہمیں ان کی دعاؤں کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید ونصرت کا علم ہوتا ہے، دراصل خدا تعالیٰ کی ہستی کے زبردست دلائل ہیں۔ موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت مبارکہ سے قبولیتِ دُعا کے مختلف واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے تب تک زندہ تعلق قائم نہیں ہوسکتا جب تک مومن دعاؤں کی قبولیت کے ذریعہ اس کو اپنی ذات میں محسوس نہیں کرتا۔ بعد ازاں موصوف نے قبولیت دُعا کی شرائط بھی بیان کیں۔

دوسری تقریر محترم جاوید اقبال صاحب ناصر مبلّغ سلسلہ البانیہ نے ’’سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عفو اور درگزر کے آئینہ میں‘‘ کے موضوع پر کی۔ موصوف نے اِسلام اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بابرکت ذات پر کیے جانے والے متعدد اعتراضات کے مدلل و مسکت جوابات پیش کیے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات کے ذریعہ آپ کے عفو و درگزر، عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کے حقوق کے قیام وغیرہ پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ علاوہ ازیں موصوف نے ان احادیث کو بھی پیش کیا جن میں آنحضورؐ نے اُمّت کو اِن پاکیزہ اوصاف کو اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

بعد ازاں خاکسار نے ’’خلافت احمدیہ‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔ اِس تقریر میں قرآن، حدیث اور ائمہ سلف کی تحریرات کی روشنی میں خلافت کی اہمیت و برکات، خلافت راشدہ کے قیام اور اِسلام کی نشاۃِ ثانیہ میں خلافت علےٰ منہاجِ نبوت کے قیام کی تفصیلات بیان کی گئیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں منصبِ خلافت کی اہمیت وافادیت بیان کرنے کے بعد جہاں خلفاءِ احمدیت کی بابرکت اور تائیدات الٰہیہ سے مشرف روحانی قیادت کے سو سالہ دَور میں جماعت احمدیہ پر ہونے والی عظیم الشان برکات کا ذکر کیا گیا۔ وہیں دورِ حاضر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس کے اولوالعزم دورِ خلافت میں اسلام احمدیت کے عالمگیر غلبہ اور دُنیا میں قیامِ امن کیلئے کی جارہی غیر معمولی کوششوں کا بھی تذکرہ ہوا۔

بعد ازاں مکرم بیار رامائے Buyar Ramay صاحب نے ’’حب الوطنی‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔

بعد ازاں نمازِ ظہر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے لیے وقفہ ہوا۔ وقفہ کے بعد مکرم البان زچیرائے Mr. Alban Zechiray. صاحب معلم سلسلہ کوسووو نے ’’سیرت سیدنا حضرت عمر فاروقؓ‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم اڑتان شلاکو Artan Shllaku صاحب نے تقریر کی۔ موصوف نے ’رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق‘ کے عنوان پر تقریر کی جس میں سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخی خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ستمبر 2012ء کے نکات خلاصۃً پیش کیے۔

بعد ازاں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے اختتامی تقریر کی۔ آپ نے مغربی ممالک کی مادّی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اِس ترقی کے بالمقابل خاندانی نظام بہت بُری طرح سے متاثر ہوا ہے۔ یورپ میں نصف سے زائد شادیوں کا انجام علیحدگی ہوتا ہے۔ اگر مسلمان بھی مکمل طور پر اسلامی تعلیمات اور سنت نبویؐ پر کاربند نہیں ہوں گے تو اِس مادی ترقی کے منفی نقصانات سے وہ بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ آپ نے حاضرین جلسہ کو قرآنِ کریم کے مطالعہ کی تلقین کی اور دعا کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ جب تک انسان اپنے خالق کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم نہیں کرتا تب تک وہ ایمان کی حلاوت کو محسوس نہیں کرسکتا۔ آپ نے کہا کہ دنیا کے تمام مسائل واختلافات کا حل اُسی صورت میں ممکن ہے جب تمام لوگ اپنے اپنے مذہب کی مذہبی اور اخلاقی تعلیمات پر عمل کریں۔ دنیا میں حقیقی امن صرف اور صرف انبیاء کے طریق کی پیروی کرکے ہی حاصل ہوسکتا ہے، جن میں سب سے اعلیٰ ہمارے پیارے آقا حضرت خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمام دُنیا کیلئے کامل وابدی تعلیمات لے کر آئے، لیکن آپؐ نے بھی یہی اعلان فرمایا کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (بقرہ:257) کہ دینی معاملات میں کوئی جبر نہیں۔ آج وہ واحد جماعت جو اِس تعلیم پر فی الحقیقت عمل پیرا ہے وہ صرف جماعت مسلمہ احمدیہ ہے جو اپنے پیارے امام خلیفۃ المسلمین کی قیادت میں باہم متحد ہوکر اُس جہادِ اکبر میں مشغول ہے جس کا مقصد اپنی ذاتی کمزوریوں کو دُور کرنا ہے۔ آپ نے کہا کہ آپ نسلاً بعد نسلٍ یوروپین مسلمان ہیں اِس لیے آپ کا فرض بنتا ہے کہ اپنے عملی نمونہ اور دعاؤں کے ذریعہ اسلام کی حقیقی روشنی کو یورپ تک پہنچائیں۔ اسلام روحانیت اور دعا کا ہی مذہب نہیں، بلکہ وہ معقولیت اور سائنس کا بھی علمبردار ہے جس کا ثبوت اسلام کے ابتدائی دَور میں مسلمانوں کی علمی وسائنسی ترقیات ہیں۔ بعد ازاں امیر صاحب نے تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور پُرسوز دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ تمام شاملین جلسہ کو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور اس کے جملہ فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کا حقیقی پیغام زیادہ سے زیادہ سعید روحوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کونگو کنشاسا میں قرآن کریم وکتب حضرت مسیح موعودؑ کی نمائش

(رپورٹ فرید احمد بھٹی)

جماعت احمدیہ کنشاسا، کونگو کنشاسا کو اپنے محبوب امام کی مبارک تحریک پر لبیک کہتے ہوئے دارالحکومت کنشاسا میں قرآن کریم اور دیگر جماعتی کتب کی نمائش کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی۔ اس نمائش کا افتتاح 3 ستمبر 2012ء بروز سوموار مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر ومبلغ انچارج کونگو نے دعا سے کروایا۔ اس نمائش میں قرآن کریم کے مختلف جماعتی تراجم اور کتب تفاسیر کے علاوہ تقریباً چارسو دیگر جماعتی کتب بزبان فرنچ، لنگالا، چلوبہ، سواحیلی، کیکونگو، (مقامی زبانیں) کے علاوہ عربی، انگلش، اُردو میں نمائش کے لئے رکھی گئی تھیں۔

اس نمائش کے زائرین میں مفت تقسیم کی غرض سے فرنچ زبان میں شائع شدہ پمفلٹ، Messie est arrive یعنی ’’مسیح آچکا ہے‘‘، نیز ’’جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف‘‘، ’’دس شرائط بیعت‘‘ وغیرہ بھی رکھے گئے تھے۔ علاوہ ازیں قرآنی آیات مع فرانسیسی ترجمہ، احادیث مبارکہ بابت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بابت قرآن اور قرآنی تعلیمات کے تیارشدہ خوبصورت اور دیدہ زیب فلیکسز بھی خاص توجہ کا مرکز رہے۔

خلفائے احمدیہ کی تصاویر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بڑی تصویر جس کے نیچے تحریر تھا کہ ’’مسیح آچکا ہے‘‘ بھی نمائش میں رکھی گئی تھیں۔ نمائش کے مرکزی دروازہ پر بڑے بینرز آویزاں کیے گئے تھے جن پر کلمہ طیبہ، محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور خوش آمدید تحریر تھا، جو چند لمحوں کے لیے ہر راہگیر کے قدم کچھ دیر کے لیے روک لیتے تھے۔

یہ نمائش 19 دن جاری رہی جس میں زائرین نے قرآن کریم کی خوبصورت تعلیمات اور ہماری اس حقیر کاوش کو خوب سراہا اور برملا کہا کہ جماعت احمدیہ جس طرح اسلام اور قرآنی تعلیمات کا پرچار کررہی ہے اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ زائرین ہر روز صبح سے شام تک اس نمائش کو دیکھنے کے لئے آتے رہے اور قرآنی تعلیمات اور جماعت سے آگاہی حاصل کرتے رہے، اس نمائش کو مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے 1600 افراد نے مشاہدہ کیا۔ اس نمائش کے ذریعہ مختلف عناوین کے تحت شائع شدہ جماعتی پمفلٹ تقسیم کیے گئے جن کی تعداد 7500 تھی۔ اس کے علاوہ 55000 فرانک کی جماعتی کتب بھی فروخت کی گئیں۔

نمائش میں رجسٹر آراء اور تأثرات بھی رکھا گیا تھا۔ ایک صاحب نے لکھا: ’’نمائش بہت عمدہ ہے یہ بہترین طریقہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم دوسروں تک پہنچانے کا۔ جماعت احمدیہ کو اس کے انعقاد پر بہت بہت مبارکباد ہو‘‘۔ ایک اور صاحب نے لکھا: ’’ہم بہت خوش ہیں جس طریق پر آپ نے قرآن کی نمائش منعقد کی‘‘۔

اس نمائش کو دیکھ کر جن احباب کو جماعت کے عقائد جانچنے کا موقع ملا ان میں سے پانچ سعید روحیں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ الحمدللہ۔

مورخہ 20 ستمبر کو مکرم عمر ابدان صاحب نائب امیر اوّل کونگو کنشاسا نے نمائش کے منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ اس طرح یہ نمائش اختتام کو پہنچی۔ اس موقع پر مقامی tv چینل Horizon 33 کے صحافی بھی موجود تھے جنہوں نے اس نمائش کو خبرنامہ میں نمایاں کوریج دی اور اس کے انعقاد کو سراہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس نمائش کے بہترین، شیریں اور مبارک ثمرات عطا فرمائے۔ اور جماعت کونگو کو اسلام کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے بہترین مقبول خدمات کی توفیق دے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

(دوسری اور آخری قسط)

اُمّ المؤمنین حضرت سودہؓ نہایت سادہ اور نیک مزاج تھیں، ایک رات انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز تہجد ادا کرنے کا ارادہ کیا اور آپؐ کے ساتھ جاکر نماز میں شامل ہوگئیں، نامعلوم کتنی نماز ساتھ ادا کر پائیں مگر اپنی سادگی میں دن کو رسول کریمؐ کے سامنے اس لمبی نماز پر جو تبصرہ کیا اس سے رسولؐ اللہ بہت محظوظ ہوئے۔ کہا: ''یارسول اللہ! رات آپؐ نے اتنا لمبا رکوع کروایا کہ مجھے تو لگتا تھا جھکے جھکے کہیں مجھے نکسیر ہی نہ پھوٹ پڑے''۔ رسولؐ اللہ (جن کی ہر رات کی نماز ہی ایسی لمبی ہوتی تھی) یہ سن کر خوب مسکرائے۔

یہ نمازیں بھی یادالٰہی اور اللہ کی حمد سے خوب لبریز ہوتی تھیں اور جیسا کہ آپکا نام ''احمد'' بھی تھا واقعی آپ اسم بامسمّٰی تھے۔ اللہ کی حمد و ستائش روئے زمین پر اس شان سے کب ہوئی ہوگی جو آپؐ نے کردکھائی۔

آپؐ اپنی نفل نماز کا آغاز تسبیح و تحمید سے کرتے اور اس کے لئے ایسے الفاظ کا انتخاب فرماتے کہ جن کو سوچ کر بھی روح وجد میں آجاتی ہے۔ تسبیح و تحمید کے یہ نغمے اور ترانے جو کبھی حرا کی تنہائیوں میں الاپے اور کبھی مکہ اور مدینہ کی خلوتوں میں۔ آپؐ نے اپنے محبوب حقیقی سے سوز و گداز میں ڈوبی کیا کیا سرگوشیاں کیں، یہ تو احادیث کا ایک طویل باب ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔ آپؐ اتنی دیر (نماز میں) کھڑے رہے کہ مَیں نے ایک بُری بات کا ارادہ کرلیا۔ پوچھا گیا کہ کیا ارادہ تھا؟ فرمایا: 'میں نے سوچا کہ رسول اللہ کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں'۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ آپؐ قرآن کی ایک آیت ساری رات نماز میں پڑھتے رہے۔

حضرت ابوذرؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ایک رات نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور ساری رات ایک ہی آیت قیام، رکوع اور سجود میں پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ پوچھنے پر بتایا کہ وہ المائدہ:199 تھی۔ یعنی خدایا! اگر تُو انہیں عذاب دینا چاہے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تُو انہیں بخشنا چاہے تو تُو بہت غالب اور بڑی حکمتوں والا خدا ہے۔

سبحان اللہ! خدا اور اس کے رسولؐ کے دشمن آرام کی نیند سو رہے ہیں اور خدا کا پیارا رسولؐ بے قرار ہوکر گڑگڑا کر بارگاہ ایزدی میں ان کی مغفرت کا ملتجی ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آخری عمر میں جب رسولؐ اللہ کے بدن میں کچھ موٹاپے کے آثار ظاہر ہوئے تو بیٹھ کر تہجد ادا کرتے اور اس میں لمبی تلاوت فرماتے۔ جب سورت کی آخری 30 یا 40 آیات رہ جاتیں تو کھڑے ہوکر تلاوت کرتے پھر سجدہ میں جاتے۔

حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ کچھ دیر سوتے پھر کچھ دیر اٹھ کر نماز میں مصروف ہوتے۔ پھر سو جاتے پھر اُٹھ بیٹھتے اور نماز ادا کرتے۔ غرض صبح تک یہی حالت جاری رہتی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات میری آنکھ کھلی تو آپ کو بستر پر نہ پایا۔ سمجھی کہ آپ کسی اور بیوی کے حجرہ میں تشریف لے گئے ہیں۔ اندھیرے میں اِدھر اُدھر ٹٹولا تو دیکھا کہ پیشانی مبارک خاک پر ہے اور آپ سربسجود مصروفِ دعا ہیں۔ یہ دیکھ کر مجھے اپنے شبہ پر ندامت ہوئی اور دل میں کہا۔ سبحان اللہ! میں کس خیال میں ہوں اور خدا کا رسولؐ کس عالم میں ہے۔

رات کے وقت آپؐ بعض دفعہ سنسان قبرستان میں چلے جاتے اور دعا میں مصروف ہوجاتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ تجسّس کے لئے پیچھے گئیں تو آپؐ جنت البقیع میں کھڑے دعا مانگ رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں سوچا کہ خدا کا رسول تم پر ظلم کرے گا۔ (یعنی میں آپ کی باری میں کہیں اور کیسے جاسکتا تھا) پھر فرمایا: مجھے جبریلؑ نے آکر تحریک کی کہ اہل بقیع کی بخشش کی دعا کروں اور میں نے خیال کیا تم سوگئی ہو اس لئے جگانا مناسب نہ سمجھا۔

حضرت عائشہؓ کی ایک اور روایت ہے کہ ایک رات میری باری میں باہر تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک کپڑے کی طرح زمین پر پڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں: ''(اے اللہ) تیرے لئے میرے جسم و جاں سجدے میں ہیں۔ میرا دل تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ اے میرے ربّ! یہ میرے دونوں ہاتھ تیرے سامنے پھیلے ہیں اور جو کچھ میں نے ان کے ساتھ اپنی جان پر ظلم کیا وہ بھی تیرے سامنے ہے۔ اے عظیم! جس سے ہر عظیم بات کی اُمید کی جاتی ہے عظیم گناہوں کو تُو بخش دے''۔ پھر فرمایا: ''اے عائشہ! جبریل نے مجھے یہ الفاظ پڑھنے کے لئے کہا ہے تم بھی اپنے سجدوں میں یہ پڑھا کرو۔ جو شخص یہ کلمات پڑھے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے بخشا جاتا ہے''۔

رسول کریمؐ کو اپنے ربّ کی عبادت ہر دوسری چیز سے زیادہ عزیز تھی۔ اپنی عزیز ترین بیوی حضرت عائشہؓ کے ہاں نویں دن باری آتی تھی۔ ایک دفعہ موسم سرما کی رات اُن کے لحاف میں داخل ہوجانے کے بعد فرمایا: عائشہ! اگر اجازت دو تو آج رات میں اپنے ربّ کی عبادت میں گزار دوں؟ وہ بخوشی اجازت دیتی ہیں اور آپ ساری رات عبادت میں گزار دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے بجا طور پر آپؐ کی یہ تعریف کی کہ آپ اس وقت بستر سے الگ ہوکر رات گزار دیتے ہیں جب مشرکوں پر بستر کو چھوڑنا نیند کی وجہ سے بہت بوجھل ہوتا ہے۔

ماہ رمضان میں اور خصوصاً آخری عشرہ میں آپؐ کی عبادات میں بہت اضافہ ہوجاتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ کمرِ ہمت کس لیتے، بیدار رہ کر راتوں کو زندہ کرتے، خود بھی عبادت کرتے، اہل بیت کو بھی جگاتے۔ اس عشرہ میں آپؐ اعتکاف بھی فرماتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سارا وقت خدا کے گھر میں بیٹھ کر یاد الٰہی اور عبادت میں مصروف رہتے۔

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رسول کریمؐ کچھ بیمار تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! آج کچھ بیماری کا اثر آپؐ پر نمایاں ہے۔ فرمانے لگے: ''اس کمزوری'' کے باوجود آج رات میں نے طویل سورتیں نماز تہجد میں پڑھی ہیں۔

آپؐ اس قدر لمبی نمازیں پڑھتے اور اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپؐ کے پاؤں سوج جاتے۔ حضرت عائشہؓ نے ایک بار آپؐ سے عرض کی کہ آپ اس قدر مشقت کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی بخشش کا اعلان فرماکر آپ کو معصوم و بے گناہ قرار دے چکا ہے تو آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ! کیا میں (اس نعمت پر) عبادت گزار اور شکرگزار انسان نہ بنوں؟

ایک رات حضرت حفصہؓ نے آپؐ کے بستر کی چار تہیں کردیں تو صبح آپؐ نے فرمایا: رات تم نے کیا بچھایا تھا، اسے اکہرا کردو، اس نے مجھے نماز سے روک دیا ہے۔

آپؐ کی نماز میں خشوع و خضوع کا یہ عالم ہوتا تھا کہ روتے ہوئے سینے سے ہنڈیا اُبلنے کی طرح آواز آتی تھی۔

قرآن کی تلاوت بھی ایک عبادت ہے۔ نبی کریمؐ کو تلاوت کلام پاک سے بھی خاص شغف تھا۔ روزانہ سورتوں کی مقررہ تعداد عشاء کے وقت تلاوت فرماتے، پچھلی رات بیدار ہوتے تو کلام الٰہی زبان پر جاری ہوتا۔ (عموماً آل عمران کا آخری رکوع تلاوت فرمایا کرتے)۔ رات کے وقت نماز میں نہایت وجد اور ذوق و شوق سے ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: کبھی پوری رات آپ قیام فرماتے۔ سورہ بقرہ، آل عمران اور سورہ نساء تلاوت کرتے۔ جب کوئی عذاب کی آیت آتی تو خدا سے پناہ طلب کرتے اور جب کوئی رحمت کی آیت آتی تو اس کے لئے دعا کرتے۔

انڈیکس ''الفضل ڈائجسٹ'' 2012ء

2012ء میں ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بننے والے مضامین کی مکمل فہرست ہدیۂ قارئین ہے:

6/جنوری 2012ء - شمارہ 1

☆ حضرت سیدہ بیگم صاحبہؓ زوجہ حضرت میر ناصر نواب صاحب دہلویؓ ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ محترم ملک رفیق احمد سعید صاحب ازمکرم مظفر درانی صاحب
☆ مکرم ڈاکٹر حمیداللہ صاحب شہید ازمکرمہ ن حمید صاحبہ
☆ محترم مظفر احمد منصور صاحب مربی سلسلہ
☆ مکرم سجاد احمد صاحب مربی سلسلہ
☆ محترم ذوالفقار منصور صاحب آف کوئٹہ کی شہادت
☆ محترم چودھری محمد علی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
''کیوں اشک آنکھ سے باہر نکل کے دیکھتے ہیں''
☆ مکرم چوہدری محمد علی مضطر صاحب کی نعت سے انتخاب:
''کیا کیا نہ توؐ نے ہم پر احسان کردیا ہے''
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کا کلام:
''اسی میں ہے سارے دکھوں سے نجات''

13/جنوری 2012ء - شمارہ 2

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ازمحترم چودھری حمیداللہ صاحب
☆ انسانی جان کی حرمت ازمکرم ایچ۔ ایم طارق صاحب

20/جنوری 2012ء - شمارہ 3

☆ حضرت مرزا محمد اشرف صاحب بلانویؓ
☆ مکرم محمد شفیع سلیم پوری صاحب کا خاندانی تعارف
☆ علامہ ابن خلدون ازمکرم طارق احمد بٹ صاحب

27/جنوری 2012ء - شمارہ 4

☆ حضرت شیخ مسیح اللہ صاحبؓ شاہجہانپوری ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ رؤیا کی بنا پر قبول اسلام
☆ محترم غلام مصطفیٰ پڑھیار صاحب ازمکرم گلریز مصطفیٰ صاحب
☆ وائٹ ہاؤس ازمکرم راشد احمد بلوچ صاحب
☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کے کلام سے انتخاب:
''تھا سلیم خوش مقال و نیک دل شیریں زباں''
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کے کلام سے انتخاب:
''ایسے میں سوچتا ہوں اسے ہر خیال میں''

3/فروری 2012ء - شمارہ 5

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی غانا کے حوالہ سے چند یادیں ازمکرم مولانا عبدالوہاب صاحب
☆ احمدی خواتین کا تعلق باللہ اور عشق رسولؐ ازمکرمہ ب بشیر صاحبہ

10/فروری 2012ء - شمارہ 6

☆ بعض عبادالرحمٰن کا بیان ازمکرم نذیر احمد سانول صاحب
☆ اڈولف ہٹلر ازمکرم راجہ اطہر قدوس صاحب
☆ ہینڈ بال
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی غزل سے انتخاب:
''دُنیا کے کاروبار کی فرصت نہ ہوسکی''
☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کی غزل سے انتخاب:
''ہر خزاں دیدہ کو گلزار کیا ہے میں نے''

17/فروری 2012ء - شمارہ 7

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر صغیر ازمکرم نصیر احمد قمر صاحب

24/فروری 2012ء - شمارہ 8

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایات ازمحترم عبدالرحمٰن انور صاحب
☆ مکرم محمود الحسن صاحب ایمن آبادی کی نظم سے انتخاب:
''ذات گو ہوگئی نہاں اُس کی''

2/مارچ 2012ء - شمارہ 9

☆ حضرت شماس بن عثمان قریشیؓ ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب
☆ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ ازمکرم نذیر احمد سانول صاحب
☆ محترم ڈاکٹر نثار احمد صاحب مورانی ازمکرم وقار احمد طاہر مورانی صاحب
☆ مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب کی غزل:
''کچھ غم نہیں گر لائقِ تعزیر ہوا ہے''
☆ مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی نظم:
''مری جاں آزمانا گو تمہیں کیا کیا نہ آتا ہے''

9/مارچ 2012ء - شمارہ 10

☆ امریکہ میں احمدیت کی تاریخ کا ایک ورق: محترم شیخ الیگزینڈر رویب صاحب ازحضرت حسن علی صاحب
☆ مکرم عبدالسلام صاحب کی نظم ''خلافتِ محمودؓ'':
''فتح و ظفر کا سہرا سدا اس کے سر رہا''

16/مارچ 2012ء - شمارہ 11

☆ محترم میجر ڈاکٹر محمود احمد صاحب شہید ازاہلیہ محترمہ

23/مارچ 2012ء - شمارہ 12

☆ حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق ازحضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ
☆ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحبؓ (یکے از 313)
☆ مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کوٹلی ازمکرم فضل احمد شاہد صاحب
☆ مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب کی نظم سے انتخاب:
''تاریخ کے اوراق میں ہے روشنی کا باب بھی''

30/مارچ 2012ء - شمارہ 13

☆ محترم رانا محمد خانصاحب سابق امیر ضلع بہاولنگر ازمکرم رشید احمد طیب صاحب اور مکرم نذیر احمد سانول صاحب
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
''قبائے جسم و جاں بخشی ہوئی ہے''

6/اپریل 2012ء - شمارہ 14

☆ حضرت زبیرؓ بن العوام ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ (ازمکرم سعید احمد سعید صاحب + مکرم مولوی سید علی اکبر صاحب + مکرم نذیر احمد صاحب خادم + محترمہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ + محترم محبوب عالم خالد صاحب + مکرم بشیر احمد رفیق خانصاحب + صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ)
☆ مکرم فاروق محمود صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
''ہے مداوا اس جہاں میں ہر کسی آزار کا''

13/اپریل 2012ء - شمارہ 15

☆ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ ازمکرم نذیر سانول صاحب
☆ محترم محمد جہانگیر جوئیہ صاحب (امیر خوشاب) ازمکرم امان اللہ جوئیہ صاحب + مکرم رانا عبدالرزاق خانصاحب
☆ مکرم شیخ کریم بخش صاحب کو محترمہ فاطمہ جناح کی اہم نصیحت ازگروپ کیپٹن (ر) محمد لطیف صاحب
☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
''سامنے سورج کے کوئی دیپ تو جلتا نہیں''

☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
''دل کی راحت کا یہ سامان رہے صدیوں تک''

20/اپریل 2012ء- شمارہ 16

☆ حضرت سید امیر صاحب المعروف حضرت جی صاحب کوٹھ شریف از مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ میجر منظور احمد صاحب کی دعا از شاہد منظور طارق صاحب
☆ مکرم عبدالحلیم قریشی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
''نہ کوئی خوف نہ اندیشہ جاں رکھتے ہیں''
☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی نعت سے انتخاب:
''زندگی کی کہانی چلی آپؐ سے''

27/اپریل 2012ء- شمارہ 17

☆ حضرت مولوی حکیم نور محمد صاحبؓ موکل (یکے از 313)
☆ حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ پہلی خاتون امریکی وزیر کی نظر میں از مکرم محمد ادریس صاحب
☆ محترم مرزا غلام قادر شہید از مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نظم میں سے انتخاب:
''سوچتے اے کاش ہم قرآن کا کیا ہے مقام''

4/مئی 2012ء- شمارہ 18

☆ حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی اور سرسید احمد خان کے باہمی روابط کا تجزیہ از مکرم احمد طاہر مرزا صاحب
☆ مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب کے کلام سے انتخاب:
''دن مسافت ہے شب مسافت ہے''
☆ مکرم عبدالحمید خلیق صاحب کے کلام سے انتخاب:
''خدا پھر مہرباں ہونے لگا ہے''
☆ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کی نظم سے انتخاب:
''کیوں سر بگریباں ہو یارو کیا حال بنائے بیٹھے ہو''

11/مئی 2012ء- شمارہ 19

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی پاکیزہ سیرت (از محترمہ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ + مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب+محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب)
☆ مکرم ثاقب زیروی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''قلبِ گداز و ذہنِ رسا تیرے ساتھ ہے''

18/مئی 2012ء- شمارہ 20

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ (از محترم محمد شبیر صاحب زیروی +مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد+مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی + مکرم سلطان محمود صاحب انور+محترم کرنل داؤد احمد صاحب + مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل+محترم محبوب عالم خالد صاحب)
☆ مکرم سید مبارک علی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''وہ شخص محبت کا وہ یار طریقت کا''

25/مئی 2012ء- شمارہ 21

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ از محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ از مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب
☆ مکرم عبدالحمید خان شوق صاحب کا منظوم کلام:
''خلافت باعث صد جلوہ ہائے نور یزدانی''
☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے کلام سے انتخاب:
''نورِ ایمان سے دنیا میں سویرا کر دے''

یکم جون 2012ء- شمارہ 22

☆ محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب از مکرم ندیم الرحمٰن صاحب
☆ مکرم محمد طارق اسلام صاحب از مکرم مجید سیالکوٹی صاحب
☆ بیت المقدس از مکرم لقمان احمد صاحب
☆ گینز ورلڈ ریکارڈز از مکرم محسن بن سہیل
☆ اعزاز (مکرم صابر ظفر صاحب) تمغہ امتیاز
☆ مکرم ڈاکٹر محمد عامر خانصاحب کی نظم سے انتخاب:
''لوگو! اگر ہو اُلفتِ پُرنور دیکھنا''
☆ مکرم نجیب احمد فہیم صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''مرے مغنی سناؤ نغمہ، بہار دہلیز پر کھڑی ہے''
☆ مکرم ناصر سید صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''حسین دَور ہے یہ دَور ہے خلافت کا''

8/جون 2012ء- شمارہ 23

☆ جب مجھے دوبارہ زندگی ملی از مکرم عبدالمنان ناہید صاحب
☆ محترم چودھری محمود احمد چیمہ صاحب مبلغ سلسلہ از مکرم محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری

15/جون 2012ء- شمارہ 24

☆ مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب کی خودنوشت داستان حیات
☆ محترم سیٹھ عبدالکریم صاحب از مکرمہ ص۔حمید صاحبہ
☆ مکرم قریشی محمد اعظم طاہر صاحب آف اوچ شریف
☆ محترم چودھری انور احمد کاہلوں صاحب کی وفات
☆ محترمہ رسول بیگم صاحبہ اہلیہ محترم عطاء اللہ صاحب درویش
☆ مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب کی غزل سے انتخاب:
''یہ ہم سے ہو نہ سکا مصلحت نباہ رکھنا''

22/جون 2012ء- شمارہ 25

☆ متّقیانہ افعال کے نمونے از حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ
☆ محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب از مکرم شریف احمد صاحب
☆ محترم چودھری عبداللہ خان صاحب کاٹھگڑھی از مکرم رانا منیب احمد خان صاحب
☆ مکرم محمود احمد بھٹی صاحب از مکرم نذیر احمد سانول صاحب
☆ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب کے کلام سے انتخاب:
''اس یار باوفا سے کیوں دامن بچاتے ہو''

29/جون 2012ء- شمارہ 26

☆ محترم عبدالرحمٰن صاحب دہلوی از مکرم زکریا ورک صاحب
☆ محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ از مکرم اللہ بخش صاحب
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب:
''خدا کے پیاروں کے لیل و نہار کا مظہر''
☆ مکرم حمید المحامد حامد صاحب کے کلام سے انتخاب:
''حضور آپ کا دیدار عام کرنے کو''

6/جولائی 2012ء- شمارہ 27

☆ کتاب Women Embracing Islam کی تلخیص از مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
☆ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ از مکرمہ ف۔نصیر صاحبہ
☆ محترم شیخ حمید احمد صاحب از مکرم داؤد احمد عابد صاحب
☆ مکرم فاروق محمود صاحب کے نعتیہ کلام سے انتخاب:
''توفیق دے خدا مجھے لکھوں مَیں اُس کی نعت''
☆ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کا کلام:
''کوئی عاشق ہے کسی کی خوبی گفتار کا''
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی غزل سے انتخاب:
''ہم شہر ان کے پیار کا دل میں بسائیں گے''

13/جولائی 2012ء- شمارہ 28

☆ محترم چودھری محمد صادق صاحب کی وفات
☆ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ از مکرم محمد شفیع خانصاحب
☆ محترمہ طاہرہ ناصر شاہ صاحبہ از مکرمہ امۃ الباری صاحبہ
☆ مکرم ابنِ کریم صاحب کے کلام سے انتخاب:
''کتنے ہی برسوں سے ہم مہجور ہیں''
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب:
''جو رنگ و نور سے معمور ہوگی''

20/جولائی 2012ء- شمارہ 29

☆ حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ از مکرم رانا حماد جاوید صاحب
☆ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب از مکرم ناصر خالد صاحب
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کے کلام سے انتخاب:
''کام کیا کیا نہ محبت کا نشہ کرتا ہے''

27/جولائی 2012ء- شمارہ 30

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ از پروفیسر راجا نصر اللہ خانصاحب
☆ عزیزم فواد احمد چودھری از مکرمہ ثمینہ آرائیں ملک صاحبہ
☆ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کے کلام سے انتخاب:
''جھولی میں لے کے برکتیں رمضان آ گیا''

3/اگست 2012ء- شمارہ 31

☆ تمباکونوشی ترک کرنے کی مثالیں از مکرم عبدالسمیع خانصاحب
☆ مکرم فاروق محمود صاحب کے نعتیہ کلام سے انتخاب:
''کیسے لکھوں میں یار کی مدح میں کیا لکھوں''
☆ مکرم عبدالسلام اختر صاحب کے کلام سے انتخاب:
''دیارِ رحمت میں رہنے والو یہ دن ہیں فیضان ایزدی کے''

10/اگست 2012ء- شمارہ 32

☆ آنحضرتؐ کی شکر گزاری از مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد
☆ مکرم الیاس ناصر دہلوی صاحب کے نعتیہ کلام سے انتخاب:
''محمدؐ اور احمدؐ ہیں آقا کے نام''
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کے کلام سے انتخاب:
''خوب راز و نیاز کی راتیں، خوب سوز و گداز کے دن ہیں''

17/اگست 2012ء- شمارہ 33

☆ محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب کی خودنوشت سوانح عمری
☆ جزیرہ ماریشس پر مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کا کلام:
''یہ جزیرہ ہے بسیرا مہدی کے انصار کا''

24/اگست 2012ء- شمارہ 34

☆ جامعہ احمدیہ سری لنکا کا تعارف از مکرم مشتاق احمد صاحب
☆ مکرم اللہ دتہ مبشر صاحب از مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ بھڑ کی ساخت از مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب
☆ جناب ہری چند اختر صاحب کے کلام سے انتخاب:
''کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا''

31/اگست 2012ء- شمارہ 35

☆ حضرت عبدالسلام خانصاحبؓ از مکرمہ ف جہاں صاحبہ
☆ مکرم چوہدری محمد موسیٰ صاحب از ماسٹر عزیز احمد صاحب
☆ مکرمہ نمود سحر صاحبہ از مکرم ندیم احمد مجاہد صاحب
☆ مکرم رانا ظفر اللہ خانصاحب کاٹھگڑھی از مکرم عبدالسمیع خانصاحب
☆ محترمہ فرزنداں بی بی صاحبہ از مکرم مقدّس احمد صاحب
☆ محترم چودھری عبدالحیٔ چیمہ صاحب از مکرمہ ارشاد صاحبہ
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب:
''شبِ تاریک کے پردوں سے سحر ہو جائے''

7/ستمبر 2012ء- شمارہ 36-37

☆ حضرت سعد الاسودؓ کا واقعہ از مکرم قریشی محمد کریم صاحب
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے بعض منتخب ارشادات و واقعات (مرسلہ: مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب)
☆ مکرم محمد سلیم رانا صاحب از مکرم رانا نصیر احمد صاحب
☆ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب از مکرم مرزا طاہر احمد صاحب (مرسلہ: مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خانصاحب)
☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کے کلام سے انتخاب:
''ہے اہلِ انجمن پہ گراں اے مرے خدا''
☆ مکرم چوہدری محمد علی صاحب کے کلام سے انتخاب:
''اندھیرا روشنی سے ڈر رہا ہے''
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی غزل سے انتخاب:
''جن کی راہوں میں کانٹے بچھائے گئے''

21/ستمبر 2012ء- شمارہ 38

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی کیفیت از حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ہلالپوری
☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے کلام سے انتخاب:
''شاہ دیکھتے ہیں منصبِ عالی کی حیثیت''
☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کی نظم سے انتخاب:
''قتیلِ عشق جب جاں سے گزرتا ہے تو لکھتا ہوں''

28/ستمبر 2012ء- شمارہ 39

☆ حضرت مولانا ظہور حسین صاحب از مکرم عبدالہادی ناصر صاحب
☆ کانچ یعنی شیشہ از مکرم فرحان احمد صاحب
☆ مکرمہ اے آر بدر صاحبہ کی نظم سے انتخاب:
''تیری ہستی ہی عالم میں ہے پیارے وجہِ رعنائی''

5/اکتوبر 2012ء- شمارہ 40

☆ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب از مکرم سعید احمد انور صاحب+مکرم پرویز پروازی صاحب+مکرم ابن کریم صاحب
☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے کلام سے انتخاب:
''مہدی کی صداقت کا''
☆ مکرم طاہر عارف صاحب کے کلام سے انتخاب:
''اٹھ گیا بزمِ جہاں سے اور اک عالی وقار''
☆ مکرم سید اسرار احمد توقیر صاحب کے کلام سے انتخاب:
''خوبرو و خوش نوا و خوش لحن''
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کے کلام سے انتخاب:
''فنا کے باب میں اُس کو بقا نصیب ہوئی''
☆ مکرم مبشر احمد محمود صاحب کا ایک قطعہ:
''تاریخ، کتابیں، یہ مقالے، یہ حوالے''

12/اکتوبر 2012ء- شمارہ 41

☆ محترم دوست محمد شاہد صاحب از ریاض محمود باجوہ صاحب
☆ مکرم مبارک عابد صاحب کی نظم سے انتخاب:
''تُو اپنی ذات میں تھا انجمن، ادارہ تھا''
☆ مکرم مبشر احمد محمود صاحب کی نظم سے انتخاب:
''ہمراہ مناجات کا اک شور گیا ہے''

19/اکتوبر 2012ء- شمارہ 42

☆ حضرت سید احمد بریلوی شہید از مکرم نذیر احمد سانول صاحب
☆ محترم چودھری شمس الدین صاحب از مکرم منتظر احمد صاحب
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب:
''سہتے ہیں جو دنیا کے ستم صبر و رضا سے''
☆ مکرم مبشر احمد محمود صاحب کے کلام سے انتخاب:
''خود اپنی فکر و نظر میں خطا تلاش کرو''

26/اکتوبر 2012ء- شمارہ 43

☆ حضرت سیدہ صالحہ بیگم صاحبہؓ از مکرم مرزا وحید اقبال صاحب
☆ مکرم طارق بشیر صاحب کے کلام سے انتخاب:
''تم گل ہو یا گلنار ہو تم کون ہو''

2/نومبر 2012ء- شمارہ 44

☆ حضرت عمرؓ کی فراست از مکرم لئیق احمد بلال صاحب
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب:
''تم امامت ہی امامت سرتاپا''
☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے کلام سے انتخاب:
''اے خدا! تو بخش دے میرے گُنہ میرے عیوب''
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب:
''یہ پھول، یہ شبنم، یہ ہوا تیرے لئے ہے''

9/نومبر 2012ء- شمارہ 45 - مضمون 896

☆ محترم مہر مختار احمد سرگانہ صاحب از مکرمہ ر۔اختر صاحبہ
☆ ذائقہ کے دلچسپ پہلو از ''احمدی جنتری 2006ء''۔
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کے کلام سے انتخاب:
''ایسا سُر ایسی تال ہو جائے''
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نعت سے انتخاب:
''ہر درد کا درماں ہے محمدؐ کی گلی میں''

16/نومبر 2012ء- شمارہ 46 - مضمون 897

☆ مکرم حمید المحامد صاحب از مکرم مجیب الرحمٰن صاحب
☆ مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کے کلام سے انتخاب:
''سوغاتِ فن نہ دانشِ عالم شکار دے''

23/نومبر 2012ء- شمارہ 47

☆ 1909ء میں وفات یافتگان چند صحابہ از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب (حضرت شیخ محمد حسین صاحبؓ مراد آبادی + حضرت حافظ محمد قاری صاحبؓ جہلمی + حضرت شیخ عطا محمد صاحبؓ چنیوٹ + حضرت مہر سون صاحبؓ آف سیکھواں + حضرت قاضی عبدالرحیم صاحبؓ سکنہ ٹرپئی + حضرت منشی فضل دین صاحبؓ گولیکی + حضرت شیر بی بی صاحبہؓ + حضرت مائی تابی صاحبہؓ)
☆ مکرم پروفیسر محمد یوسف صاحب آف لاہور کی شہادت
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب:
''فیض میں آفتاب لگتا ہے''
☆ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کے کلام سے انتخاب:
''لکھتی رہوں، لکھتی رہوں، تب بھی نہ عیاں ہوں''

30/نومبر 2012ء- شمارہ 48

☆ حضرت مولوی محمد اسماعیل شہیدؒ از مکرم نذیر سانول صاحب
☆ محترمہ خاتم النساء درد صاحبہ از مکرمہ راشدہ فہیم صاحبہ
☆ مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب کے کلام سے انتخاب:
''نبوت کا تتمہ ہے خلافت''
☆ مکرم راجہ محمد یوسف خان صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
''ہمارے سروں پر خلافت کا سایہ''

7/دسمبر 2012ء- شمارہ 49

☆ مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب از مکرم رشید احمد صاحب
☆ اعزاز (مکرم سعید احمد خرم صاحب+عزیزہ عطیۃ الحبیب صاحبہ+مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مبلغ انچارج USA)
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کے کلام سے انتخاب:
''جو اُس سے عہد دہرایا ہوا ہے''
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب:
''زمیں پر آسماں اُترا ہوا ہے''
☆ مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کے کلام سے انتخاب:
''دکھ درد سے ہی زندگی پاتی رہی جلا''

14/دسمبر 2012ء- شمارہ 50

☆ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب از مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب
☆ مکرم میاں عبدالحکیم صاحب از مکرم بشیر احمد شاہد صاحب
☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے کلام سے انتخاب:
''کوئی تو شخص اٹھے بے دھڑک جو سچ بولے''
☆ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر عظمت صاحبہ کے کلام سے انتخاب:
''احساس کا لمحہ جاگ اٹھا، پُرنور سویرا دُور نہیں''

21/دسمبر 2012ء- شمارہ 51

☆ آنحضرت ﷺ کی نماز از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے نعتیہ کلام سے انتخاب:
''وہ تو ہر درد کے درمان کی صورت آیا''

28/دسمبر 2012ء- شمارہ 52

☆ آنحضرت ﷺ کی نماز از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
☆ 2012ء میں الفضل ڈائجسٹ کے مضامین کی مکمل فہرست

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

4th January 2013 – 10th January 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 4th January 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an: An educational programme presented by Qari Muhammad Aashiq.
01:20	Huzoor's Tours: Tour of West Africa
02:05	Dars-e-Hadith
02:30	Japanese Service
03:00	Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on 22nd April 1996.
04:10	Roohani Khazaaen Quiz
04:40	Liqa Ma'al Arab: Session no. 439, recorded on 4th November 1999.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Qur'an
06:55	Huzoor's Tours: Inspection of Darul Barakat Mosque, Birmingham.
07:40	Siraiki Service
08:30	Rah-e-Huda
10:05	Indonesian Service
11:05	Fiq'ahi Masa'il
11:40	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
11:55	Seerat-un-Nabi (saw): a discussion in Urdu about the life of the Holy Prophet (saw)
13:00	Live Friday Sermon
14:15	Yassarnal Qur'an
14:40	Bengali Reply to Allegations
15:45	Braheen-e-Ahmadiyya
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Huzoor's Tours [R]
19:15	Real Talk: An English discussion programme
20:25	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:15	Rah-e-Huda [R]

Saturday 5th January 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:40	Yassarnal Qur'an
01:25	Huzoor's Tours: Scandinavia
02:15	Friday Sermon: recorded on 4th January 2013
03:25	Rah-e-Huda: An interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community.
04:55	Liqa Ma'al Arab: recorded on 30th March 1995
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
07:00	Jalsa Salana UK: Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 25th July 2008
08:00	International Jama'at News
08:35	Question and Answer Session: 3rd December 1995, Part 1.
09:40	Indonesian Service
10:40	Friday Sermon: Rec. on 4th January 2013
11:55	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:05	Story Time
12:30	Al Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Spotlight
16:00	Rah-e-Huda: a live interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	MTA World News
18:30	Live Al-Hiwar Al-Mubashir
20:40	Rah-e-Huda [R]
22:15	Story Time [R]
22:40	Friday Sermon [R]

Sunday 6th January 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Al-Tarteel
01:25	Jalsa Salana UK 2008: Opening address delivered on 25th July 2008.
02:40	Friday Sermon [R]
03:55	Spotlight
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 4th April 1995.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Qur'an
06:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Class, Germany
07:55	Faith Matters
08:50	Question and Answer Session: recorded on 7th December 1996.
10:10	Indonesian Service
11:15	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 4th May 2012.
12:10	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Bengali Reply to Allegations
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Class, Germany [R]
16:20	Press Point: An English discussion programme on the topic of extremism. Programme 2.
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Live Al Hiwar Al Mubashir
20:35	Discover Alaska: programme 6
21:05	Press Point: Programme 2 [R]
22:10	Friday Sermon: Rec. on 4th January 2013
23:10	Question and Answer Session [R]

Monday 7th January 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Class, Germany
02:10	Discover Alaska: An English documentary
02:40	Friday Sermon: Recorded on 4th January 2013
03:50	Real Talk: English discussion programme
04:50	Liqa Ma'al Arab: Rec. on 5th April 1995
06:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:35	Al-Tarteel
07:05	Huzoor's Tours: Tour of Germany, Including visit to Schwetzinger & Heidelberg Castles.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat. Recorded on 3rd May 1999.
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon rec. on 19th October 2012.
11:10	Jalsa Salana Qadian 2006: Second day speeches delivered by distinguished guests.
12:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:15	Dars Seerat-un-Nabi (saw)
12:40	Al-Tarteel
13:10	Friday Sermon: Recorded on 16th March 2007
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Salana Qadian Speeches [R]
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tours [R]
19:30	Real Talk
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:00	Friday Sermon [R]
22:55	Jalsa Salana Qadian Speeches [R]

Tuesday 8th January 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:35	Insight
00:50	Al Tarteel
01:20	Friday Sermon
02:05	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
02:30	Kids Time: No. 9
03:00	Friday Sermon
03:55	Jalsa Salana Qadian Speeches
04:25	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)
04:55	Liqa Ma'al Arab: recorded on 25th April 1999
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Jalsa Salana UK 2008: address delivered on 25th July 2008.
08:00	Insight: recent news in the field of science
08:15	Whale Watching
08:35	Qustion and Answer Session: recorded on 7th December 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Friday Sermon
12:05	Tilawat & Insight
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprochar
15:15	Spanish Service
16:00	Press Point: Programme 2.
17:00	Le Francais C'est Facile
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Jalsa Salana UK 2008 [R]
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 4th January 2012.
20:45	Insight: recent news in the field of science
21:00	Braheen-e-Ahmadiyya: Part 6 [R]
21:45	Whale Watching [R]
22:20	Seerat-un-Nabi (saw)
23:00	Question and Answer Session [R]

Wednesday 9th January 2013

00:25	MTA World News
00:40	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:05	Yassarnal Qur'an
01:25	Jalsa Salana UK 2008
02:25	Le Francais C'est Facile
03:00	Whale Watching
03:30	Press Point: Programme 2.
04:50	Liqa Ma'al Arab: Rec. on 26th April 1995
06:00	Tilawat & Dars
06:35	Al-Tarteel
07:10	Jalsa Salana UK 2008: Concluding address recorded on 26th July 2008
08:15	Real Talk
09:10	Question and Answer Session: Recorded on 21st October 1995, part 2.
10:10	Indonesian Service
11:05	Swahili Service
12:20	Tilawat & Dars
12:50	Al-Tarteel
13:20	Friday Sermon: Recorded on 30th March 2007
14:25	Bangla Shomprochar
15:05	Fiq'ahi Masa'il
15:55	Kids Time
16:25	Faith Matters
17:25	Maidane Amal Ki Kahani
18:05	Al-Tarteel
18:35	MTA World News
18:55	Jalsa Salana UK 2008 [R]
20:00	Real Talk [R]
20:55	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:20	Kids Time [R]
21:50	Maidane Amal Ki Kahani [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:30	Intikhab-e-Sukhan

Thursday 10th January 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an.
00:30	Al-Tarteel
01:00	Jalsa Salana UK 2008
02:40	Fiq'ahi Masa'il
03:05	Mosha'airah: an evening of poetry
03:55	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 27th April 1995
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Huzoor's Tours: Singapore
07:50	Beacon of Truth
08:55	Tarjamatul Qur'an class
10:00	Indonesian Service
11:00	Pushto Service
11:50	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Qur'an
12:55	Beacon of Truth [R]
14:00	Shotter Shondhane
15:00	Aaina: An Urdu discussion programme
15:35	Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:10	Roohani Khazaaen Quiz
16:30	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:25	Huzoor's Tours [R]
19:25	Faith Matters
20:30	Aaina
21:05	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:10	Kasre Saleeb [R]
22:50	Beacon of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 | Friday 28 December , 2012 | Issue No. 52

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں

احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات ۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر65)

قارئین الفضل کے لئے ذیل میں قبروں کی بے حرمتی کے سانحہ کے متعلق خصوصی رپورٹ پیش کی جارہی ہے ۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کیلئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے ۔آمین ثم آمین

وہ جو مُردوں سے بھی ڈر گئے

ماڈل ٹاؤن لاہور: پاکستان میں نہتی بچیوں پر گولیاں داغنے والے پہاڑی دہشت گردوں کو ملک کی نغز گو شاعرہ نے چھوٹے وجود کا دشمن قرار دیتے ہوئے لکھا:

وہ جو بچیوں سے بھی ڈر گئے
وہ جو علم سے بھی گریز پا
کریں شہر شہر منادیاں
وہ یہیں کہیں ہیں قریب میں
انہیں دیکھ لو ، انہیں جان لو
نہیں ان سے کچھ بھی بعید، شہر زوال میں
رکھو حوصلہ ، رکھو یہ یقین
کہ جو بچیوں سے بھی ڈر گئے
وہ ہیں کتنے چھوٹے وجود کے

لیکن ہم احمدیوں کو مزید گھٹیا دشمن سے واسطہ پڑا ہے اور یہ شہری دہشت گرد اس حد تک انسانیت سے عاری ہیں کہ فوت شدگان کو بھی معاف کرنے پر راضی نہیں ہیں، بلکہ فوت شدگان کا خوف ہی ان کی نیندیں حرام کئے ہوئے ہے۔

اطلاعات کے مطابق نامعلوم شر پسندوں نے ماڈل ٹاؤن لاہور میں واقع احمدیہ قبرستان کی بے حرمتی کرتے ہوئے 120 قبروں کے کتبے توڑ دیئے۔اسی پنجاب کے دارالحکومت میں نہتے نمازیوں کو گولیوں سے چھلنی کیا گیا تھا اور اس دفعہ حملہ آوروں کا ہدف قبرستان تھا،10 سے 15 نامعلوم نقاب پوش افراد زبردستی احمدیہ قبرستان میں داخل ہوئے، انہوں نے چوکیدار اور گورکن کو تشدد کا نشانہ بنایا اور رسیوں سے باندھ دیا۔بعدازاں انہوں نے ہر قانون اور ضابطے کو بالائے طاق رکھ کر اوزاروں کی مدد سے قبروں کے کتبے توڑے اور فرار ہوگئے۔یوں یہ شہری دہشت گرد مکمل تیاری سے آئے اور مشن مکمل کر کے چلتے بنے۔یاد رہے کہ یہ قبرستان حاکمان پنجاب شریف بھائیوں کے محل نما عالیشان گھر کے پچھواڑے میں واقع ہے۔

پنجاب بھر میں گزشتہ کچھ عرصہ سے ایسے واقعات مسلسل سامنے آرہے ہیں جن میں احمدیوں کی قبروں کی بے حرمتی کی گئی اور بعض جگہوں پر کتبے توڑنے کے ساتھ ساتھ قبروں کو مسمار بھی کیا گیا ہے۔اس ضمن میں دنیا پور لودھراں کے سانحہ کی تفصیل ہم اپنے قارئین تک پہنچا چکے ہیں بقول باقی صدیقی ؎

ہر ایک بات زباں پر نہ آ سکی باقی
کہیں کہیں سے سنائے ہیں ہم نے افسانے

یوں معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں معیار تعلیم کی گراوٹ آخری حدوں کو چھو رہی ہے اور پیر بابوں کے آستانوں پر ماتھا ٹیکنے والے یہ آسیب زدہ لوگ اب قدیم مشرک قوم Slavs کی نقل کررہے ہیں یہ قوم کے لوگ فوت شدگان کے وسیع اختیارات کا عقیدہ رکھتے تھے ان کا ماننا تھا کہ مردے زندوں کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر ہیں۔ جماعت کے معاندین تو اپنے تعصب میں اندھے ہوکر یا جماعتی ترقیات کی رفتار دیکھ کر باؤلے ہوکر اس طرح کی بے سروپا کارروائیاں کرتے ہی ہیں، افسوس اور تعجب تو پولیس کے رویہ پر ہے،جن کا کام ہی ہر شہری کو قانون کا تحفظ فراہم کرنا ہے۔مگر 4 ستمبر کو پولیس نے مخالفین کو خوش کرنے کے لئے احمدیوں کی قبروں کے کتبوں کو نہ صرف توڑا بلکہ جاتے ہوئے یہ پولیس اہلکاران کتبوں کے ساتھ ہی لے گئے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے ماڈل ٹاؤن کے احمدیہ قبرستان میں قبروں کے کتبے توڑے جانے پر پولیس کے رویہ کو ناقابل فہم قرار دیا اور بتایا کہ ابھی تک پولیس نے کوئی بھی کارروائی نہیں کی ہے۔یہ سستی یا مجبوری یا جو کچھ بھی ہے وہ پولیس کے کردار کو مشکوک ٹھہراتی ہے۔

فتنوں کی شورشوں سے نہیں مضطرب یہ دل
ناچیز ہو کہ جو خود کو خدا سمجھے

احمدیوں کو درپیش حالات صاف بتارہے ہیں کہ پاکستان کی سرکاری انتظامیہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 20 کے تحت دیئے گئے بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے۔ زندگی میں تو احمدیوں کے جان و مال محفوظ نہیں ہیں لیکن دنیا سے گزر جانے کے بعد بھی اس طرح کا سلوک انسانیت کی توہین ہے اور وہ بھی اسلامی جمہوریہ پاکستان میں۔ ترجمان جماعت احمدیہ نے اس طرح کی کارروائیوں میں ملوث افراد کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ مخالفین مت بھولیں کہ انہیں اپنے اعمال کا جواب اللہ تعالیٰ کے حضور دینا ہے اور اس طرح کے گھناؤنے افعال کرکے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں۔

ان حملہ آوروں نے چوکیدار اور گورکن کے اہل خانہ کو بھی تشدد کا نشانہ بنایا۔چوکیدار نے ان غنڈوں کے قبضے میں آنے سے قبل پولیس کو فون پر اس واردات کی اطلاع کردی تھی لیکن یہ شہری دہشت گرد پورے 35 منٹ تک اپنی کارروائی کرتے رہے اور پولیس اہلکاروں کی آمد پر پُرسکون انداز میں فرار ہوگئے۔

پولیس اہلکاروں نے تشدد کا نشانہ بننے والے ان ملازمین سے سرسری سا بیان لیا اور چلتے بنے۔سرکار پنجاب کی لاپرواہی کا یہ عالم ہے کہ اگلے روز جب ایک صحافی نے لیاقت آباد تھانے کے ایس ایچ او سے فون پر واقعہ کے حوالہ سے بات کی تو ایس ایچ او موصوف نے ایسے کسی بھی واقعہ کے ہونے سے قطعی لاعلمی ظاہر کی۔

قبل ازیں تحریک ختم نبوت لائرز فورم کے کارکنان نے لیاقت آباد تھانے میں اس احمدیہ قبرستان کے کتبوں پر درج اسلامی کلمات ختم کروانے کی درخواست جمع کروائی تھی جس پر پولیس اور عدالتی کارروائی جاری تھی لیکن جب ملک میں مذہبی دیوانے مکمل طور پر بے لگام ہوں تو قانون کس چڑیا کا نام ہے۔

ہیومن رائٹس کمیشن پاکستان کی سربراہ زہرہ یوسف نے اس واقعہ کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی دراصل یہ گھناؤنا حملہ لوگوں کو خوفزدہ کرنے کی کوشش اور جماعت احمدیہ کے خلاف مسلسل جاری تشدد کی مہم میں شدت کی طرف اشارہ کررہا ہے۔ ان حملہ آوروں نے کھلم کھلا یہ پیغام دیا ہے کہ ہم کسی قانون کے ماننے والے نہیں ہیں اور نہ ہی ہم کسی طور پر احمدیوں پر ظلم سے رکنے والے ہیں۔اب بھی اگر پاکستان میں کوئی قانون ہے اور بطور حاکم کوئی طبقہ اموال جمع کرنے میں مصروف ہے تو یہی موقع ہے کہ ان شہری دہشت گردوں کا راستہ روکا جائے ورنہ یہ جن کسی بھی بوتل میں بند نہ ہوسکے گا۔

ایک اخبار نے لکھا کہ عینی شاہدین کے بیانات کے مطابق یہ حملہ بھرپور تیاری سے کیا گیا کیونکہ حملہ آور موبائل فون پر اپنے آقاؤں سے مسلسل رابطے میں رہے انہیں لمحہ لمحہ اپنے مشن کی رپورٹ پہنچاتے رہے۔لیکن اب بھی اگر ملک میں کوئی حکومت ہے تو یہ بہت اچھا موقع ہے کہ انٹیلی جنس اداروں کی مدد سے کم ازکم اس ایک واقعہ کے تمام مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے تا آئندہ ملک بدامنی سے بچ سکے۔

ایکسپریس ٹریبیون کے 9/دسمبر کے شمارہ میں سروپ اعجاز نے لکھا کہ اس سانحہ پر پاکستانی قوم اور قائدین کی طرف سے محض دکھاوے کی حد تک سرسری سی مذمت نظر آئی ہے کیونکہ ہماری قوم اور سیاست دانوں نے قبروں پر حملہ کے عواقب پر غور ہی نہیں کیا ہے۔

ویسے جس ملک میں اکلوتے نوبل انعام یافتہ کی قبر کے کتبے پر محض احمدی ہونے کی وجہ ایک معمولی سرکاری ملازم بابو عدالتی حکم دے کر ''مسلمان'' کا لفظ مٹوا دے اور ناقدر شناس قوم اس مجسٹریٹ کی بے وقوفی کو خدمتِ اسلام تصور کرے وہاں مسلح دہشت گرد قبرستانوں پر حملے ہی کریں گے نہ کہ گل پوشی۔

وہ ملک جہاں 86 انسانوں کے قتل اور درجنوں زخمیوں کا مقدمہ قاتل کی گرفتاری کے باوجود برس ہا برس سے معرض التواء میں پڑا ہے، کیونکہ متاثرین احمدی ہیں وہاں اب مفرض محال مجرموں کی گرفتاری ہو بھی جاتی ہے تو 120 قبروں کی بے حرمتی تو معمولی جرم ٹھہرے گا۔

وہ ملک جہاں گلی کوچوں میں احمدیوں کے واجب القتل ہونے کے اعلان عام ہورہے ہوں وہاں اگر دہشت گرد موقع پاکر کسی مسجد میں گھس کر بموں اور گولیوں سے نہتے نمازیوں میں موت بانٹیں لگیں اور اگلے دن قبرستانوں میں قبریں روندتے پھریں تو اسلامی جمہوریہ کے باقی تمام شریف اور غیر شریف شہری بھی شریک جرم ہی ٹھہریں گے۔ ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ کسی ملک کے خوشحال ترین صوبہ کے دارالخلافہ میں حاکم اعلیٰ کے محل کے پچھواڑے میں انتہائی حفاظتی اقدامات والے علاقے میں دو درجن آدمی اتنے بھاری سامان سمیت وارد ہوتے ہیں،نصف گھنٹے سے زیادہ وقت ملازمین پر تشدد کرنے اور قبروں کی بے حرمتی کرنے میں صرف کرتے ہیں، اپنے بڑوں کو لمحہ لمحہ کارروائی سے مطلع کرتے ہیں اور پھر روانہ ہوجاتے ہیں اور پکڑ میں نہیں آتے تو پھر کوئی معصوم ہی ہوگا جو اتنا بھی نہ سمجھ سکے کہ یہ کون تھے اور کہاں سے آئے تھے؟؟؟ بصورت دیگر ہر قاری اصل مجرموں کے کیفر کردار تک پہنچنے تک اپنی رائے پر قائم رہنے میں حق بجانب ہوگا۔

وہ ملک جو بدعنوانی میں 42ویں سے 33ویں پوزیشن حاصل کر کے بھی بے حس ہو اور 120 قبروں کی مسماری کو چھوٹی خبر سمجھے کیونکہ مظلوم احمدی ہیں لیکن اتنا یاد رہے کہ ؎

دشمن کو خبر نہیں کہ کیا ہیں
یہ اشک یہ آہ کی سپاہیں

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعائیں بکثرت پڑھیں

...... رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ ۔

اے اللہ ہر چیز تیری خادم ہے۔اے میرے رب پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما

...... اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

...... اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔